Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں
Pages-8 ● 20 :شمارہ ● 13 :جلد ● KOLKATA ● Tuesday, 20th January, 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● بمطابق ۳۰ رجب المرجب ۱۴۴۷ھ ● منگل، ۲۰ جنوری ۲۰۲۶ء ● کلکتہ

Titas® FOOTWEAR

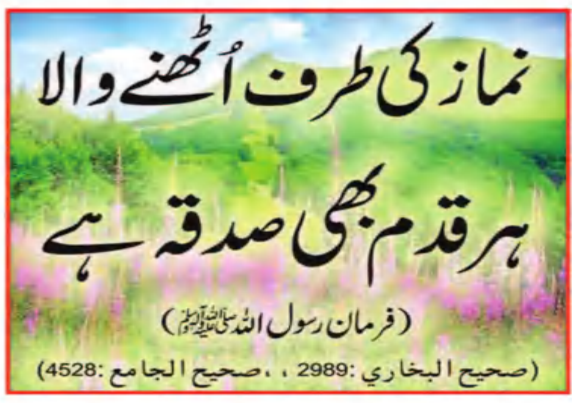

اسپین: ہائی اسپیڈ ٹرینوں کی خوفناک ٹکر میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 39 پہنچی، 70 سے زائد زخمی

جنوبی اسپین میں 2 ہائی اسپیڈ ٹرینوں کی پس میں ہوئی خوفناک ٹکر میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 39 پہنچ گئی ہے۔ اس حادثہ میں 70 سے زائد افراد زخمی بتائے جارہے ہیں، جن کا مختلف اسپتالوں میں علاج چل رہا ہے۔ یہ حادثہ کارڈوبا علاقہ واقع آدموز کے قریب پیش آیا، جس سے افراتفری والے حالات پیدا ہوگئے۔ حادثہ کے بعد میڈرڈ اور اندلس کے درمیان ریل خدمات بھی معطل ہوگئی۔ موصولہ (باقی صفحہ 5 پر)

سپریم کورٹ میں ترنمول کی بڑی جیت

نئی دہلی، ترنمول نے سپریم کورٹ میں SIR (Bengal in SIR) کیس میں بڑی جیت حاصل کی۔ سپریم کورٹ نے واضح طور پر حکم دیا ہے کہ سماعت میں سیکنڈری اسکول ایڈمٹ کارڈ کو بطور دستاویز قبول کیا جائے۔ سماعت میں بی ایل اے کے داخلے پر طویل عرصے سے کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں سپریم کورٹ نے آج کہا کہ سماعت میں پیش ہوتے ہوئے ووٹر کسی کو بھی ساتھ لے جا سکتے ہیں۔ اگر وہ بی ایل اے ہے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ یعنی اس بار بی ایل اے کو سماعت میں شرکت کی اجازت دی گئی ہے۔ ریاست میں اکتوبر 2025 کے آخری ہفتے سے ایس آئی آر کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ یہ کام 2002 کی ووٹر لسٹ کے مطابق کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ اس سال آخری ووٹر لسٹ میں (باقی صفحہ 5 پر)

اناؤ عصمت دری کیس: کلدیپ سنگھ سینگر کی سزا معافی کی درخواست دہلی ہائی کورٹ سے مسترد

19 /جنوری: اناؤ عصمت دری کیس سے جڑے ایک اہم معاملے میں دہلی ہائی کورٹ نے بڑا فیصلہ سناتے ہوئے سابق رکنِ اسمبلی کلدیپ سنگھ سینگر کو سخت قانونی جھٹکا دیا ہے۔ عدالت نے ریپ متاثرہ کے والد کی حراست میں موت کے کیس میں سنائی گئی سزا پر روک اور معافی سے متعلق سینگر کی درخواست خارج کردی ہے۔ اس فیصلے کے بعد سینگر کو اپنی 10 سالہ سزا جاری رکھنی ہوگی۔ یہ فیصلہ جسٹس رویندر ڈوڈیجا نے سنایا، جنہوں نے واضح کیا کہ اس نوعیت کے سنگین جرم میں سزا پر روک لگانے کی کوئی بنیاد موجود نہیں ہے۔ کلدیپ سنگھ سینگر نے دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کرتے ہوئے یہ استدعا کی تھی کہ ان کی سزا پر عبوری طور پر روک لگائی جائے، تاہم عدالت نے ان کے دلائل کو قبول نہیں کیا اور درخواست کو مسترد کر دیا۔ یاد رہے کہ ریپ متاثرہ کے والد کو اسلحہ ایکٹ کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔ الزام ہے کہ یہ گرفتاری کلدیپ سینگر کے اشارے پر عمل میں آئی۔ پولیس حراست کے دوران مبینہ تشدد کے باعث 9 اپریل 2018 کو متاثرہ کے والد کی موت واقع (باقی صفحہ 5 پر)

بریلی میں دلت نوجوان سے بدسلوکی شہ زوروں کی درندگی کے سبب علاقے میں کشیدگی

19 /جنوری: اترپردیش میں بریلی کے نواب گنج تھانہ علاقے میں شرپسندوں کے ذریعہ درج فہرست ذات (دلت) شخص کے ساتھ غیرانسانی سلوک کی تمام حدیں پار کیے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ الزام ہے کہ گولہ گاؤں کے چندرسین، اس کے بیٹے پپو اور گودھن لال نے دلت نوجوان کا پہلے سر منڈوایا، پھر قینچی سے اس کی مونچھیں کاٹ دیں۔ دلت نوجوان کے ساتھ شرپسندوں نے اس وقت (باقی صفحہ 5 پر)

ہریانہ: انبالہ کے تقریباً 15 اسکولوں کو بم سے اڑانے کی ملی دھمکی، بچوں کو چھٹی دے کر تلاشی مہم ہوئی شروع

19 رجنوری: انبالہ کے 15 سے زائد اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکیاں ملی ہیں، جس نے اسکول انتظامیہ اور طلبا کے سرپرستوں میں خوف کی لہر دوڑا دی۔ یہ دھمکی پیر کے روز بذریعہ ای میل موصول ہوئی، جس نے ایک افراتفری کا عالم پیدا کر دیا۔ دھمکی ملنے کے بعد اسکولوں میں سیکورٹی انتظامات سخت کر دیے گئے اور فوری طور پر تلاشی مہم بھی شروع کردی گئی۔

بتایا جا رہا ہے کہ اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی ملنے کے بعد بیشتر اسکولوں نے بچوں کی چھٹی کا اعلان کر دیا۔ پرائیویٹ اسکول ایسوسی ایشن نے موصول دھمکیوں پر فکر کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ پورے معاملے کی جانچ (باقی صفحہ 5 پر)

اسکارف پہنے طالبہ کو امتحان دینے سے روک دیا، سینٹر انتظامیہ پر بدسلوکی کا الزام، متاثرہ کی وزیر اعلیٰ سے فریاد

جے پور، 19 /جنوری: راجستھان اسٹاف سلیکشن بورڈ، جے پور کی جانب سے اتوار کو منعقدہ ہائر پرائمری اسکول ٹیچر ڈائریکٹ ریکروٹمنٹ امتحان لیول-2 کی دوسری شفٹ میں سوشل اسٹڈیز سبجیکٹ کے امتحان کے دوران کوٹہ ضلع میں ایک خاتون امیدوار کو حجاب پہن کر آنے کی وجہ سے امتحانی مرکز میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی (باقی صفحہ 5 پر)

'سپریم' نے کمیشن کو شکست دی، عدم مطابقتوں کی فہرست شائع کرنے کا حکم دیا

ہم اپریل میں ہونے والے انتخابات میں شکست دیں گے: ابھیشیک

کولکاتا: 19 جنوری (عوامی نیوز سروس) بنگال میں ایس آئی آر معاملے میں الیکشن کمیشن کو 'سپریم' سرزنش کا سامنا ہے۔ ترنمول ممبران پارلیمنٹ ڈیرک او برائن اور ڈولا سین کی طرف سے دائر مقدمہ کے تناظر میں سپریم کورٹ نے واضح طور پر کہا ہے کہ جن لوگوں کو 'منطقی اختلاف' کی بنیاد پر ساعت کے لیے بلایا جا رہا ہے ان کی فہرست ضرور شائع کی جائے۔ سپریم کورٹ نے حکم دیا ہے کہ اسے انتظامی دفاتر میں تعینات کیا جائے اور آن لائن بھی شائع کیا جائے۔
یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ یہ منطقی تضاد یا منطقی تضاد کیا ہے؟ اس تناظر میں جسٹس جیمالیہ باگچی نے سوال اٹھایا، ''ماں اور اس کے بچے کے درمیان 15 سال کی عمر کا فرق کیسے منطقی اختلاف ہو سکتا ہے؟ ہم ایسے ملک میں نہیں رہتے جہاں سے بچپن کی شادی کا رواج ختم ہو چکا ہے۔'' اس طرح کے کئی سوالات اٹھاتے ہوئے ججوں نے کہا کہ جن لوگوں کو منطقی تضاد کی وجہ سے بلایا جا رہا ہے ان کی تفصیلی فہرست پنچایت دفتر اور بلاک آفس میں آویزاں کی جانی چاہیے۔ آج سپریم کورٹ کے زیادہ تر مشاہدات اور تبصرے ترنمول کے حق میں گئے۔ اور یہ پارٹی کے آل انڈیا جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی کے طنز کا باعث بنی، ''آج ہم نے عدالت میں دی ہے، ہم اپریل میں ہونے والے انتخابات میں شکست دیں گے۔'' پیر کو سپریم کورٹ میں اس معاملے میں اصل میں کیا ہوا؟ چیف جسٹس کی بنچ کے سامنے ساعت میں سینئر وکیل کپل سبل نے ریاست کی حکمراں جماعت ترنمول کانگریس کی طرف سے دلیل دی۔ انہوں نے کہا کہ سنٹرز کی تعداد بہت کم ہے، 1900 کے بجائے صرف 300، بی ایل اوز کی تعداد صفر ہے، انہیں کام نہیں کرنے دیا جا رہا، دیکھیں منطقی تضاد سے کیا مراد ہے، اس میں دادا دادی اور نواسوں کی عمر کے فرق کو بھی مد نظر رکھا جا رہا ہے، ان کے نام ہونے کے باوجود انہیں نوٹس بھیجے جا رہے ہیں، ہم ووٹ کی ڈی لسٹ میں نام ہونے کے باوجود نوٹس کیوں طلب کر رہے ہیں۔ اور ساعت پوسٹ کی جائے۔'' اس حقیقت کا حوالہ دیتے ہوئے کہ ہجے کی معمولی غلطیوں پر بھی ساعت کے لیے سمن جاری کیے جا رہے ہیں، سبل نے دلیل دی،'' گنگولی، دتہ کے ہجے مختلف طریقوں سے لکھے جا سکتے ہیں۔ تاہم اس کے لیے ساعت کے نوٹس بھیجے جا رہے ہیں۔ ان کے ناموں کے ہجے کا موازنہ کر کے انہیں خارج کر دیا جانا چاہیے۔

نیتا جی کے پڑپوتے کو بھی شہریت کا ثبوت دینا ہوگا

ملک کس سمت بڑھ رہا ہے؟ SIR نوٹس ملنے پر چندر بوس ناراض

کولکاتا: 19 جنوری (عوامی نیوز سروس) اب نیتا جی کے خاندان والوں کو بھی دکھانا ہوگا شہریت کا ثبوت۔ نیتا جی سبھاش چندر بوس کے پڑپوتے چندر بوس کو ایس آئی آر (SIR in West Bengal) کی ساعت کیلئے بلایا گیا تھا۔ اور نوٹس ملنے کے بعد چندر بوس نے حیران اور غصے میں سیدھا الیکشن کمیشن سے سوال کیا کہ ''میں نیتا جی کا پڑپوتا ہوں، مجھے شہریت کا ثبوت دینا ہوگا۔ ہندوستان کس سمت بڑھ رہا ہے؟'' جیسے ہی قومی ہیرو نیتا جی کے خاندان کے ایک فرد کو اس طرح کی ساعت کے لیے نوٹس بھیجنے کا معاملہ سامنے آیا تو زبردست ہنگامہ ہوا۔ ہر کوئی اپنا سارا غصہ الیکشن کمیشن کے خلاف نکال رہا ہے۔ اور دباؤ میں آ کر ریاستی الیکشن کمیشن نے نوٹس بھیجنے کی وجہ بتائی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ان کے گنتی کے فارم میں معلومات نامکمل تھیں۔ چندر بوس نے 'لنکیج' کالم نہیں بھرا۔ اسی لیے انہیں ساعت کے لیے بلایا گیا ہے۔
نیتا جی سبھاش چندر بوس کے پڑپوتے چندر بوس کو ایس آئی آر کی ساعت کے لیے طلب کیا گیا تھا۔ اور نوٹس ملنے کے بعد حیران اور غصے میں چندر بوس نے براہ راست الیکشن کمیشن سے سوال اٹھایا، ''میں نیتا جی کا پڑپوتا ہوں، مجھے شہریت کا ثبوت دینا ہوگا۔ ہندوستان کس سمت بڑھ رہا ہے؟''
ووٹر لسٹ کی خصوصی نظر ثانی کے لیے عام شہریوں اور معاشرے کی سرکردہ شخصیات کو ہراساں کیے جانے کی کوئی انتہا نہیں ہوتی! اس وقت ساعت جاری ہے۔ الیکشن کمیشن کی ہدایت پر گنتی فارم میں معمولی غلطیوں پر ووٹرز کو براہ راست ساعت کے مرکز میں بلایا جا رہا ہے۔ نوٹس جاری کیے جا رہے ہیں۔ نوبل انعام یافتہ ماہر اقتصادیات امرتیا سین اور ورلڈ کپ کے فاتح محمد شامی اس فہرست سے باہر نہیں رہے۔ ایک ایک کر کے ترنمول ممبران اسمبلی اور ایم ایل ایز کو بھی ساعت کے لیے بلایا گیا ہے۔ اب اس میں بہادر محبِ وطن نیتا جی سبھاش چندر بوس کے پڑپوتے چندر بوس کا نام بھی شامل ہو گیا ہے۔
کیا نیتا جی جیسے آزادی پسندوں کے اہل خانہ کو بھی شہریت کا ثبوت دینا پڑے گا؟ چندر بوس کو ایس آئی آر کی ساعت کے لیے نوٹس بھیجنے پر الیکشن کمیشن کو ہر سطح پر تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ نوٹس کی وضاحت کرتے ہوئے، ریاستی الیکشن کمیشن نے مطلع کیا ہے کہ گنتی کے فارم میں ایک ایسے شخص سے لنک کرنے کے لیے ایک کالم ہے جس کا نام 2002 میں ووٹر لسٹ میں تھا۔ لیکن چندر بوس نے اس لنک کو خالی چھوڑ دیا۔ اسی لیے اسے طلب کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس نوٹس کو لے کر سخت ناراض نیتا جی کے پڑپوتے کا فطری سوال یہ ہے کہ ''کیا مجھے بھی شہریت کا ثبوت دینا ہوگا؟ ملک کس سمت بڑھ رہا ہے؟''
نوٹس کی وضاحت کرتے ہوئے، ریاستی الیکشن کمیشن نے مطلع کیا ہے کہ گنتی کے فارم میں ایک ایسے شخص سے لنک کرنے کے لیے ایک کالم ہے جس کا نام 2002 میں ووٹر لسٹ میں تھا۔ لیکن چندر بوس نے اس لنک کو خالی چھوڑ دیا۔ اسی لیے اسے طلب کیا گیا ہے۔ غور طلب ہے کہ چندر بوس کے بی جے پی کے ساتھ تعلقات تھے۔ وہ 10 سال قبل سرکاری طور پر زعفران کیمپ میں شامل ہوا تھا۔ انہوں نے دوبار الیکشن بھی لڑا۔ اگرچہ فتح ناقابل شکست تھی۔ تاہم بعد میں پارٹی سے اختلافات دوریوں کا باعث بنے۔ چندر بوس نے 2023 میں بی جے پی چھوڑ دی۔ لیکن کیا انہیں ایس آئی آر نوٹس بھیجنا 'انتقامی' اقدام ہے؟ یہ سوال بھی اٹھتا ہے۔

تجمل اور نوشاد نے ایس آئی آر کی ساعت کیلئے طلب کیا گیا

ہگلی: 19 جنوری (عوامی نیوز سروس) اپوزیشن لیڈر ایک بار پھر ایس آئی آر (SIR in West Bengal) کی نظر میں ہیں۔ اس بار نوشاد صدیقی SIR کی نظر میں ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ انہیں 27 جنوری کو ساعت کے لیے بلایا گیا ہے۔ انہیں جنگی پارہ بی ڈی او آفس میں ساعت کے لیے بلایا گیا ہے۔ کمیشن ذرائع کے مطابق آئی ایس ایف ایم ایل اے کی معلومات میں تضادات ہیں۔
دوسری طرف، ریاست کے تین بار کے ایم ایل اے تجمل حسین کو ایس آئی آر (SIR in West Bengal) کی ساعت کے لیے بلایا گیا ہے۔ وہ کمیشن کے خلاف غصے میں بھڑک اٹھے ہیں۔ تجمل حسین، ریاست کے وزیر مملکت برائے مائیکرو، سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز اور ٹیکسٹائل۔ تجمل حسین، 2006 سے 2016 تک مسلسل دس سال ایم ایل اے رہے۔ 2021 میں، انہوں نے ترنمول کے نشان پر کامیابی حاصل کی اور وزیر مملکت کا عہدہ سنبھالا۔
ناراض وزیر تجمل حسین کا ردعمل، ''الیکشن کمیشن جس کے ذریعے میں تین بار ایم ایل اے منتخب ہوا تھا، جو اس وقت مغربی بنگال حکومت میں وزیر ہیں، اب اس بات کی تصدیق کرے گا کہ میں SIR کے نام پر ایک درست ووٹر ہوں یا نہیں؟'' انتہائی غصے کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بنگال کے عوام بنگال میں بی جے پی کو منتخب کرنے کے لیے الیکشن کمیشن کی تمام سازشوں کا جواب دیں گے۔
وزیر کو بھیجے گئے ساعت کے نوٹس میں کہا گیا ہے کہ تجمل حسین نے گزشتہ ایس آئی آر کے دوران غلط معلومات فراہم کیں۔ اس کے نتیجے میں ان کا نام 2002 کی ووٹر لسٹ میں ان کے والد کے نام سے میل نہیں کھاتا۔
انہیں تمام متعلقہ معلومات کے ساتھ 29 جنوری کو صبح 10.30 بجے تک SIR ساعت کے مرکز میں حاضر ہونے کو کہا گیا ہے۔ تجمل کے والد کا نام دیدار حسین ہے۔ ان کے والد یا دو خاندان سے تبدیل شدہ مسلمان ہیں۔ ان کی اصل رہائش اتر پردیش ہے۔ پرانا خاندان اب بھی وہاں رہتا ہے۔ پرانے خاندان کے کچھ افراد اب بھی ہندو یادو ہیں۔

ہمایوں کبیر کو مرکزی سیکیورٹی مل رہی ہے

اخراجات انہیں خود برداشت کرنا ہوگا: ہائی کورٹ

کولکاتا: 19 جنوری (عوامی نیوز سروس) ہمایوں کبیر کو مرکزی سیکیورٹی مل رہی ہے۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے حکم دیا ہے کہ اگلے دو ہفتوں کے اندر وزارت داخلہ کو درخواست دی جائے۔ کچھ دن پہلے، بھرت پور کے ایم ایل اے نے مرکزی سیکیورٹی کے لیے عدالت سے رجوع کیا تھا۔ اس کیس کی ساعت آج پیر کو جسٹس شورا گھوش کی بنچ میں ہوئی۔ ساعت کے بعد ہائی کورٹ نے حکم دیا کہ ہمایوں کبیر سیکیورٹی زمرہ Z یا Y کے اخراجات خود برداشت کریں گے، جس کی بھی مرکز اجازت دے گا۔ تاہم جسٹس شورا گھوش نے یہ بھی حکم دیا کہ اس سلسلے میں درخواست اگلے دو ہفتوں کے اندر وزارت داخلہ کو پیش کی جائے۔
کچھ دن پہلے ترنمول نے بھرت پور کے ایم ایل اے ہمایوں کبیر کو معطل کر دیا تھا۔ پارٹی نے انہیں پارٹی مخالف سرگرمیوں کے الزام میں معطل کر دیا تھا۔ اس کے بعد بھرت پور کے ایم ایل اے نے الزام لگایا کہ انہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ اتنا ہی نہیں، اس دوران ایم ایل اے کے بیٹے کا ریاستی پولیس کے ایک افسر سے جھگڑا ہو گیا جو ان کی حفاظت میں تھا۔ اتنا ہی نہیں گزشتہ دنوں ہمایوں کبیر کو کئی مقامات پر احتجاج کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد انہوں نے مرکزی سیکورٹی کے لیے کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ ہائی کورٹ نے پہلے اس معاملے میں مرکز سے جواب طلب کیا تھا۔ آج پیر کو اس سے متعلق کیس جسٹس شورا گھوش کی بنچ میں دوبارہ ساعت کے لیے آیا۔
کیس کی ساعت کے دوران ایم ایل اے کے وکیل نے مرکزی سیکورٹی کی دلیل دی۔ اتنا ہی نہیں، ہمایوں کبیر کو ایم ایل اے کے طور پر جو سیکورٹی ملتی ہے وہ کافی نہیں، وکیل نے یہ بھی کہا۔ طویل ساعت کے بعد ہمایوں کبیر سے کہا گیا ہے کہ وہ مرکزی فورسز سے سیکورٹی کے لیے اگلے دو ہفتوں کے اندر وزارت داخلہ کو درخواست دیں۔ اتنا ہی نہیں، ہائی کورٹ نے ہدایت دی ہے کہ مرکز کی طرف سے دی جانے والی سیکورٹی کا خرچ چاہے Z ہو یا Y، بھرت پور کے ایم ایل اے کو ہی برداشت کرنا ہوگا۔

☆

نکاح کو آسان بنانے کی ایک قابلِ تقلید مثال

ہیومن کیئر ٹرسٹ کی مثبت پیش رفت، راجہ بازار میں 18 جوڑوں کا اجتماعی نکاح

کولکاتا: 19 جنوری (نور عالم) سماج میں بڑھتے ہوئے غیر ضروری اخراجات اور فضول رسومات کے رجحان کے خلاف ایک مضبوط اور عملی پیغام دیتے ہوئے ہیومن کیئر ٹرسٹ کی جانب سے 18 جنوری 2026 کو راجہ بازار، کولکاتا میں 18 جوڑوں کا اجتماعی نکاح نہایت خوش اسلوبی اور وقار کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ اس فلاحی پروگرام میں حاجی رمضان علی چیریٹیبل ٹرسٹ نے بھی بھرپور تعاون پیش کیا۔
اس اجتماعی نکاح کا بنیادی مقصد نکاح کو آسان بنانا، سادگی کو فروغ دینا اور مستحق خاندانوں پر مالی بوجھ کم کرنا تھا۔ پروگرام کے ذریعے کئی غریب اور ضرورت مند خاندانوں کو عزت و احترام کے ساتھ نئی زندگی شروع کرنے کا موقع ملا، جسے مقامی عوام نے بے حد سراہا۔ تقریب میں علماء کرام، معزز سماجی شخصیات، اہلِ خیر، ٹرسٹ کے ذمہ داران اور مقامی باشندوں کی بڑی تعداد شریک رہی۔
علماء نے اپنے خطاب میں اجتماعی نکاح کو سنت کے مطابق اور سماجی اصلاح کا مؤثر ذریعہ قرار دیا۔ ہیومن کیئر ٹرسٹ کے ذمہ داران اور اراکین نے اس موقع پر کہا کہ ادارہ ہمیشہ سے سماجی بھلائی، انسانی خدمت اور اصلاحِ معاشرہ کے لیے سرگرم رہا ہے، اور آئندہ بھی نکاح کو آسان بنانے، تعلیم، صحت اور فلاحی خدمات کے میدان میں اپنے مشن کو جاری رکھے گا۔
ٹرسٹ نے اس کامیاب پروگرام کے انعقاد پر تمام معاونین، رضا کاروں، عطیہ دہندگان، حاجی رمضان علی چیریٹیبل ٹرسٹ اور میڈیا نمائندوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا، جن کے تعاون سے یہ نیک اور بامقصد کارِ خیر ممکن ہو سکا۔ ہیومن کیئر ٹرسٹ کا یہ اقدام نہ صرف قابلِ ستائش ہے بلکہ سماج کے لیے ایک روشن مثال بھی، جو یہ پیغام دیتا ہے کہ سادگی میں ہی اصل خوبصورتی اور برکت ہے۔

☆

ہگلی صدر سب ڈویژن ایڈمنسٹریٹر (ایس ڈی او) دفتر کے سامنے دھرنا، ارد گرد انتہائی کشیدگی کا ماحول

ہگلی: 19 جنوری (محمد شبیب عالم) ہگلی صدر سب ڈویژن ایڈمنسٹریٹر (ایس ڈی او) دفتر کے سامنے دھرنا، ارد گرد انتہائی کشیدگی کا ماحول۔ بی جے پی کا الزام ہے کہ یہ دھرنا تحریک فارم سیات کو پھاڑنے کے واقعہ سے شروع ہوئی تھی اور اب مسلسل جاری ہے۔ دھرنے کے مقام پر دیکھا جا رہا ہے کہ احتجاج کرنے والی خواتین نے عملی طور پر تکیئے اور بستر کے ساتھ دھرنا تحریک شروع کر رکھی ہے۔ اتنا ہی نہیں دھرنے کے دوران ان کیلئے دال، چاول، آلو پکانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے جس سے تحریک کی لمبی عمر کا پتہ چلتا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ایس ڈی او کے گھر کے بالکل سامنے یہ پروگرام جاری ہونے کی وجہ سے انتظامی دفتر کا کام متاثر ہو رہا ہے۔
بی جے پی کا دعویٰ ہے کہ انتخابی عمل سے متعلق ایک اہم دستاویز فارم سیون کو پھاڑ دیا گیا ہے جو جمہوری نظام کیلئے سیدھا دھچکا ہے۔ یہ دھرنا اس واقعہ کے ذمہ داروں کے خلاف فوری سخت کارروائی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ پارٹی قیادت نے کہا کہ جب تک انتظامیہ تحریری یقین دہانی نہیں کراتی اور مناسب کارروائی نہیں کرتی دھرنا واپس نہیں لیا جائے گا۔ صورتحال کی اہمیت: ہگلی صدر سب ڈویژن کے انتظامی دفتر کے احاطے میں جاری اس تحریک نے علاقے میں شدید کشیدگی پیدا کر دی ہے۔ صورتحال پر قابو رکھنے کیلئے اضافی پولیس تعینات کر دی گئی ہے۔ اگرچہ انتظامیہ نے متعدد بار مظاہرین سے مذاکرات کی کوشش کی لیکن بتایا جاتا ہے کہ ابھی تک کوئی حل نہیں نکل سکا ہے۔
مظاہرین کا بیان: دھرنے میں شریک خواتین نے کہا ''یہ صرف ایک سیاسی مسئلہ نہیں ہے، یہ ہمارے ووٹنگ کے حقوق اور جمہوریت کے تحفظ کا سوال ہے۔ اگر مطالبات پورے نہ ہوئے تو ہم یہیں رہیں گے۔
انتظامیہ کا موقف: انتظامی ذرائع کے مطابق پورے معاملے کی چھان بین کی جا رہی ہے اور قانون کے مطابق ضروری کارروائی کی جائے گی۔ تاہم مظاہرین کے مطالبات کے حوالے سے ابھی تک کوئی حتمی اعلان نہیں کیا گیا۔ مجموعی طور پر چنسورہ میں ایس ڈی او آفس کے سامنے بی جے پی کی دھرنا تحریک دھیرے دھیرے تیز ہوتی جا رہی ہے اور اس کی وجہ سے ہگلی صدر سب ڈویژن کے انتظامی حلقوں پر دباؤ بڑھتا جا رہا ہے۔ اب سب کی توجہ اس طرف ہے کہ حالات کس رخ کو موڑ لیتی ہے۔

بنڈیل سروے دفتر کے قریب جی ٹی روڈ پر سڑک حادثے میں ایک شخص کی موت

ہگلی: 19 جنوری (محمد شبیب عالم) سوموار کی صبح دلدوز حادثہ پیش آیا ایک سائیکل سوار کی ہوئی موت۔ ہگلی کے بنڈیل سروے دفتر کے قریب جی ٹی روڈ پر سائیکل سوار کی موت سے افراتفری مچ گئی۔ عینی شاہدین کے مطابق سوموار کی صبح 9 بجے کیلاش نگر علاقے کا نوجوان سائیکل پر سوار ہو کر کام پر جا رہا تھا کہ اسی درمیان پیچھے سے آ رہی ٹرک کے پچھلے پہیئے کی زد میں آ گیا جس کی وجہ سے اس نوجوان کی موقعے پر ہی موت ہو گئی، ٹریفک پولیس نے ٹرک کیساتھ ڈرائیور کو بھی پکڑ لیا اور پولیس کے حوالے کر دیا اور مقامی لوگوں کی مدد سے لاش کو چنسورہ امام باڑہ صدر اسپتال میں پوسٹ مارٹم کیلئے بھیج دیا گیا۔

50 کارکنوں کو بغیر اطلاع کے فارغ کر دیا گیا

داس نگر میں بھارت جوٹ مل مزدوروں کا احتجاج

ہوڑہ: 19 جنوری (عوامی نیوز سروس) 50 کارکنوں کو بغیر نوٹس کے فارغ کرنے کا الزام۔ اس واقعہ کو لے کر ہوڑہ کے داس نگر میں واقع بھارت جوٹ مل میں پیر کی صبح سے ہی کشیدگی ہے۔ کارکنوں نے شدید احتجاج کیا۔ ہوڑہ میونسپلٹی کے سابق میئر بیواس ہزارہ حالات کو قابو میں لانے کے لیے میدان میں اترے۔ انہوں نے مل حکام کے ساتھ میٹنگ کی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر دوسرے دن کی طرح پیر کی صبح مزدور داس نگر میں واقع بھارت جوٹ مل میں کام پر گئے تھے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکام نے انہیں بتایا کہ وہ اب مل نہیں چلانا چاہتے۔ اسی لیے 50 کارکنوں کو اس دن کے بعد سے کام پر نہ جانے کا حکم دیا گیا۔ جیسے ہی یہ خبر پھیلی کارکنان غصے سے بھڑک اٹھے۔ ان کا الزام ہے کہ حکام نے حکومت کو بدنام کرنے کے لیے یہ قدم اٹھایا۔ برطرفی کی خبر ملتے ہی ہوڑہ میونسپلٹی کے سابق میئر بیواس ہزارا مل پہنچ گئے۔ وہ کارکنوں کو اپنے ساتھ لے گئے اور مسئلے کے حل کے لیے حکام سے بات چیت کی۔ مزدوروں نے حکام سے مطالبہ کیا کہ وہ پہلے کی طرح ان کے روزمرہ کے کام کو یقینی بنائیں۔ اتفاق سے، پچھلے سال، یعنی 2026 میں، داس نگر کی بھارت جوٹ مل سرخیوں میں آئی تھی۔ حکام پر ایک ہی بار میں تقریباً 600 کارکنوں کو فارغ کرنے کے الزامات تھے۔ اس وقت مزدوروں کا کہنا تھا کہ حکام مزدوروں پر دو لوم مشینوں کے بجائے چار مشینیں چلانے کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے مزدوروں نے ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد جوٹ مل کو غیر معینہ مدت کے لیے بند کر دیا گیا۔ حکام کا کہنا تھا کہ کام بند ہونے سے مالی نقصان ہوا ہے۔ اس فیصلے کی وجہ یہی تھی۔ بعد ازاں دوبارہ کام شروع ہو گیا۔

پچھم بردوان ضلع ترنمول یوتھ کانگریس کمیٹی کی فہرست جاری

ارباز ہاشمی آسنسول نارتھ بلاک کے نائب صدر بنے

آسنسول: 19 رجنوری، (عوامی نیوز سروس): ترنمول کانگریس 2026 کے الیکشن کی تیاریوں میں مکمل طریقے سے جٹ گئی ہے ترنمول کانگریس ہیٹ ٹرک جیت کے بعد شاندار طرز کے ساتھ بڑی کامیابی سے پندرہ سال حکومت کی تین بار مسلسل فتح کے بعد چوتھی بار بھی جیت کی شاندار تاریخ درج کرنے کے لئے اپنی پارٹی کے تمام شعبوں, شاخوں کی کمیٹیوں میں ردوبدل کر رہی ہے تجربہ کار سینئر لیڈروں کے ساتھ نوجوان لیڈروں پر مشتمل پارٹی کی کمیٹیوں کی تشکیل کی جا رہی ہے پہلے پچھم بردوان ضلع ترنمول کمیٹی کی فہرست جاری ہوئی اسکے بعد پچھم بردوان ضلع ترنمول اقلیتی سیل کمیٹی کی فہرست جاری ہوئی اور 18 جنوری کو پچھم بردوان ضلع ترنمول یوتھ کمیٹی کی فہرست جاری ہوئی اس فہرست میں آسنسول وارڈ 28 ریلپار جہانگیری محلہ کے رہنے والے نوجوان ترنمول لیڈر معروف سوشل ورکر ارباز ہاشمی کو نائب صدر کے عہدے پر فائز کیا گیا ہے ارباز ہاشمی کو نائب صدر کا عہدہ ملنے کی خوشی میں وارڈ سکریٹری تبریز عالم عرف بابو نے پھولوں کا ہار پہنا کر اور مٹھائی کھلا کر مبارکباد پیش کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا دیگر ترنمول کارکنان بھی خواہاں نے بھی خوشی مناتے ہوئے مبارکباد پیش کی وارڈ 28 جہانگیری محلہ ترنمول پارٹی آفس میں جشن کا ماحول ہے۔ ترنمول یوتھ اسنسول نارتھ حلقے کے نائب صدر منتخب ہونے پر ارباز ہاشمی نے بیحد خوشی کا اظہار کرتے ہوئے پر مسرت انداز میں کہا کہ ممتا بنرجی، ابھیشیک بنرجی وزیر ملئے گھٹک، ابھجیت گھٹک کا میں بیحد شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھ پر اعتماد بحال کرتے ہوئے اسنسول نارتھ حلقے کی ذمے داری سونپی ترنمول کو مزید مستحکم کرنے کے لئے مزید محنت کروں گا اور اپنے سینئر رہنماوں کی ہدایت پر ہمیشہ عمل کرتا رہوں گا ارباز ہاشمی نے کہا کہ ممتا بنرجی نے ریاستی عوام کے فائدے کے لئے ایک سو اسکیمیں پیش کی ہیں تعلیم کے لئے کنیا شری اسکیم سبوز ساتھی اسکیم، صحت کے لئے سواستھ ساتھی اسکیم، شادی کے لئے روپا شری اسکیم، خواتین کے لئے لکھی بھنڈار اسکیم اسطرح کی متعدد اسکیموں سے ریاست کی جنتا فیضیاب ہو رہی ہیں ممتا کی دور حکومت میں جو ترقیاتی کام ہوئے ہیں وہ کبھی فراموش نہیں کئے جا سکتے ہیں ریاست کی ترقی کے ساتھ پچھم بردوان ضلع میں بھی ہمہ جہت ترقی ہوئی ہے انہوں نے کہا کہ عوام کے شانہ بشانہ رہ کر عوامی خدمات میں پیش پیش رہنا ہے عوامی خدمات ہی ہمارا نصب العین ہے۔

پوربی ریلوے

ٹنڈر نوٹس نمبر، کے پی اے / ای جی / او ٹی۔14/25-26 بتاریخ 13.01.2026 ای۔ ٹنڈر مطلوب ہے بذریعہ ڈپٹی چیف الیکٹریکل انجینئر (جی)' پوربی ریلوے، ورکشاپ، کنچرا پاڑہ، پن۔743145 چوبیس پرگنہ (شمال)، مغربی بنگال کے معروف، قائم مقام و تجربہ کار گورنمنٹ سے لائسنس شدہ الیکٹریکل ٹھیکہ داروں سے جن کے پاس مندرجہ ذیل کام پورا کرنے کے لئے بہتر مالی گنجائش بھی ہو۔ **ٹنڈر نمبر، کے پی اے / ای جی / او ٹی۔14/25-26 کام کا نام:** بہتر نتائج و عملیات پر منحصر باہری ذرائع کا روزانہ کام، دیکھ ریکھ و خرابی سدھارنے کا برقیاتی پاور سپلائی اور مختلف الیکٹریکل اثاثے / متعلق نظام ماتحت فورمین کالونی متعلقہ اسٹیشن کے شاپ۔35 / کنچرا پاڑہ میں ماتحت حلقہ برائے ڈپٹی سی ای ای (جی) / کنچرا پاڑہ میں **ٹنڈر کی تخمینہ لاگت:** 2,66,55,836.85 روپے (بشمول جی ایس ٹی و سبھی دیگر محصولات / اخراجات کے) **زر بیعانہ:** 2,83,300/- روپے **ٹنڈر فارم کی قیمت:** صفر، **ٹنڈر بند ہونے کی تاریخ و وقت** 04.02.2026 کو 15.00 بجے **کام پورا ہونے کی مدت:** 03 برس۔ پوری تفصیلات ٹنڈر ڈاکومنٹ و دیگران کی دیکھ سکتے ہیں ویب سائٹ کے اور پا بھی سکتے ہیں www.ireps.gov.in ٹنڈر کے دعوی جو کہ جمع کیا جائے گا ای۔ ٹنڈرنگ کے ذریعہ مذکورہ ویب سائٹ سے 04.02.2026 کو 15.00 بجے کے اندر دستی پیشکش اس ٹنڈر کے لئے اجازت نہیں ہے۔ اگر ایسی کوئی پیشکش آ بھی گئی تو لینے کے بعد اسے کلی طور پر مسترد کر دیا جائے گا۔

(MISC-362/2025-26)

ٹنڈر نوٹس ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہے
www.er.indianrailways.gov.in / www.ireps.gov.in
Follow us at : @EasternRailway
@easternrailwayheadquarter

اساتذہ پر کام کا بوجھ کم کرنے اور ڈیوٹی کے وقت کو لیکر کونسل کا اہم فیصلہ

کولکاتا ، 19 جنوری: (عوامی نیوز سروس) الیکشن پر مبنی ریاست میں ایک خصوصی سروے یا SIR جاری ہے۔ اسکول کے اساتذہ کے ایک حصے کو ووٹر لسٹ کی شدت سے نظر ثانی کرنے کا کام سونپا گیا ہے۔سکنڈری اور ہائر سکنڈری کے امتحانات جلد شروع ہوں گے۔مجموعی طور پر اسکول کے اساتذہ پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔ اس دوران ایجوکیشن کونسل نے اساتذہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے بڑا فیصلہ کیا ہے۔انہیں اپنی پڑھائی کا انتظام باقاعدگی سے کرنا پڑتا ہے، لیکن انہیں کمیشن کا کام بھی یکساں طور پر سنبھالنا پڑتا ہے۔ لہٰذا صورتحال کو دیکھتے ہوئے ہائر سیکنڈری ایجوکیشن کونسل نے اساتذہ پر کام کا بوجھ کم کرنے کے لیے امتحانی کام کا دورانیہ مقرر کیا ہے۔واضح رہے کہ ہائر سیکنڈری کے امتحانات فروری سے شروع ہو رہے ہیں۔ہائر سیکنڈری ایجوکیشن کونسل نے اس بات کی زیادہ سے زیادہ حد مقرر کی ہے کہ اس دوران اساتذہ کتنے عرصے تک کام کریں گے، تاکہ ضرورت سے زیادہ یا بے قاعدگی کی شکایت نہ ہو۔کام کی زیادہ سے زیادہ حد مقرر کر دی گئی ہے۔بتایا گیا ہے کہ تھیوری امتحان میں ہیڈ ایگزامینر ز کو 21 دن سے زیادہ کام نہیں دیا جا سکتا۔ ایگزامینر ز زیادہ سے زیادہ تین دن کام کریں گے۔اسکیٹنر ز زیادہ سے زیادہ 10 دن تک کام کر سکتے ہیں۔ وہ اساتذہ جو ڈسٹرکٹ ایڈوائزری کونسل کے ممبر ہیں انہیں زیادہ سے زیادہ 16 دن کا کام دیا جا سکتا ہے۔اور کونسل کے نامزد افراد کو زیادہ سے زیادہ 13 دن کا وقت دیا جا سکتا ہے۔کونسل نے یہ بھی بتایا ہے کہ اگر وہ چھٹیوں یا اتوار کو کام کرتے ہیں تو انہیں آن ڈیوٹی دیا جائے گا۔ ایجوکیشن کونسل پہلے ہی مختلف اسکولوں کے ہیڈ ٹیچرز کو گائیڈ لائنز بھیج چکی ہے۔کونسل نے تھیوری کے ساتھ پریکٹیکل اور پراجیکٹ امتحانات کا شیڈول بھی جاری کر دیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ہائر سیکنڈری کا پریکٹیکل امتحان 2 سے 23 مارچ تک منعقد ہوگا، ایجوکیشن کونسل نے خصوصی ضروریات کے حامل امیدواروں کے لیے ترجمان اور مصنفین کی سہولیات کے بارے میں آگاہ کیا ہے۔

لیک ٹاؤن تنازع: سرکاری زمین پر میسی اور میراڈونا کے مجسمے پر ہائی کورٹ کا ریاست اور میونسپلٹی سے رپورٹ طلب

کولکاتا،19 جنوری: (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ نے لیک ٹاؤن میں فٹ بال کے آئیکنز کے مجسموں کو لے کر شروع ہونے والے تنازعہ کی سخت نگرانی شروع کر دی ہے۔ عدالت نے ریاستی حکومت اور دم دم میونسپلٹی کو اس بارے میں تفصیلی رپورٹ پیش کرنے کا حکم دیا ہے کہ لیونل میسی اور ڈیاگو میراڈونا کے مجسمے سرکاری زمین پر نصب کیے گئے ہیں یا نہیں۔واضح ہو کہ لیک ٹاؤن میں میسی اور میراڈونا کے مجسموں کی تنصیب کو لے کر دائر مفاد عامہ کی عرضی کی سماعت میں کلکتہ ہائی کورٹ نے واضح طور پر کہا ہے کہ اس بات کی چھان بین ضروری ہے کہ کوئی رکاوٹ پیدا کر کے سرکاری زمین پر مجسمے یا فن تعمیر کو نصب کرنا قانونی ہے یا نہیں۔ درخواست گزار سودیش مجمدار کا دعویٰ ہے کہ سپریم کورٹ نے اس سلسلے میں مشاہدہ کیا ہے کہ عام لوگوں کی نقل وحرکت میں رکاوٹ پیدا کر کے سرکاری زمین پر کوئی مجسمہ نہیں لگایا جا سکتا۔چیف جسٹس سوجے پال اور جسٹس پارتھو سارتھی سین کی ڈویژن بنچ نے حکم دیا ہے کہ ریاستی حکومت اور دم دم میونسپلٹی تین ہفتوں کے اندر رپورٹ پیش کریں۔ رپورٹ میں واضح طور پر بتایا جائے کہ مجسمے سرکاری اراضی پر نصب کیے گئے تھے یا نہیں اور اگر ایسا ہے تو ایسا کرنے کے لیے کیا اجازت اور طریقہ کار استعمال کیا گیا تھا۔خیال رہے کہ اس تنازعہ کا پس منظر بھی کم اہم نہیں ہے۔11 دسمبر 2017 کو کولکاتا کے لیک ٹاؤن میں سری بھومی اسپورٹنگ کلب کے احاطے میں ڈیاگو میراڈونا کے 12 فٹ اونچے کانسے کے مجسمے کا افتتاح کیا گیا۔ چند سال بعد 2025 میں اسی علاقے میں لیونل میسی کے مجسمے کے گرد ایک نیا تنازع کھڑا ہو گیا۔اس سے قبل یوا بھارتی سے متعلق کیس میں جسٹس پارتھو سارتھی سین نے سوال اٹھایا تھا کہ کیا کوئی مجسمہ سرکاری زمین پر نصب کیا گیا تھا یا نجی زمین پر؟ نجی پہل سے سرکاری زمین پر ایسی تعمیر کیسے ممکن ہے؟اس سماعت میں اپوزیشن لیڈر شوبھندو ادھیکاری کے وکیل نے عدالت کی توجہ مبذول کرائی اور مالیاتی لین دین اور ٹینڈر کے عمل پر بھی سوالات اٹھائے۔

کولکاتا آلودگی پر ہائی کورٹ کی کارروائی

کولکاتا ، 19 جنوری: (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سوجوئے پال کی سربراہی والی ڈویژن بنچ نے خاص طور پر کولکاتا میں آلودگی سے متعلق خود نوٹس کیس دائر کیا۔ سوموار کو چیف جسٹس کی بنچ میں آلودگی سے متعلق دو مزید مفاد عامہ کی عرضیاں دائر کی گئیں۔ اس وقت چیف جسٹس نے عدالت میں اس سوموٹو کیس کا ذکر کیا۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ سوموٹو کیس درج کرنے کے بعد اس سلسلے میں مرکز اور ریاست کو خط بھیجا گیا ہے۔ ایڈیشنل سالیسٹر جنرل جو آج عدالت میں مرکز کی جانب سے موجود تھے، نے عدالت سے خط موصول ہونے کا اعتراف کیا۔ یہ بتانا ضروری ہے کہ پارک سرکس میں سرکس یا چھٹھ پوجا کے لیے رابندر سرووَر پر جمع ہونے والی بھیڑ، جس کی وجہ سے حد سے زیادہ آلودگی ہوئی تھی۔ ہر معاملے میں ہائی کورٹ میں مفاد عامہ کی عرضی دائر کی گئی۔لیکن یہ پہلا موقع ہے کہ کلکتہ ہائی کورٹ نے از خود نوٹس کا مقدمہ دائر کیا ہے۔ یہ اپنی مرضی کا معاملہ بن گیا ہے۔کلکتہ ہائی کورٹ کے اس آلودگی کیس کو لے کر دائر دو نئی مفاد عامہ کی عرضیوں کو شامل کیا گیا ہے۔ ان مقدمات کی سماعت 28 جنوری کو ہوگی اس لیے چیف جسٹس نے تمام فریقین کو اس روز پیش ہونے کا حکم دیا ہے۔ خیال رہے کہ یہ صرف دھول اور دھواں نہیں ہے جو کولکاتا کی ہوا میں موجود ہے۔ حال ہی میں، مہاراشٹر کی ایک کمپنی، ریسپریٹر لیونگ سائنسز نے اس معاملے پر ایک رپورٹ شائع کی۔ اس رپورٹ میں، انہوں نے کہا کہ پچھلے سال، نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ اور اوزون جیسی غیر مرئی گیسیں، جو ذرات سے زیادہ مہلک ہیں، نے کولکاتا کی ہوا کے معیار یا AQI کا تعین کیا۔ جو بالآخر کولکاتا کی آلودگی کا ولن بن گیا۔

کوئلہ اسمگلنگ: ای ڈی کی مزید سات لوگوں کو سمن

کولکاتا،19 جنوری: (عوامی نیوز سروس) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کوئلہ اسمگلنگ کیس کی تحقیقات میں زیادہ متحرک ہے۔ مرکزی تفتیشی ایجنسی نے مزید سات افراد کو تفتیش کے لیے طلب کیا ہے۔ واضح ہو کہ ای ڈی حکام کوئلہ اسمگلنگ کیس میں کوئلہ کے کئی تاجروں سے پہلے ہی پوچھ تاچھ کر چکے ہیں۔ اسی ذریعے کی بنیاد پر مزید کئی لوگوں کے نام سامنے آئے ہیں۔ جس کے بعد کوئلے کے کاروبار سے وابستہ مزید سات افراد کو طلب کیا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ان سات افراد سے کوئلے کی اسمگلنگ کی رقم کہاں گئی اس بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے باز پرس کی جائے گی۔ اتنا ہی نہیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس بات کی بھی تحقیقات کی جائیں گی کہ آیا اس کا کوئی بااثر تعلق ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ای ڈی نے اس معاملے میں کل 15 لوگوں کو طلب کیا ہے۔

سوموار کو نندن میں 12 ویں سال پر چلڈرن فلم فیسٹیول کو لیکر پریس میٹنگ۔

7 گارجین کے فی کس 100 بچے، کمیشن نے سپریم کورٹ کو بتایا

کولکاتا ، 19 جنوری: (عوامی نیوز سروس) مہابھارت میں دھرتراشٹر کے بارے میں ہر کوئی جانتا ہے کہ وہ 100 بچوں کا باپ تھا۔ اس بار دھرت راشٹر کی تعداد ایک نہیں بلکہ سات ہے۔ یہ بات الیکشن کمیشن کے وکیل راکیش دویدی نے ملک کی اعلیٰ ترین عدالت میں کہی۔ انہوں نے عدالت کو بتایا کہ بنگال میں 7 لوگ ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک کے 100 بچے ہیں۔ حالانکہ ان 7 افراد کے نام ابھی تک منظر عام پر نہیں آئے ہیں۔ تاہم سماجی حلقوں سے لے کر سیاسی حلقوں تک سوالات اٹھائے جا رہے ہیں کہ ایک شخص کے 100 بچے کیسے ہو سکتے ہیں۔ اس سے قبل بھی ووٹر لسٹ میں کئی تضادات دیکھے گئے ہیں جیسے باپ بیٹے کی عمر میں تضاد۔ دادی اور پوتے کی عمر میں فرق۔ اس طرح کے واقعات پہلے بھی بہت زیر بحث آئے ہیں۔ سیاسی بحث بھی ہوئی ہے۔ آج ملک کے چیف جسٹس نے کہا کہ ایک ایسے ملک میں جہاں کم عمری کی شادی کو روکا نہیں جا سکا، کیا یہ تضاد بہت متضاد ہے؟ تاہم، عمر کا فرق ایک جیسا ہے، لیکن ایک شخص کے 100 بچے ناقابل یقین ہیں۔ اس معاملے پر سیاسی حلقوں میں بھی کافی دباؤ ہے۔ حکمراں گروپ کا دعویٰ ہے کہ اس قسم کی معلومات الیکشن کمیشن اور مرکزی حکومت نے مل کر تیار کی ہیں، لیکن اس کے بعد وہ کوئی ثبوت نہیں دکھا سکتے۔ بالکل اسی طرح جو روہنگیا مسئلہ یا دراندازی کے معاملے پر ہوا۔ جب انہوں نے وزارت داخلہ سے دراندازی کے اعداد وشمار مانگے تو انہیں محکمہ داخلہ سے کوئی اچھا جواب نہیں ملا۔ اس لیے اب ریاست کا حکمراں گروپ ایک شخص کے 100 بچوں کے معاملے پر معلومات کے ثبوت مانگ رہا ہے۔ اس وقت بنگال کا ماحول پہلے ہی ووٹر لسٹ کی گہری نظر ثانی اور اس کے بعد ہونے والی سماعت کو لے کر گرم ہے۔ اب تک 1 کروڑ 36 لاکھ ووٹرز کو ان میپ کیا جا چکا ہے۔ اس کے درمیان فارم 7 کو لے کر ایک بار پھر پیچیدگی شروع ہو گئی ہے۔ حکمراں گروپ نے واضح طور پر الزام لگایا ہے کہ یہ نظام بی جے پی کا قانونی ووٹروں کے حق رائے دہی کو چھیننے کے لیے ہے۔ اتنا ہی نہیں انہوں نے الیکشن کمیشن پر بی جے پی کے سیاسی اثر ورسوخ کے بارے میں بھی آواز اٹھائی ہے۔ تاہم، سب کی نظریں یہ ہوں گی کہ وکیل راکیش دویدی کے الزامات کی بنیاد پر عدالت کیا فیصلہ دیتی ہے اور وکیل کیا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

آسنسول کے سینئر صحافی پریتوش سانیال کا انتقال

آسنسول:19 جنوری، (عوامی نیوز سروس): آسنسول کے صحافتی، سماجی اور فکری حلقوں میں گہرے غم کا ماحول ہے سینئر صحافی پریتوش سانیال کے انتقال سے پورا شہر صدمے میں ہے معروف صحافی سانیال کو بڑے پیار سے سانیال کاکو کہا جاتا ہے وہ نہ صرف ایک صحافی کے طور پر پہچانے جاتے تھے بلکہ معاشرے کی رہنمائی کرنے والے ایک باشعور شہری اور فکر مند رہنما کے طور پر بھی پہچانے جاتے تھے سانیال کاکو بڑی محنتی مخلص، خلیق انسان تھے ہر ایک سے بڑی محبت سے پیش اتے تھے خبر کی دنیاں میں سانیال کاکو اپنی ایک منفرد شناخت رکھتے تھے انکے انتقال سے میڈیا حلقے میں ایک خلا پیدا ہوا ہر ایک سے مسکرا کر ملنے والی شخصیت کی موت سے پورے حلقے میں سوگ کی فضا چھا گئی ہے میڈیا برادری رنج والم ڈوبا ہوا ہے سماجی سیاسی علاقائی رہنماوں نے انکی موت پر غمگین ہوکر رنج والم میں ڈوب کر تعزیت کی معروف سماجی کارکن اور نوجوان رہنما کرشنا پرساد نے سانیال کاکو کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ پریتوش سانیال صحافت کی روح تھے انہوں نے کہا کہ سانیال کاکو نے جس ایمانداری، بے خوفی اور حساسیت کے ساتھ اپنا قلم چلایا وہ آج کی توجہ کے لائق ہے کہا جاتا ہے کہ سانیال کاکو صرف خبریں لکھنے تک محدود نہیں تھے بلکہ وہ ایک ایسے شخص تھے جنہوں نے معاشرے کے درد کو محسوس کیا اور اسے آواز دی سانیال کاکو نے اپنے طویل صحافتی کیریئر میں کبھی سمجھوتہ نہیں کیا انہوں نے طاقت، نظام اور سماجی برائیوں کے خلاف ہمیشہ حق کا ساتھ دیا اس کی ترجیح ہمیشہ عام شہری، کمزور اور معاشرے کے حاشیے پر رہنے والے تھے یہی وجہ ہے کہ انہیں معاشرے کے تمام طبقات سے عزت ملی۔ اتوار کو شہر کے بہت سے صحافیوں، سماجی کارکنوں، دانشوروں اور ثقافتی تنظیموں نے بھی تعزیت کا اظہار کیا مختلف تنظیموں نے کہا کہ سانیال نہایت ہی سادہ لوح انسان تھے سانیال کاکو کی زندگی سادگی، نظم وضبط اور خدمت کا مظہر تھی انہوں نے دکھاوے سے گریز کرتے ہوئے پرامن طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ مقامی میڈیا کی دنیا کا خیال ہے کہ سانیال کاکو کی موت سے ایک خلا پیدا ہو گیا ہے جسے پر کرنا مشکل ہوگا ان کی غیر جانبدارانہ سوچ، متوازن نقطہ نظر اور رہنمائی کا کردار ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

آرگنائزر ستر دھرو دتہ کو بالآخر میسی کیس میں ضمانت مل گئی

کولکاتا ، 19 جنوری: (عوامی نیوز سروس) میسی کیس میں ستر دھرو دتہ کو بالآخر ضمانت مل گئی۔ اس سے پہلے بھی دو بار ان کی ضمانت مسترد ہو چکی ہے۔ میسی کیس کے ملزمان میں سے ایک ستر دھرو دتہ کو 37 دن بعد ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ واضح ہو کہ 13 دسمبر کو یووا بھارتی اسپورٹس کمپلیکس میں میسی کے ایونٹ کو لے کر بہت بڑا افراتفری مچ گئی۔ اس دن تقریب کے مرکزی منتظم ستر دھرو کو ہوائی اڈے سے گرفتار کر لیا گیا۔ ستر دھرو کو 14 دن کی پولس حراست میں بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد انہیں 2 دور کی عدالتی تحویل میں دیا گیا۔ 13 دسمبر کو یووا بھارتی اسپورٹس کمپلیکس میں زبردست افراتفری مچ گئی۔ اس دن مرکزی منتظم ستر دھرو دتہ کو گرفتار کر لیا گیا۔ آخر کار، ستر دھرو کو 37 دنوں کے بعد ضمانت مل گئی۔ تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ میدان میں داخل ہونے کے بعد لیونل میسی کے جسم اور کمر پر کئی بار چھوا گیا۔ میسی نے غصے میں آکر اپنے ذاتی سیکورٹی گارڈز کو اس بات کی اطلاع دی۔ جب سیکورٹی گارڈز نے ستر دھرو دتہ کو ساری صورتحال سے آگاہ کیا تو انہوں نے جلد بازی میں اعلان کر کے صورتحال کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ تاہم بالآخر حالات قابو میں نہ آ سکے۔ میسی ڈیڑھ گھنٹے تک طے شدہ پروگرام ختم کرنے کے بعد صرف بیس منٹ میں میدان سے نکل گئے۔ ستر دھرو دتہ نے تفتیش کاروں کو بتایا کہ میسی میدان میں داخل ہونے کے بعد کتنی دیر قیام کریں گے اس حوالے سے جو فلو چارٹ پہلے سے تیار کیا گیا تھا، میدان میں داخل ہونے کے بعد ٹوٹ گیا۔ گرفتار ستر دھرو دتہ نے کہا کہ وہ صرف آرگنائزر تھے اور افراتفری کے لیے کسی بھی طرح ذمہ دار نہیں تھے۔

فلیٹ میں معمر گلوکارہ کا گلا کاٹ کر قتل

کولکاتا،19 جنوری: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا کے ایک فلیٹ سے معمر خاتون کی لاش ٹوٹی پھوٹی فلیٹ سے گلا کٹی ہوئی ملی۔ اس واقعہ سے بیہالا کے پورن شری تھانہ علاقے میں بیچرام چٹرجی اسٹریٹ میں کافی ہنگامہ ہوا۔ اطلاع ملنے کے بعد پولس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ ابتدائی تفتیش کے بعد پولس نے تصدیق کی کہ آیا نے لوٹ مار میں رکاوٹ ڈالنے پر معمر خاتون کو قتل کیا۔ ملزم کو تفتیش کے لیے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ متوفی کا نام انیتا گھوش ہے۔ ان کی عمر 64 سال ہے۔ وہ علاقے میں ایک موسیقار کے طور پر جانی جاتی ہیں۔ فی الحال وہ آن لائن کلاسز چلاتی تھیں۔ ان کے شوہر اروپ گھوش طویل عرصے سے بستر پر ہیں۔ معمر جوڑا بیہالا کے پورن شری تھانہ علاقے میں بیچرام چٹرجی اسٹریٹ میں ایک فلیٹ میں رہتا تھا۔ ان کی دیکھ بھال کے لیے ایک آیا اور نوکرانی تھی۔ سوموار کی صبح پڑوسیوں نے اچانک بوڑھی عورت کی چیخیں سنیں۔ فطری طور پر، وہ دروازے پر دستک دینے کے لیے دوڑے۔ منظر چونکا دینے والا تھا۔ پڑوسیوں نے دیکھا کہ آیا ہاتھ میں چھری لیے کھڑی ہے۔ جب انہوں نے اس سے پوچھا کہ کیا ہوا، تو اسے کوئی تشفی بخش جواب نہیں ملا۔ اس کے بعد انہوں نے بوڑھی خاتون کو کمرے میں خون آلود حالت میں پڑا دیکھا۔ معمر خاتون کو فوری طور پر بچا کر اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ اطلاع ملنے کے بعد پولس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ اس کے بعد ملزم آیا کو گرفتار کر لیا گیا۔ تفتیش کاروں نے بتایا کہ طویل پوچھ تاچھ کے بعد اس نے قتل کا اعتراف کر لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ملزم نے مقتول کے زیورات اور نقدی چھیننے کی کوشش کی۔ یہ محسوس ہونے پر انیتا دیوی نے اسے روک دیا۔ جس کے نتیجے میں دونوں میں لڑائی ہو گئی۔ اس وقت ملزم نے معمر خاتون کو چاقو سے وار کر دیا۔ تفتیش کاروں کا کہنا تھا کہ وہ یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ آیا اس واقعے کے پیچھے کوئی اور راز ہے یا نہیں۔

بیل ڈانگا معاملے پر مفاد عامہ کی عرضی، منگل کو ہائی کورٹ میں سماعت

کولکاتا،19 جنوری: (عوامی نیوز سروس) چیف جسٹس کی توجہ بیل ڈانگا واقعہ کے حوالے سے دو مفاد عامہ کی عرضیاں دائر کرنے کی اجازت کے معاملے کی طرف مبذول کرائی گئی۔ واضح ہو کہ اس سے پہلے کلکتہ ہائی کورٹ نے مرشدآباد کے شمشیر گنج واقعہ میں مرکزی فورسز کی تعیناتی کا حکم دیا گیا تھا۔ بیل ڈانگا واقعہ میں بھی اسی حکم کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ چیف جسٹس سوجوئے پال کی ڈویژن بنچ نے مقدمہ دائر کرنے کی اجازت دی۔ کیس کی سماعت منگل کو ہوگی۔ قبل ازیں ریاستی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر شوبھندو ادھیکاری نے گورنر سی وی آنند بوس کو ایک خط بھیجا تھا جس میں مرکزی فورسز کی طلب کی گئی تھی۔ الزام ہے کہ جھارکھنڈ میں ایک مہاجر مزدور کو پھانسی دے دی گئی۔ صبح جیسے ہی لاش ضلع میں واپس آئی مرشدآباد کے بیل ڈانگا میں کشیدگی پھیل گئی۔ مشتعل افراد نے ٹائر جلا کر سڑک بلاک کر دی۔ ریلوے کو بھی بلاک کر دیا گیا۔ سیالدہ-لالگولہ سیکشن پر مہیش پور سے متصل علاقے میں ریلوے لائن بلاک کر دی گئی۔ بانس سے لٹکی لاش کی تصویر نظر آئی۔ پولس موقع پر پہنچی تو ہاتھا پائی ہو گئی۔ مقامی لوگوں کا پولس سے جھگڑا ہو گیا۔ انتظامیہ نے دفعہ 144 نافذ کر دی۔ دوسری جانب ضلعی پولس اور انتظامیہ نے دعویٰ کیا کہ اتوار کی دوپہر سے حالات قابو میں ہیں۔ چیف جسٹس سوجوئے پال کی عدالت میں مفاد عامہ کی عرضی داخل کی گئی تھی، جس میں بیل ڈانگا کی موجودہ صورتحال اور امن وامان کی خرابی کا الزام لگایا گیا۔ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے مقدمہ دائر کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ کیس کی سماعت رواں ہفتے ہونے کا امکان ہے۔ مدعی کا دعویٰ ہے کہ مقامی پولس اور انتظامیہ صورتحال کو سنبھالنے میں ناکام رہی ہے۔ عام لوگوں کے تحفظ کو یقینی بنانے اور علاقے میں امن کی بحالی کے لیے فوری طور پر فوج یا نیم فوجی دستوں کو تعینات کرنا ضروری ہے۔ اس مثال کا حوالہ دیتے ہوئے، سوموار کو مفاد عامہ کی عرضی میں بیل ڈانگا کے معاملے میں دوبارہ فورسز کو تعینات کرنے کی درخواست کی گئی۔ چیف جسٹس کے ڈویژن بنچ نے معاملے کو سنجیدگی سے دیکھنا ضروری سمجھا۔ اس لیے مفاد عامہ کی عرضی دائر کرنے کی اجازت دی گئی۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ اس سلسلے میں فوری سماعت کی ضرورت ہے۔

باگھاجتین اسٹیشن پر آتشزدگی

کولکاتا ، 19 جنوری: (عوامی نیوز سروس) سوموار کی صبح باگھاجتین ریلوے اسٹیشن پر آگ لگنے سے مسافروں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ سوموار کی صبح باگھاجتین اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر 2 پر کپڑے کی دکان میں اچانک آگ بھڑک اٹھی۔ آگ فوری طور پر پھیلتے ہی اسٹیشن کے احاطے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ جس کی وجہ سے کچھ دیر کیلئے سیالدہ ساؤتھ برانچ پر ٹرینوں کی آمدورفت میں خلل پڑا۔ لیکن ٹرین کی آمدورفت کسی بھی طرح متاثر نہیں ہوئی۔

بنگال کی سرزمین کو پھر وویکانند کی سرزمین بنانا ہے: سکانت مجمدار

کولکاتا،19 جنوری: (عوامی نیوز سروس) مرکزی وزیر مملکت اور بی جے پی لیڈر ڈاکٹر سوکانتا مجمدار نے زور دیا کہ مغربی بنگال کی شان کو واپس بحال کرنے کی ضرورت ہے۔ سکانتا مجمدار نے کہا کہ بنگال کی ثقافت کو زندہ کرنے کا یہ صحیح وقت ہے، ہمیں اس سرزمین کو وویکانند کی سرزمین بنانا ہے۔ ہمیں بنگال کو دوبارہ ثقافتی انقلاب اور تعلیمی انقلاب کا مرکز بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور آج وہ دن ہے جب ہمیں یہ حلف اٹھانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ایک زمانے میں وویکانند، رابندر ناتھ ٹیگور اور رام موہن جیسے لوگ اس سرزمین پر رہائش پزیر تھے۔ واضح ہو کہ مرکزی وزیر مملکت ڈاکٹر سکانتا مجمدار اور قائد حزب اختلاف شوبھندو ادھیکاری نے سوموار کی صبح سوامی وویکانند کو ان کی 164 ویں یوم پیدائش کے موقع پر کولکاتا میں سوامی وویکانند کے آبائی گھر اور ثقافتی مرکز رام کرشن مشن میں ان کی تصویر پر گلہائے عقیدت پیش کیا۔

بنگال ایس آئی آر: الیکشن کمیشن کی منطقی تضادات پر وضاحت

کولکاتا،19 جنوری: (عوامی نیوز سروس) ان الزامات کے درمیان کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا (ECI) مغربی بنگال میں ڈرافٹ ووٹر لسٹ پر دعووں اور اعتراضات کی سماعت کے لیے اندھا دھند نوٹس جاری کر رہا ہے، کمیشن نے وضاحت کی ہے کہ ریاست میں منطقی تضادات کے طور پر درج مقدمات کی تعداد غیر معمولی طور پر زیادہ کیوں ہے۔ واضح ہو کہ ای سی آئی نے مغربی بنگال میں تقریباً 94 لاکھ منطقی تضاد کے معاملات کی نشاندہی کی ہے۔ اس طرح کے معاملات پروجنی میپنگ کے دوران پائی جانے والی بے ضابطگیوں کا حوالہ دد یا جہاں ووٹر کے ریکارڈ میں ناقابل فہم یا متضاد خاندانی تعلقات ظاہر ہوتے ہیں۔ چیف الیکٹورل آفیسر (CEO)، مغربی بنگال کے دفتر کے عہدیداروں نے یہ واضح کرنے کے لیے کئی مثالیں پیش کیں کہ کس طرح جعلی ووٹروں نے خود کو غیر متعلقہ حقیقی رائے دہندگان سے جھوٹا جوڑ کر انتخابی فہرست میں اپنا نام برقرار رکھنے کی کوشش کی۔

سی ای او کے دفتر کے ایک اہلکار نے کہا کہ ایسے کیسز سامنے آئے ہیں جہاں پروجنی میپنگ کے دوران آٹھ سے دس ووٹرز کو ایک سینئر سٹیزن ووٹر کے بیٹوں یا بیٹیوں کے طور پر دکھایا گیا۔ تاہم سماعتوں کے دوران، یہ پتہ چلا کہ بزرگ شہری کے صرف دو بچے تھے اور ان میں سے زیادہ تر کے ساتھ ان کے بیٹے یا بیٹیوں کا کوئی رشتہ نہیں تھا۔ حکام کے مطابق، اس طرح کی ہیرا پھیری کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا تھا کہ جعلی ووٹروں کی فہرستوں میں خود کو ایک حقیقی ووٹر سے منسلک ایک من گھڑت خاندانی ڈھانچے میں بہن بھائی کے طور پر پیش کیا جائے۔ ایک اور مثال میں ایک کیس سامنے آیا جس میں ایک 64 سالہ بزرگ شہری ووٹر شامل تھا جسے دکھایا گیا تھا کہ اس کے دو بیٹے ہیں جن کی عمریں 60 اور 59 سال ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ووٹر پانچ سال کی عمر میں باپ بن گیا۔ بعد ازاں تصدیق سے معلوم ہوا کہ ان کے بیٹوں کے طور پر درج دونوں افراد جعلی ووٹر تھے جنہوں نے ووٹر لسٹ سے حذف ہونے سے بچنے کے لیے خود کو حقیقی ووٹر سے جوڑ دیا تھا۔ عہدیداروں نے تسلیم کیا کہ کمیشن کو رائے دہندوں کو خاص طور پر بزرگ شہریوں کو سماعت کے لیے طلب کرنے پر کچھ سیاسی جماعتوں کی جانب سے تنقید کا سامنا کرنا پڑا ہے، جس سے ریاست کے کچھ حصوں میں مظاہرے ہوئے ہیں۔ تاہم اس طرح کی تنقید کمیشن کو واضح تضادات کو نظر انداز کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ایک بھی حقیقی ووٹر کو خارج نہ کیا جائے، جبکہ یہ بھی یقینی بنانا ہے کہ کوئی جعلی یا جعلی ووٹر انتخابی فہرست میں باقی نہ رہے۔ ووٹر لسٹ کے مسودے پر دعوے اور اعتراضات جمع کرانے کی آخری تاریخ سوموار کو ختم ہو گئی۔ سماعت 7 فروری تک جاری رہے گی اور ووٹرز کی حتمی فہرست 14 فروری کو شائع کی جائے گی۔ اس کے فوراً بعد، توقع ہے کہ ECI اس سال کے آخر میں طے شدہ اہم مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے لیے پولنگ کی تاریخوں کا اعلان کرے گا۔

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا منگل، ۲۰ جنوری ۲۰۲۶ء

بنگال کے لوگ فرقہ پرستوں کے آگے گھٹنے کبھی نہیں ٹیکیں گے: ابھیشیک بنرجی

جس ملک میں عدلیہ کا کردار مشکوک ہوجائے اور عام لوگ جو تعلیمی معلومات سے بہت دور ہیں اور جنہوں نے زندگی میں کبھی اسکول کی شکل نہیں دیکھی وہ بھی اگر عدلیہ کے رول پر شک کریں اور کھلے عام اس کا چرچا کریں کہ عدلیہ حکمراں جماعت کے اشارے پر کام کرتی ہے اور عدلیہ کے جج، سرکاری وکیل، وکیل استغاثہ بھی حکمراں جماعت کے اشارے پر اٹھ بیٹھ کرتے ہیں تو پھر سوچنے والی بات یہ رہ جاتی ہے کہ اپنے بارے میں کوئی عام انسان بھی ایسا تبصرہ سننے کے بعد اوپر سے لیکر نیچے تک دہل کر رہ جائے تو پھر جج، وکیل کی کیا حالت ہوگی اور عام پبلک دن رات انہیں اپنی تنقید کا نشانہ بنائے۔ ابھی وزیر اعلیٰ مغربی بنگال ممتا بنرجی نے چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت سے کہا کہ وہ ملک کے دستور، جمہوریت اور عدلیہ کو بچائیں۔ کلکتہ ہائیکورٹ کے سرکٹ بینچ جلپائی گوری میں اس کا افتتاح کرتے ہوئے ممتا بنرجی نے کہا کہ جسٹس سوریہ کانت پر بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ ملک کے لوگوں کو بچائیں جنہیں غلط طریقے سے ایجنسیاں نشانہ بنارہی ہیں۔ ابھی بنگال کے ضلع ہگلی میں پی ایم ایک سرکاری کام سے آئے اور اپنے بیان کو خالص سیاسی بناتے ہوئے بنگال کی سیاست پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ بنگال مہا جنگل راج کی بھینٹ چڑھ چکا ہے اور یہاں تبدیلی بالکل طے ہے پی ایم مودی اگر چہ جب بھی آئے، انہوں نے بنگال میں اپنی چاپلوس سیاست بازی نہیں چھوڑی لیکن اس وقت ہگلی میں انہوں نے اپنی چونچلے بازی کی انتہا کرتے ہوئے کہا کہ بنگال میں مہا جنگل راج ہے اور اسے بدلنا ضروری ہے ورنہ یہ جنگل پورے ملک میں سرایت کر جائے گا۔ اس موقع پر مقامی بی جے پی لیڈران شاید یہ سوچ کر تھے کہ مودی ہگلی میں پھر سے نینو موٹر کارخانہ جیسی سرمایہ کاری کی بات دہرائیں گے اور ہگلی ضلع میں نینو کارخانہ جیسا پروجیکٹ کی بات اٹھائیں گے، لیکن اس معاملے میں مودی نے اپنے مون برت کو ترجیح دی جس پر بنگال کے بی جے پی لیڈران مایوس ہوئے شاید وہ یہ سوچ رہے تھے کہ وہ ہگلی ضلع میں کسی ترقی کی بات کرینگے تو انہیں انتخابی مہم چلانے میں آسانی ہوگی۔ لیکن 2026 کے الیکشن کا بگل بجانے میں مودی ناکام رہے اور وہ صرف بنگال میں مہا جنگل راج کی ڈگڈگی بجا کر چلے گئے کہ بنگال میں تبدیلی اب بالکل طے ہے۔ پی ایم مودی نے بنگال میں بدلاؤ لانے کا جو دعویٰ کیا ہے اس کے جواب میں ترنمول کانگریس کے آل انڈیا جنرل سکریٹری اور ممبر پارلیامنٹ ابھیشیک بنرجی نے پی ایم مودی کا مضحکہ اڑاتے ہوئے جواباً کہا کہ تبدیلی تو ہوگی لیکن پی ایم کے غرور و تکبر کی اور الیکشن کے بعد مودی یہ کہنے پر مجبور ہونگے کہ وہ جے بنگلہ کی گردان کرتے ہوئے یہاں سے سدھاریں۔ پی ایم مودی کو بنگال کے خلاف کچھ بولنے کے پوائنٹس نہیں ملے تو انہوں نے بے پر کی اڑائی اور کہا کہ ترنمول کانگریس بنگال کے عوام سے دشمنی نکال رہی ہے اور اسی وجہ سے بنگال میں مہا جنگل راج ہے۔ لیکن ابھیشیک بنرجی نے صاف کہہ دیا کہ 2026 کے بنگال الیکشن میں پی ایم مودی کا غرور ضرور ٹوٹے گا اور انہیں اعتراف کرنا ہوگا کہ بنگال کو توڑنا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پی ایم مودی کہتے ہیں بنگال میں بدلاؤ (تبدیلی) ہوگا، یقیناً بدلاؤ ہوگا مگر وہ پی ایم مودی کے بھیانک غرور میں بدلاؤ ہوگا اور وہ یہ نعرہ دینے پر مجبور ہوں گے جے بنگلہ۔ مودی نے ابھی حال میں مالدہ اور ہگلی میں اپنے بیان میں کہا تھا کہ بنگال اب بدلاؤ چاہتا ہے۔ ابھیشیک نے کہا کہ بدلاؤ یقیناً ہوگا جو پہلے اپنی سبھا میں جے شری رام کا نعرہ لگاتے تھے اب بنگال میں آکر جے ماں کالی اور جے ماں درگا کا نعرہ دیتے ہیں اور میں کہنے پر مجبور ہوں کہ بنگال کے لوگ نہیں بدلے ہیں بلکہ دلّی والوں کے سُر بدلے ہیں۔ بنگال کے لوگ مودی حکومت کے سوتیلانہ برتاؤ کو بھولے نہیں ہیں وہ اس کا جواب الیکشن میں دیں گے چاہے کسی قدر بھی دھاندلی کرلی جائے لیکن بنگال کے لوگ فرقہ پرستوں کے آگے گھٹنے کبھی نہیں ٹیکیں گے۔ (خ الف ف)

رمضان: تقدیس، تاریخ اور حالیہ چیلنجز

Ramadan: Sanctity, History, and Contemporary Challenges.

مسعود محبوب خان (ممبئی)

رمضان محض تقویمی دنوں کا مجموعہ نہیں، بلکہ اسلامی تاریخ کے قلب میں دھڑکتا ہوا وہ روحانی موسم ہے جس میں وحی کی پہلی کرن نے انسانی شعور کے افق کو منور کیا۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں کلامِ الٰہی نے لوحِ محفوظ سے قلبِ محمدی ﷺ تک کا سفر طے کیا اور انسانیت کو حیاتِ نو کا منشور عطاء ہوا۔ نزولِ قرآن نے رمضان کو فقط عبادت کا مہینہ نہیں بنایا، بلکہ فکر، اخلاق اور تہذیب کی تشکیل کا سرچشمہ قرار دیا۔ اس اعتبار سے رمضان اسلام کی روحانی تاریخ کا آغاز بھی ہے اور اس کی فکری تکمیل کا استعارہ بھی۔ فرضیتِ صوم نے اس مہینے کی تقدیس کو عملی قالب عطاء کیا۔ روزہ محض بھوک اور پیاس کا نام نہیں، بلکہ یہ نفس کی تربیت، خواہشات کی تہذیب اور ارادے کی مضبوطی کا مسلسل عمل ہے۔ انسان جب حلال سے رکنے کی مشق کرتا ہے تو حرام سے بچنے کی اہلیت اس کے باطن میں راسخ ہوجاتی ہے۔ یوں رمضان فرد کو ضبطِ نفس کے اس مقام تک لے جاتا ہے جہاں وہ محض ایک عبادت گزار نہیں رہتا بلکہ ایک بااخلاق، ذمّہ دار اور باخبر انسان بننے کے مرحلے میں داخل ہوجاتا ہے۔ یہی وہ تربیت ہے جو اسلامی معاشرے کو اخلاقی وقار اور اجتماعی توازن عطا کرتی ہے۔

رمضان کی تقدیس کا ایک روشن پہلو رحمت، مغفرت اور نجات کی وہ فضاء ہے جو اس مہینے میں پورے معاشرے پر سایہ فگن ہوجاتی ہے۔ دروازۂ توبہ وا ہوتا ہے، خطاؤں پر ندامت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے اور انسان اپنے ربّ سے نئے عہد کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ یہ کیفیت فرد کی ذات تک محدود نہیں رہتی بلکہ اجتماعی شعور میں سرایت کر کے خیر خواہی، ایثار اور ہمدردی کو فروغ دیتی ہے۔ زکوٰۃ، صدقات اور افطار کی روایتیں رمضان کو سماجی عدل اور انسانی رشتوں کی مضبوطی کا مہینہ بنا دیتی ہیں۔ تاریخی اعتبار سے بھی رمضان محض عبادت کا زمانہ نہیں رہا، بلکہ فیصلہ کن مراحل کا مہینہ رہا ہے۔ غزوۂ بدر جیسا معرکہ، جس نے حق و باطل کے درمیان واضح لکیر کھینچ دی، اسی مہینے میں پیش آیا۔ یہ حقیقت اس بات کی شاہد ہے کہ رمضان کا پیغام انزوا نہیں بلکہ بیداری ہے؛ کمزوری نہیں بلکہ استقامت ہے؛ فرار نہیں بلکہ ذمّہ داری کا شعور ہے۔ رمضان انسان کو تاریخ کا تماشائی نہیں، بلکہ اس کا باشعور کردار بننے کی دعوت دیتا ہے۔

آج کے عہد میں رمضان کو جن چیلنجز کا سامنا ہے وہ اس کی روح سے غفلت کے آئینہ دار ہیں۔ بازار کی چکا چوند، میڈیا کی سطحیت اور رسومات کی نمائش نے اس مہینے کی معنویت کو اکثر پس منظر میں دھکیل دیا ہے۔ عبادت بھی مقابلہ بن جاتی ہے اور تقویٰ محض ظاہری اظہار تک محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں رمضان کی اصل تقدیس کو سمجھنا اور اسے زندہ رکھنا ایک فکری و اخلاقی جدوجہد کا تقاضا کرتا ہے۔ لہٰذا رمضان کی حرمت کا تقاضا یہ ہے کہ اسے محض ایامِ مقدس کا سلسلہ نہ سمجھا جائے بلکہ اسے اپنی فکری تشکیل، اخلاقی تطہیر اور تہذیبی شناخت کی تجدید کا موقع بنایا جائے۔ اگر ہم اس مہینے کو قرآن سے رشتہ جوڑنے، نفس کا محاسبہ کرنے اور معاشرے کی اصلاح کا ذریعہ بنالیں تو رمضان ایک عارضی عبادت گاہ نہیں رہے گا بلکہ ایک مستقل روحانی انقلاب اور ایک زندہ تہذیبی شعور کی صورت اختیار کرلے گا۔ یہی رمضان کا حقیقی پیغام ہے اور یہی اس کی دائمی تقدیس۔

تقدیس: وحی اور تقویٰ کا مہینہ

رمضان کی اصل عظمت اس کے ایام کی گنتی میں نہیں، بلکہ اس نسبت میں پوشیدہ ہے جو اسے وحی الٰہی سے حاصل ہے۔ قرآنِ مجید کا یہ اعلان "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ" رمضان کو محض ایک مقدس مہینہ قرار نہیں دیتا بلکہ اسے تاریخِ انسانی کا ایک مرکزی موڑ بنا دیتا ہے۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں آسمان کی ہدایت زمین پر اتری، اور انسان کو مقصدِ حیات، معیارِ حق و باطل اور ضابطۂ حیات عطاء ہوا۔ اس نسبتِ وحی نے رمضان کو تقدیس کے عام مفہوم سے اٹھا کر مرکزیت کے منصب پر فائز کردیا؛ وہ مرکزیت جس کے گرد ایمان، اخلاق اور تہذیب کا پورا نظام گردش کرتا ہے۔

قرآن کا نزول رمضان کو صرف عبادات کا موسم نہیں بناتا بلکہ شعور کی بیداری کا لمحہ قرار دیتا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب انسان محض تلاوت کرنے والا نہیں رہتا بلکہ کلامِ الٰہی کا مخاطَب بن جاتا ہے۔ آیات اس کے کانوں میں نہیں بلکہ اس کے ضمیر میں اترتی ہیں، سوال پیدا کرتی ہیں، جواب دیتی ہیں اور زندگی کی سمت متعین کرتی ہیں۔ اس طرح رمضان میں قرآن کے ساتھ تعلق رسمی نہیں رہتا بلکہ فکری، اخلاقی اور عملی رشتہ بن جاتا ہے؛ ایسا رشتہ جو انسان کے باطن میں انقلاب کی بنیاد رکھ دیتا ہے۔ اسی وحی کے سائے میں روزہ تقویٰ کی عملی تربیت بن کر سامنے آتا ہے۔ روزہ انسان کو صرف بھوک اور پیاس سے آشنا نہیں کرتا بلکہ اسے اپنی خواہشات پر اختیار عطاء کرتا ہے۔ حلال سے رک جانا دراصل حرام سے بچنے کی مشق ہے، اور وقتی ضبط دائمی خود احتسابی میں ڈھلنے لگتا ہے۔ انسان جب ربّ کی رضا کی خاطر جائز لذتوں سے بھی دست بردار ہوتا ہے تو اس کے اندر اطاعت کا وہ شعور جنم لیتا ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں خدا خوفی اور ذمّہ داری کو بیدار کرتا ہے۔ یہی تقویٰ ہے ایک زندہ کیفیت، نہ کہ محض ایک لفظ۔

رمضان کی یہی خصوصیت عبادت کو محض ایک عمل نہیں رہنے دیتی بلکہ اسے شعور میں بدل دیتی ہے۔ نماز، تلاوت، دعا اور ذکر اس مہینے میں حرکات و سکنات کا مجموعہ نہیں رہتے بلکہ انسان کے اخلاق اور فیصلوں میں سرایت کرنے لگتے ہیں۔ عبادت گزار اپنے ربّ سے تعلق کے ساتھ ساتھ اپنے نفس، اپنے خاندان اور اپنے معاشرے کے حوالے سے بھی جواب دہی کا احساس پانے لگتا ہے۔ یوں ایک فرد، جو کل تک صرف اپنی نجات کا طالب تھا، ذمّہ دار انسان میں ڈھلنے لگتا ہے جو عدل، امانت اور خیر خواہی کو اپنی زندگی کا شعار بناتا ہے۔ پس رمضان وحی کے نور اور تقویٰ کی تربیت کا وہ مہینہ ہے جس میں ایمان محض عقیدہ نہیں رہتا بلکہ کردار بن جاتا ہے۔ اگر اس مہینے میں قرآن سے رشتہ زندہ ہوجائے اور روزہ انسان کو خواہشات کی غلامی سے نکال کر ربّ کی اطاعت میں داخل کردے، تو رمضان ایک عارضی کیفیت نہیں رہتا بلکہ پورے سال پر محیط ایک اخلاقی و روحانی روشنی بن جاتا ہے۔ یہی اس کی تقدیس کا جوہر اور یہی اس کا اصل پیغام ہے۔

تاریخ: عبادت سے اقدام تک

اسلامی تاریخ کے اوراق پر جب رمضان کا نام ابھرتا ہے تو اس کے ساتھ محض تسبیح کی آوازیں ہی نہیں گونجتیں، بلکہ عزم و اقدام کی گونج بھی سنائی دیتی ہے۔ یہ مہینہ کبھی محض گوشہ نشینی اور انفرادی ریاضت کا زمانہ نہیں رہا، بلکہ امت کی اجتماعی زندگی میں فیصلہ کن موڑ پیدا کرنے والا ایک بابرکت مرحلہ رہا ہے۔ رمضان نے تاریخ کو یہ سبق دیا کہ ایمان اگر زندہ ہو تو عبادت قوت بن جاتی ہے، اور تقویٰ اگر بیدار ہو تو خاموشی عمل میں ڈھل جاتی ہے۔

غزوۂ بدر اس حقیقت کی سب سے روشن علامت ہے۔ روزے کی حالت میں، وسائل کی قلت اور ظاہری کمزوری کے باوجود، اہلِ ایمان نے وہ معرکہ سر کیا جس نے تاریخ کا دھارا بدل دیا۔ یہ فتح اسلحے کی نہیں تھی، بلکہ یقین کی فتح تھی؛ تعداد کی نہیں بلکہ ایمان کی برتری تھی۔ اسی طرح فتحِ مکّہ، جو اسلامی تاریخ کا ایک عظیم اور فیصلہ کن باب ہے، رمضان ہی میں وقوع پذیر ہوئی۔ اس فتح میں نہ انتقام کی تیزی تھی اور نہ غرور کی تلخی، بلکہ عفو و درگزر، اخلاقی بلندی اور اصولی استقامت کی جھلک تھی۔ یوں رمضان نے امت کو یہ سکھایا کہ قوت کا حقیقی اظہار تلوار کی دھار میں نہیں بلکہ کردار کی رفعت میں ہوتا ہے۔ یہ تاریخی واقعات اس تصور کی نفی کرتے ہیں کہ روحانیت انسان کو دنیا سے کاٹ دیتی ہے یا عمل کی راہ میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔ حقیقت اس کے برعکس ہے: رمضان کی روحانیت انسان کو اندر سے مضبوط کرتی ہے، اس کی نیت کو صاف اور اس کے مقصد کو واضح بناتی ہے۔ روزہ انسان کو سست اور مضمحل نہیں کرتا بلکہ اسے بیدار، ہوشیار اور ذمّہ دار بناتا ہے۔ جب خواہشات قابو میں آ جائیں تو ارادے مضبوط ہوجاتے ہیں، اور جب دل خدا سے جڑ جائے تو قدم تاریخ میں نقش چھوڑنے لگتے ہیں۔

اسلامی تاریخ ہمیں یہی یاد دلاتی ہے کہ عبادت اور اقدام ایک ہی حقیقت کے دو رخ ہیں۔ ذکر و اذکار اگر دل کو زندہ کرتے ہیں تو عمل اس زندگی کا اظہار بنتا ہے۔ نماز انسان کو وقت کی پابندی سکھاتی ہے، روزہ اسے ضبطِ نفس عطاء کرتا ہے، اور یہی اوصاف اجتماعی میدان میں عدل، استقامت اور جرات کی صورت اختیار کرلیتے ہیں۔ رمضان میں تیار ہونے والا انسان نہ صرف اپنی ذات کا محافظ ہوتا ہے بلکہ معاشرے کی اصلاح اور حق کے قیام کا داعی بھی بن جاتا ہے۔ پس رمضان تاریخ میں کمزوری کا نہیں، قوت کے ارتقاء کا مہینہ رہا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں امّت نے یہ سیکھا کہ اللہ سے تعلق جتنا گہرا ہوگا، زمین پر حق کا قیام اتنا ہی مضبوط ہوگا۔ اگر آج بھی ہم اس تاریخی شعور کو زندہ کرلیں تو رمضان ہمارے لیے محض یادگار واقعات کا حوالہ نہیں رہے گا بلکہ حال اور مستقبل کی تعمیر کا محرک بن جائے گا؛ عبادت سے اقدام تک کا ایک زندہ اور متحرک سفر۔

موجودہ چیلنجز: رسم، بازار اور بے روحیت

عصرِ حاضر میں رمضان ایک ایسے منظرنامے میں وارد ہوتا ہے جہاں زندگی کی رفتار تیز، توجہ منتشر اور ترجیحات مسلسل بدلتی رہتی ہیں۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں اسکرینیں منبر سے زیادہ طاقت ور، اور منڈی اخلاق سے زیادہ منظم دکھائی دیتی ہے۔ ایسے ماحول میں رمضان اپنی تمام تر تقدیس کے باوجود نئے اور پیچیدہ چیلنجز سے دوچار ہے۔ چیلنجز جو اس کی روح سے زیادہ اس کے ظاہر کو نشانہ بناتے ہیں۔ ایک نمایاں صورت یہ ہے کہ عبادت کی ظاہری سرگرمیوں میں غیر معمولی اضافہ ہوگیا ہے۔ مساجد آباد ہیں، تراویح کے اجتماعات وسیع ہیں، دینی پروگراموں کی بھرمار ہے، مگر اس کے ساتھ یہ سوال بھی ابھرتا ہے کہ کیا دل بھی اسی نسبت سے آباد ہورہے ہیں؟ کیا قرآن محض آواز بن کر فضاء میں گونج رہا ہے یا ضمیر میں اتر کر کردار تراش رہا ہے؟ خطرہ یہ نہیں کہ عبادت کم ہوگئی ہے، خطرہ یہ ہے کہ عبادت کی معنویت کمزور پڑتی جارہی ہے۔

میڈیا نے رمضان کو ایک "ایونٹ" میں بدلنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ سحر و افطار کے پروگرام، ریٹنگز کی دوڑ، اور مذہبی گفتگو کا تفریحی انداز! یہ سب ایک ایسی فضاء پیدا کرتے ہیں جس میں پیغام سے زیادہ پیشکش اہم ہوجاتی ہے۔ عالم، داعی اور واعظ کبھی کبھی شعور کے معمار کے بجائے اسکرین کی ضرورتوں کے تابع کردار بن جاتے ہیں۔ یوں دین تدبر سے نکل کر تماشا، اور عبادت خشوع سے نکل کر منظر کشی کا حصّہ بنتی محسوس ہوتی ہے۔ منڈی کا کردار اس سے بھی زیادہ گہرا اور خطرناک ہے۔ اسراف، افطار کی نمائش، مہنگی تقریبات اور ضرورت سے زیادہ خریداری رمضان کے سادہ اور تزکیہ پر مبنی مزاج سے براہِ راست متصادم ہیں۔ جس مہینے کا پیغام قناعت، احساسِ غربت اور ضبطِ نفس تھا، وہی مہینہ بعض اوقات صارفیت اور فضول خرچی کی علامت بن جاتا ہے۔ عبادت کے ساتھ ساتھ مقابلہ بھی شروع ہوجاتا ہے؛ کون سا افطار بہتر ہے، کون سی تراویح زیادہ طویل اور کون سا لباس زیادہ نمایاں۔

یہ تمام صورتِ حال اس اندیشے کو جنم دیتی ہے کہ کہیں رمضان بھی محض ایک تہذیبی رسم نہ بن جائے؛ ایک ایسا اجتماعی معمول جس میں شرکت تو ہو مگر تبدیلی نہ ہو، عمل تو ہو مگر اثر نہ ہو۔ جب روزہ زبان پر تو ہو مگر معاملات میں جھلک نہ دکھائے، جب نماز مسجد تک محدود رہے اور اخلاق بازار میں گم ہوجائے، تو یہ بے روحیت رمضان کی تقدیس پر خاموش سوال بن کر کھڑی ہوجاتی ہے۔ اس چیلنج کا جواب محض تنقید نہیں بلکہ شعوری مراجعت ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم رمضان کو رسم سے نکال کر مقصد کی طرف لوٹائیں، بازار کے شور سے بچا کر دل کی خاموشی میں جگہ دیں، اور اسکرین کی چمک کے بجائے قرآن کے نور سے وابستہ کریں۔ اگر ہم نے اس مہینے کو محض دکھاوے سے بچالیا اور اس کی روح کو پھر سے زندہ کرلیا، تو رمضان صرف عبادات کا موسم نہیں رہے گا بلکہ کردار سازی کا ایک بامعنی مرحلہ بن جائے گا۔ ایسا مرحلہ جس میں تقدیس نظر بھی آئے اور محسوس بھی ہو۔

اخلاقی بحران اور اجتماعی ذمہ داری

عصرِ حاضر کا سب سے گہرا اور تکلیف دہ مسئلہ اخلاقی انتشار ہے؛ ایسا انتشار جو نعروں سے نہیں، رویّوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر رمضان کی ساعتیں گزر جائیں، روزے رکھے جائیں، قیام و تلاوت کی محفلیں سجی رہیں، مگر اس کے باوجود جھوٹ پھر غالب رہے، ناانصافی معمول بن جائے، استحصال نظام کا حصّہ رہے اور نفرت انسانی رشتوں کو کھوکھلا کرتی رہے، تو یہ صورتِ حال محض معاشرتی بحران نہیں بلکہ ہماری عبادات کے مفہوم پر ایک سنجیدہ سوال بن جاتی ہے۔ یہ سوال کسی فرد سے نہیں، پوری امّت کے اجتماعی شعور سے مخاطب ہے۔ رمضان عبادت کو اخلاق سے جدا نہیں کرتا، بلکہ دونوں کو ایک ہی حقیقت کے دو پہلو بنا دیتا ہے۔ روزہ صرف معدے کا نہیں، زبان، آنکھ، ہاتھ اور دل کا بھی ہوتا ہے۔ اگر زبان جھوٹ سے آلودہ رہے، ہاتھ ناانصافی میں مصروف ہوں اور دل نفرت کی گرہ باندھے رکھے، تو بھوک اور پیاس محض جسمانی مشق بن کر رہ جاتی ہے۔

09422724040

یو اے ای کی مسیحائی غزہ کے لئے یا.......اسرائیل کی حمایت میں؟

خورشید فرازی

ابھی حال میں ایسے دستاویزات خفیہ ذرائع سے منکشف ہوئے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کی یہ دلی خواہش تھی کہ اسرائیل کی غزہ میں جنگ کے دوران ہو ہر طرح سے اسرائیل کو تعاون دے خاص طور پر جنگی ضروریات میں اور خفیہ ملٹری تجاوز سامنے آئی تھی کہ اس جنگ میں یو اے ای ہر طرح سے اسرائیل کو مدد پہنچائے۔ اور اس خفیہ رپورٹ کے منکشف ہوتے ہی یو اے ای کے چہرے پر چڑھا ہوا ماسک اتر گیا یا ان کے سر پر جو وگ چڑھا ہوا تھا وہ سرک گیا اور اس کا ننگا سر صاف نظر آنے لگا۔ کیونکہ ایک طرف یو اے ای انسانیت کو دھوکہ دے رہا ہے اور وہ غزہ کے لئے امداد بھیج کر چاروں طرف سے واہ واہی حاصل کر رہا تھا جبکہ دوسری طرف وہ اسرائیل کو جنگ میں مدد دینے کی کوشش کر رہا تھا بلکہ پہل بھی کی تھی۔ اگر یہ دستاویزات مستند ہیں اور اس کی تفصیلات میں بھی کوئی جھول نہیں ہے تو ایسے میں یہ حقیقت اپنی جگہ پر بہت ہی خطرناک ہے اور اس سے یو اے ای کی اصلیت پر ایک سوال اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ اور ذہن کو پراگندہ کر رہا ہے کہ بیک وقت دو تصویریں کس طرح سے سامنے آرہی ہیں جس میں ایک طرف تو اس کی مسیحائی کی تعریف ہورہی ہے اور دوسری طرف اس کے مختلف کوائف کھل کر سامنے آرہے ہیں۔ اس وقت جو دستاویزات منکشف ہوئے ہیں اس کی وجہ سے غزہ کی بھیانک تباہی میں عرب ملک کی خاموشی کا اندازہ ہورہا ہے اگرچہ بیشتر مرتبہ یہ لکھا جاچکا ہے کہ اسرائیل ایک چھوٹا سا ملک ہے اور اس کے چاروں طرف عرب ممالک ہیں، اس کے باوجود وہ کس طرح سے بیک وقت غزہ، یمن، ایران وغیرہ میں حملہ آور ہوتا رہا ہے اور اس سلسلے میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ ممکن ہے عرب ممالک اس وجہ سے ڈر کر خاموش ہیں کہ انہیں امریکہ کی طرف سے سخت کارروائی کا سخت خطرہ لاحق تھا جس کی بناء پر عرب ممالک نے خاموشی اختیار کر رکھی تھی، لیکن اس وقت متحدہ عرب امارات کے جو کوائف کھل کر سامنے آرہے ہیں اور وہ سائین بورڈ لیکر کھڑے نظر آرہے ہیں کہ We Stand with Israel تو اسے دیکھ کر یقیناً سر شرم سے جھک جانا چاہئے اور صحیح معنوں میں یہ انکشاف دل توڑنے والا ہے کہ عرب ملک اسرائیل کی حمایت کرے، کیا یہ ممکن ہے۔ اسرائیل نے ڈھائی سالہ جنگ کے دوران 74000 سے زائد فلسطینیوں کی نسل کشی کی 10 لاکھ سے زیادہ لوگوں کو اپاہج بنا دیا اور مرنے والوں میں 54000 کمسن بچے تھے اور برطانیہ کے عوام اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اسرائیل کی سخت مذمت کی اور ہزاروں کی تعداد میں انہوں نے احتجاجی جلوس بھی نکالے۔ جس سے یقین کرنا پڑا کہ صرف ڈونالڈ ٹرمپ اور بنجامن نیتن یاہو، انسانیت کے دشمن ہیں، لیکن اس وقت "مسلم میرر" (Muslim Mirror) نے جو خبر دی ہے اور بہت حد تک سچائی سامنے لائی ہے اسے دیکھنے کے بعد سنجیدگی سے سوچنا پڑ رہا ہے کہ یہ کیسی سیاست ہے اور ایسے وقت میں جبکہ غزہ کی پوری آبادی کو قبرستان بنادیا گیا ایسے میں سنئیر امارت ملک اس پر غور کر رہا تھا کہ کیسے اور کس طرح سے اسرائیل کی مدد کی جائے کہ وہ مکمل طور پر فلسطینیوں کا نام و نشان مٹا دے۔

گزشتہ ایک سال سے ابوظہبی اپنے آپ کو ایک سنئیر ایکٹر (اداکار) کے طور پر پیش کر رہا تھا اور وہ عرب چوٹی کانفرنس میں شرکت کر کے اسرائیل کی مذمت کر رہا تھا اور دوسری طرف وہ ہر طرح سے اسرائیل کو مدد پہنچانے کی سازش میں مصروف تھا۔ اور ابھی تو صرف یو اے ای کا نام سامنے آیا ہے اور دیکھنا ہے کہ اور کتنے نام اس میں شامل ہیں۔ جس وقت ابوظہبی اسرائیل کی مذمت اور غزہ کے لئے درجنوں ٹرک بھر کر امداد بھیج رہا تھا اس وقت اس کے جذبے کی ستائش کی گئی تھی لیکن اس طرح سے انسانیت کی دھجیاں اڑائی جائینگی اس کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔ خفیہ انکشافات میں بتایا گیا کہ یو اے ای جب امدادی سامان ٹرکوں میں بھر کر غزہ بھجوا رہا تھا اس وقت بحر احمر خطہ میں ان کے فوجی ایسی سازش رچتے رہے کہ کس طرح سے اسرائیل کو بھرپور فوجی امداد دی جائے تاکہ اسرائیل پورے غزہ میں فلسطینیوں کا نام و نشان مٹادے۔

☆

ہزاروں فارم نمبر 7 گاڑی میں پکڑنے پر ہنگامہ، ترنمول کا الیکشن کمیشن اور بھاجپا کی ملی بھگت سے ووٹر کے نام ڈیلیٹ کرنے کا الزام

آسنسول: 19 رجنوری، (عوامی نیوز سروس): پوری ریاست میں خصوصی گہری نظر ثانی SIR معاملہ جب سے شروع ہوا ہے تب سے لیکر اج تک ووٹرس، سیاسی سماجی رہنماؤں میں تناو کا ماحول ہے۔ ہر کوئی پریشان حال ہے جسے دیکھو دستاویزات کے انتظامات میں مصروف ہے سارے کام کاج چھوڑ کر لوگ کاغذات اکھٹا کرنے میں جٹے ہوئے ہیں ڈر ہے خوف ستا رہی ہے کہ کہیں ووٹر لسٹ سے نام ڈیلیٹ نا ہو جائے بی ایل او بھی پریشان ووٹرس بھی پریشان نظر آرہے ہیں سیاست داں بھی فکر مند ہیں اسی تناو تنازع ماحول اور پریشان کن فضا میں اج آسنسول کورٹ ایس ڈی او افس کے قریب ایک بڑا ہنگامہ ہوگیا جب ایک گاڑی میں ایس ائی ار سے جٹے 7 نمبر فارم کا ذخیرہ کار میں لیجاتے ہوئے پکڑا گیا گاڑی کو روکی گئی ہزاروں کی تعداد میں سات نمبر فائل میں پیک کئے ہوئے گاڑی میں رکھے ہوئے تھے جسے ہجوم نے روکا اور کچھ فارم اور فائل کو لیکر اسی ہنگامی ماحول میں نذر آتش کر دیا۔ عینی شاہدین کے مطابق ایک پرائیوٹ کار میں ایس ائی ار سے تعلق رکھنے والے 7 نمبر فارم ہزاروں کی تعداد می فائل کی بنڈک پیکنگ کیا ہوا بھاجپا کے لوگ لیکر جا رہے تھے عوام کی ایک بھیڑ کی نظر اس مشکوک کار پر پڑی اور لوگوں کی بھیڑ نے کار کو روک کر باز پرس کیا اور جب گاڑی کے اندر فائل کاغذات کو دیکھا تو سب لوگ انگشت بد انداں رہ گئے کے اس فائل میں فارم نمبر 7 جو ووٹرس کے نام کو ڈیلیٹ کرنے کے لئے بھرا جاتا ہے وہ ذخیرے کی شکل میں گاڑی میں رکھی ہوئی ہے اس کی خبر پا کر سابق ترنمول ایم ایل اے سہراب علی، ڈپٹی میئر سید وسیم الحق، چیئر مین امر ناتھ چٹرجی ترنمول کاونسلر اشوک رودرا، ترنمول کاونسلر کہکشاں ریاض خوشی، ترنمول ضلع کمیٹی کے فعال رکن شاہد پرویز سمیت سینکڑوں کی تعداد میں ترنمول کارکنان بہی خواہان اس ہنگامے کی جگہ پر پہنچ گئے آسنسول ایس ڈی او افس کے پاس ایک بڑا ہنگامہ برپا ہوگیا ہجوم نے گاڑی سے بہت سارے فائل فارم نکال کر آگ کی نذر کر دی اور بہت سارے فارم کو چاک کر دیا اور برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک بہت بڑی سازش کے تحت اصلی ووٹرس کے نام خارج کرنے کے لئے سات نمبر فارم بھر کر فارم جمع کرنے بی جے پی کے کچھ لوگ گاڑی میں بیٹھ کر آئے تھے ہنگامہ اور بھیڑ دیکھکر گاڑی اسی جگہ پر چھوڑ کر فرار ہو گئے ایک بی جے پی کے فرد کو زدوکوب کیا گیا پولیس عین موقعے پر آگئی اور اس فرد کو لیکر چلی گئی مگر ہنگامہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا کاونسلر اشوک رودرا، کاونسلر کہکشاں ریاض خوشی، سہراب علی نے کہا کہ الیکشن کمیشن اور بی جے پی کی ملی بھگت سے اتنی بڑی سازش کی جا رہی ہے الیکشن کمیشن گنیش کمار کو اپنی کرسی چھوڑ کر بی جے پی میں شمولیت اختیار کر لینی چاہیئے بھاجپا کی جانب سے ایک سازشی لسٹ تیار کی گئی ہے جسمیں ہزاروں ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ سے خارج کرنے کا پلان ہے کچھ لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے منسوخ کرنے کی سازش بنی ہے کہا جا رہا ہے کہ جو فارم ضبط کئے گئے ان میں کئی فارموں میں فرضی دستخط اور ناٹ انڈین سٹیزن لکھا ہوا ہے جسے بی جے پی کے لوگوں نے تیار کیا ہے اور یہاں لا کر جمع کرنے کی کوشش کی گئی جسکا راز فاش ہوگیا بہار کی طرح یہاں بھی سازش کر کے ووٹرس کی تعداد کم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے مگر یہ بنگال ہے کسی کی سازشی نہیں چلنے والی ہے کہا جا رہا ہے اسنسول ساوتھ اسمبلی 280 کے وارڈوں کے یہ سب سات نمبر فارم والے کاغذات تھے بتایا گیا کہ بھاجپا کا بی ایل اے اشوک کچھ بی جے پی کے لوگوں کے ساتھ یہاں پر موجود تھا ترنمول لیڈران نے مذمت کرتے ہوئے کہا کہ بھاجپا والے کون ہوتے ہیں فارم جمع کرنے والے سہراب علی نے کہا کہ 281 اسنسول جنوب اسمبلی کے وارڈ 82 پارٹ نمبر 140,141139 کو ٹارگیٹ کیا جا رہا جہاں اقلیتی ووٹرس ہیں اور ہر الیکشن میں ریکارڈ ووٹ کاسٹ کراتے ہیں مگر بی جے پی کے اس گھناونی سازش کو عوام نے ناکام بنا دیا اور گندی سیاست کا راز فاش کر دیا کہا گیا کہ ترنمول کو سیاست سے یا صاف ستھرے الیکشن سے بھاجپا کبھی نہی ہرا سکتی ہے تو اسطرح کی گندی سیاست رچانے کی کوشش کر رہی ہے ترنمول رہنماو نے کہا کہ پولیس گاڑی کو ضبط کرے اور اسکی جانچ کرے کے اس سازشی چال میں کون کون لوگ شامل ہیں یہ گروہ کہاں کہاں کام کر رہا ہے کوشک کنڈو اسنسول ساوتھ کے پولیس افسر کی قیادت میں پولیس کی بڑی نفری ان پہنچی اور حالات کو قابو میں کیا اور کرین منگوا کر جو گاڑی پکڑی گئی تھی اسے اپنی تحویل میں لیکر گئی۔ اس موقعے پر ترنمول اور بھاجپا کے لوگ آمنے سامنے ہوگئے نعرے بازی جم کر ہوئی اور جھڑپیں بھی ہوئیں جسے بڑی مشکل سے قابو میں کیا گیا پورے علاقے میں کشیدگی پھیل گئی اور سیاسی محاذ آرائی شروع ہوگئی تھی افراتفری پھیل گئی پولیس کی بروقت کاروائی اور سیاسی رہنماوں کی مداخلت سے معاملہ کسی طرح کنٹرول ہوا مگر سیاسی گرما گرمی کی فضا چھائی ہوئی ہے جبکہ سب کچھ اب معمول پر ہے۔

رانی گنج وارڈ 88 پارٹ نمبر 87 کے بی ایل او جاوید علی احمد کو ملا SIR ہیئرنگ نوٹس

آسنسول: 19 رجنوری، (عوامی نیوز سروس): الیکشن کمیشن اف انڈیا کی SIR کی سماعت کا معاملہ دن بدن گھمبیر ہوتا جا رہا ہے جو بیحد تشویشناک ہے ووٹروں کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے یہی وجہ ہے کہ ایس ائی ار سماعت کو لیکر کئی جگہوں ہر توڑ پھوڑ ہنگامہ ہوئے ووٹرس اور بی ایل او سب پریشانی کے عالم میں ہیں کشیدگی پھیل رہی ہے ووٹرس ہراساں ہو رہے ہیں پریشانیوں کا حال یہ ہے کہ لوگ ضروری کام کاج کو چھوڑ کر دستاویزات مہیاں کرنے کی فکر میں سرگرداں ہیں دن رات محنت کرنے والے بی ایل او کو پریشانیوں کے کام میں گھیرا گیا جس سے بی ایل او بیحد دقتوں میں مبتلا ہو رہے ہیں اس پر طرہ یہ کہ محنت و مشقت کرنے والے اور الیکشن کمیشن کی ہدایت پر ہمہ وقت عمل پیرا رہنے والے مستند سرکاری ملازم کی حیثیت رکھنے والے بی ایل او کو بھی اب ہیئرنگ کا شکار بنایا جا رہا ہے جو ایک عجیب وغریب معاملہ درپیش ہو رہا ہے جبکہ بی ایل او سرکاری فرد شمار ہوتے ہیں سرکار کے پاس انکی مستند دستاویزات جمع ہیں اسکے باوجود بی ایل او کو ایس آئی آر کی سماعت ہیئرنگ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ایسے معاملے سے سینئرس ووٹرس اور نوجوانوں کے ساتھ ساتھ بی ایل او بھی متاثر ہو رہے ہیں خصوصی گہری نظر ثانی (SIR) پر انتخابی ہراسانی اور بھید بھاو کے الزامات عائد ہو رہے ہیں۔ پچھم بردوان ضلع کے معروف قدیم شہر رانی گنج کے ایک بی ایل او جاوید علی احمد جو رانیگنج مزار کے سامنے واقع رقیہ بیگم اردو فری پرائمری اسکول کے مستند نوجوان ٹیچر ہیں انہوں نے ایس ائی ار اور اس سلسلے سے ہونے والی ہیئرنگ کے بارے میں بتایا کہ میں اپنے بوتھ کے ووٹروں کی ایس ائی ار فارم جمع کیا سب کچھ ٹھیک تھا اسکے باوجود ہیئرنگ نوٹس بھیجا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ میں خود ہیئرنگ کا شکار ہوا ہوں جو میرے سمجھ سے باہر ہے انہوں نے کہا کہ رانی گنج گرلس کالج میں 24 جنوری اور 27 جنوری کو ہیئرنگ کی تاریخ ہے جاوید علی احمد نے کہا کہ میرے پارٹ نمبر 87 میں ووٹروں کی تعداد 1013 ہیں اس پارٹ میں 383 ووٹرس کو ہیئرنگ نوٹس بھیجا گیا ہے انہوں نے کہا کہ بنگلہ سے انگریزی میں ترجمہ کیا گیا اس میں نام کی غلطی بھی ہو رہی ہے انہوں نے کہا کہ ذاکر کو ذاکرہ کر دیا گیا نام کے فرق کی وجہ سے بھی ہیئرنگ کا معاملہ ہو رہا ہے انہوں نے کہا کہ نوٹس گھر گھر جا کر پہنچانا اور موبائل میں لوڈ کرنا انڈرٹیکنگ کرنا بہت مشکل تھا جسے کیا گیا کہا گیا تھا کہ جلد از جلد انڈرٹیکنگ کر کے جمع کرو ورنہ ہیئرنگ ہوگی دن رات محنت کر کیجلد کام کیا گیا مگر دیکھا گیا کہ جو جمع کیا گیا تھا ان سب کی ہیئرنگ ہو رہی ہے مجھے بھی ہیئرنگ نوٹس دیا گیا جبکہ میرے والدین اور بڑوں کا 2002 میں نام درج ہے پانچ بھائی بہن کو مجھیں تنگ دکھائے ہیں ایک ایک دن میں بہت سارے ووٹرس کی ہیئرنگ ہے اور وقت بھی بہت کم دیا جا رہا ہے انہوں نے الزام لگایا کہ خاص طبقے کو ہیئرنگ کے نام پر ٹارگیٹ کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا اپ خود بتائیں میں اپنے ہیئرنگ کا سامنا کروں یا ووٹرس کی ہیئرنگ نوٹس گھر گھر جا کر تقسیم کروں پروجیکنگ، ڈسپرزنسنگ، میچنگ اور نام کی اسپلنگ اگے پیچھے ہونے سے ایسے ایسے معاملے میں کچھ کچھ گڑ بڑی دیکھا کر ہیئرنگ نوٹس بھیجا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن کا رویہ بہت سخت اور غیر منصفانہ ہے اصل ووٹروں کے نام کاٹنا اور ہراساں کرنا ہے جو دستور ہند اور جمہوریہ اصول کی خلاف ورزی بتائی جاتی ہے رانی گنج کے بی ایل اور جاوید علی احمد بی ایل او کام سے بیحد پریشان دیکھے جا رہے ہیں اور مایوس ہیں۔

☆

بدھان اپادھیائے نے عوامی رابطہ مہم کے تحت باسودیب پور جیماہری پنچایت میں دیہاتیوں کے مسائل سنے

آسنسول: 19 رجنوری، (عوامی نیوز سروس): بارہ بونی کے ایم ایل اے اور آسنسول میونسپل کارپوریشن کے میئر بدھان اپادھیائے نے سلان پور بلاک کے تحت باسودیب پور جیماہری گرام پنچایت کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا علاقے میں ترقیاتی کاموں کو تیز کرنے کے لیے، انھوں نے آتنین پنچالی پروگرام کے زیرِ اہتمام 'پدائے کاریاکرم' (مکالمہ پروگرام) میں حصہ لیا اس دوران میئر نے گاؤں گاؤں جا کر عام لوگوں سے براہ راست بات چیت کی اور ان کے مسائل سنے۔ بدھان اپادھیائے نے مقامی باشندوں کو یقین دلایا کہ ان کی شکایات کو جلد دور کیا جائے گا اور ترقیاتی کاموں میں تیزی لائی جائے گی کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونے دی جائے گی پروگرام میں بنیادی طور پر سلان پور بلاک ترنمول کانگریس کے نائب صدر بھولا سنگھ اور ضلع کونسل کے ایگزیکٹو افسر محمد ارمان سمیت پارٹی کے کئی دیگر مقامی رہنما اور کارکنان موجود تھے۔

پانا گڑھ قومی شاہراہ 19 پر گیس ٹینکر لیک ہونے سے خوف و ہراس

آسنسول: 19 رجنوری، (عوامی نیوز سروس): درگاپور گوپال پور تا پانا گڑھ صنعتی علاقے کی طرف جا رہے ایک گیس ٹینکر (ٹریلر) سے اچانک کیپسول سلنڈر سے گیس لیک ہونے لگی جس سے قومی شاہراہ 19 پر خوف و ہراس پھیل گیا یہ واقعہ کولکاتہ جانے والی سڑک پر کنکسا میں بیروڈیہا میں ایئر فورس کیمپ کے گیٹ کے قریب پیش آیا حادثے کے خدشے کے پیش نظر سڑک پر گاڑیوں کی آمدورفت مکمل طور پر روک دی گئی جس سے طویل ٹریفک جام ہوگیا عینی شاہدین کے مطابق ٹینکر سے گیس نکلتی دیکھ کر ڈرائیور اور ہیلپر نے ہوشیاری کا مظاہرہ کیا اور فوری طور پر گاڑی سڑک کے کنارے کھڑی کر کے محفوظ مقام پر چلے گئے واقعہ کی اطلاع ملتے ہی کنکسا پولیس اسٹیشن، کنکسا ٹریفک گارڈز اور فائر انجن موقع پر پہنچ گئے۔ فائر فائٹرز نے ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کیں پورے علاقے کو گھیرے میں لے لیا اور لوگوں کو وہاں سے نکال کر محفوظ مقام پر بھیج دیا گیا گیس لیکیج کے حوالے سے متعلقہ کمپنی کے حکام کو آگاہ کر دیا گیا تقریباً ایک گھنٹے کے بعد کمپنی کے ماہرین اور انجینئرز موقع پر پہنچ گئے اور مرمت کا کام شروع کیا۔ فائر ڈپارٹمنٹ کے حکام نے بتایا کہ بروقت اطلاع اور بروقت کارروائی کے باعث کوئی بڑا حادثہ پیش نہیں آیا۔

سابق ایم ایل اے کی آواز نکال کر سرکاری رہائش کا غیر قانونی سودا، آڈیو وائرل ہونے سے ہلچل

آسنسول: 19 رجنوری، (عوامی نیوز سروس): درگاپور میں سوشل میڈیا پر ایک آڈیو کلپ تیزی سے وائرل ہو رہا ہے جس سے سیاسی حلقوں میں ہلچل مچ گئی ہے ذرائع سے موصولہ اطلاع کے مطابق اس مبینہ آڈیو کلپ میں درگاپور ویسٹ کے سابق ترنمول ایم ایل اے وشوناتھ پڑیال ہونے کا دعویٰ کرنے والا شخص ریاستی حکومت کے تحت آنے والی ڈی پی ایل ٹاؤن شپ میں سرکاری مکانات کے غیر قانونی لین دین کی بات کر رہا ہے معاملہ سامنے آنے کے بعد سابق ایم ایل اے نے اسے اپنی شبیہ خراب کرنے کی سازش قرار دیا ہے واقعہ دو روز قبل شروع ہوا جب یہ آڈیو کلپ انٹرنیٹ پر وائرل ہوا۔ کلپ میں، سرکاری رہائش سے متعلق مالیاتی لین دین کے بارے میں گفتگو سنی جا سکتی ہے جیسے ہی معاملہ گرم ہوا، وشوناتھ پڑیال نے اپنے فیس بک پروفائل کے ذریعے واضح کیا کہ آڈیو میں آواز ان کی نہیں ہے اس نے الزام لگایا کہ کسی نے اس کی نقالی کی ہے۔ اس کی آواز کی نقل کر کے اسے بدنام کرنے کا گھناؤنا کھیل کھیلا گیا ہے سابق ایم ایل اے نے اس سلسلے میں کوکوان پولیس اسٹیشن میں تحریری شکایت درج کرائی ہے اور پولیس سے کہا گیا ہے کہ وہ ملزمان کو تلاش کرے۔ اس تنازعہ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ضلع ترنمول کے نائب صدر اتم مکھرجی نے سختی سے کہا کہ پارٹی کے اندر کوئی بھی ایسا خفیہ کھیل نہیں کھیل سکتا۔

پنڈیشور: ڈمپر کی زد میں آکر نوجوان کی موت

آسنسول: 19 رجنوری، (عوامی نیوز سروس): صبح اوکھڑا - مدھی گنج روڈ پر سرپی موڑ پر ایک خوفناک سڑک حادثے میں ایک 22 سالہ شخص کی موت کے بعد پورے علاقے میں کشیدگی پھیل گئی متوفی کی شناخت سرپی گاؤں کے رہنے والے پریتوش روئیدا س کے طور پر ہوئی ہے اس واقعہ سے مشتعل مقامی دیہاتیوں نے معاوضہ اور ٹریفک کنٹرول کا مطالبہ کرتے ہوئے سڑک بلاک کر کے احتجاج کیا جس سے گھنٹوں ٹریفک میں خلل پڑا۔ عینی شاہدین کے مطابق حادثہ صبح ساڑھے 6 بجے کے قریب اس وقت پیش آیا جب پریتوش سڑک عبور کر رہا تھا۔ اوکھڑا سے آنے والے تیز رفتار 16 پہیوں والے ڈمپر نے اسے ٹکر ماردی ٹکر اتنی شدید تھی کہ نوجوان موقع پر ہی دم توڑ گیا حادثے کی خبر پھیلتے ہی سینکڑوں دیہاتیوں نے جمع ہو کر سڑک بلاک کر دی اور انتظامیہ کے خلاف نعرے بازی کی درگاپور فرید پور تھانے کی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی لیکن حکام نے لاش کو چھوڑنے سے انکار کر دیا گاڑی کو اٹھانا بند کر دیا صورتحال کو بگڑتے دیکھ کر سی آئی پنٹو مکھرجی، مقامی ایم ایل اے نریندر ناتھ چکرورتی اور ترنمول بلاک صدر شندیپ گھنگ بھی بھاری پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہنے والا احتجاج عوامی نمائندوں اور پولیس افسران کی جانب سے مناسب کارروائی اور ٹریفک کی بہتری کی یقین دہانی کے بعد ختم ہوا اس کے بعد پولیس نے لاش کو کنجے لے جا کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا متوفی کے اہل خانہ نے بتایا کہ پرتوش صبح گھر میں چائے پینے کے بعد موڑ کی طرف روانہ ہوا تھا جس کے کچھ ہی دیر بعد اس کی موت کی خبر ملی علاقہ مکینوں کا الزام ہے کہ اس سڑک سے مختلف فیکٹریوں کی بھاری گاڑیاں بے قابو رفتار سے گزرتی ہیں جس کی وجہ سے آئے روز حادثات ہوتے۔

صفحہ اول کا بقیہ

بقیہ: اسپین: ہائی اسپیڈ ٹرینوں

اطلاع کے مطابق ملاگا سے میڈرڈ جا رہی ایک ٹرین پٹری سے اتر گئی اور سامنے سے آ رہی دوسری ٹرین سے ٹکرا گئی۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا جا رہا ہے کہ دونوں ٹرینوں میں تقریباً 500 مسافر سوار تھے۔ اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ہلاکتوں کی تعداد مزید بڑھ سکتی ہے، کیونکہ زخمیوں میں سے کئی کی حالت سنگین بنی ہوئی ہے۔

اسپینش ریل آپریٹر اے ڈی آئی ایف نے بتایا کہ اتوار کو جنوبی اسپین میں ایک تیز رفتار ٹرین پٹری سے اتر گئی اور برعکس سمت سے آ رہی ٹرین سے ٹکرا گئی۔ ایمرجنسی سروسز نے ابتدائی جانکاری میں بتایا تھا کہ اس ٹکر میں 21 لوگوں کی موت ہوئی، جبکہ 70 دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ لیکن بعد میں ہلاکتوں کی تعداد 39 تک پہنچ گئی۔ سول گارڈ کا کہنا ہے کہ کئی لوگ گھنٹوں ڈبوں کے اندر پھنسے رہے اور ریسکیو مہم اب بھی جاری ہے۔ اس حادثہ کے بعد میڈرڈ کے اسپتالوں کو بھی الرٹ پر رکھا گیا ہے۔ زخمی مسافروں کو 6 مختلف اسپتالوں میں داخل کیے جانے کی خبریں بھی سامنے آ?ئی ہیں۔ حادثہ کے بعد میڈرڈ اور اندلس کے درمیان چلنے والی ہائی اسپیڈ ٹرینوں کو پوری طرح سے معطل کر دیا گیا ہے۔ افسران نے بتایا کہ سیکورٹی کا خیال کرتے ہوئے اس راستے میں چل رہی سبھی ٹرینوں کو ان کے ابتدائی اسٹیشنوں پر واپس بھیج دیا گیا ہے۔

بقیہ: سپریم کورٹ میں ترنمول

نظر ثانی کا کام مکمل کیا گیا تھا۔ 26 ویں انتخابات سے پہلے قومی الیکشن کمیشن بنگال سمیت 12 ریاستوں میں دوبارہ وہی کام کر رہا ہے۔ اگر آپ کا نام 2002 کی ووٹر لسٹ میں نہیں ہے، تو قواعد کے مطابق، ووٹرز SIR سماعت میں جا سکتے ہیں اور آپ کا نام اپنے مناسب دستاویزات کے ساتھ شامل کرنے کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی تضاد یا غلطی کی تصحیح کے لیے دستاویزات بھی الیکشن کمیشن میں جمع کرانا ہوں گی۔

کمیشن نے ووٹر لسٹ میں شامل کرنے کے لیے 13 مخصوص دستاویزات کا ذکر کیا تھا۔ معلوم ہوا کہ ثانوی امتحان کا ایڈمٹ کارڈ ان میں نہیں تھا۔ لیکن اس بنیاد پر کہ یہ دستاویز زیادہ تر معاملات میں قابل قبول ہے۔ ریاستی الیکشن کمیشن کی طرف سے اسے شہریت کے لیے بھی قبول کرنے کی درخواست دی گئی تھی۔ اس درخواست کو مختلف سطحوں پر اٹھایا گیا۔ خیال تھا کہ یہ دستاویز قابل قبول ہوگی۔ نتیجے کے طور پر BLO نے سماعت کے لیے بلائے گئے ووٹرز سے سیکنڈری یا 10 ویں کلاس کے فائنل امتحان کے ایڈمٹ کارڈ قبول کر لیے۔ لیکن گزشتہ جمعرات کو دہلی سے ریاستی الیکشن کمیشن کے دفتر کو ایک نوٹس بھیجا گیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ سیکنڈری کے ایڈمٹ کارڈ کو دستاویز نہیں سمجھا جائے گا۔ نتیجے کے طور پر، بہت سے لوگوں کو نئی ہراساں کرنے کا خدشہ ہے۔ یہ واقعہ سپریم کورٹ تک جا پہنچا ہے۔ آج سپریم کورٹ نے واضح کیا ہے کہ سیکنڈری کے ایڈمٹ کارڈ کو ایس آئی آر میں دستاویز کے طور پر قبول کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ سپریم کورٹ نے بی ایل اوز کو بھی سماعت میں پیش ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ ترنمول کی بڑی جیت ہے۔

بقیہ: اناؤ عصمت دری کیس

ہو گئی تھی۔ اس معاملے میں ٹرائل کورٹ نے 13 مارچ 2020 کو فیصلہ سناتے ہوئے کلدیپ سینگر کو 10 سال کی سخت قید اور 10 لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی تھی۔ عدالتِ زیریں نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ متاثرہ خاندان کے واحد کمانے والے فرد کی موت کے معاملے میں کسی بھی قسم کی نرمی برتنا انصاف کے منافی ہوگا۔ اسی فیصلے کے تحت سینگر کے بھائی اتل سنگھ سینگر سمیت 5 دیگر افراد کو بھی 10 سال قید کی سزا دی گئی تھی۔

یہ معاملہ اسی بدنام زمانہ اناؤ عصمت دری کیس سے جڑا ہے جس نے پورے ملک کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ 2017 میں نابالغ لڑکی کے اغوا اور عصمت دری کے معاملے میں بھی کلدیپ سنگھ سینگر کو قصوروار قرار دیا جا چکا ہے۔ تاہم حراست میں موت کے کیس میں عدالت نے یہ مانا کہ قتل کا براہِ راست ارادہ ثابت نہیں ہو سکا، اس لیے تعزیراتِ ہند کی دفعہ 304 کے تحت غیر ارادی قتل کی زیادہ سے زیادہ سزا سنائی گئی۔ دہلی ہائی کورٹ کے حالیہ فیصلے کو متاثرہ خاندان کے لیے ایک اہم قانونی پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ سنگین جرائم میں سزا یافتہ افراد کو محض اثر و رسوخ کی بنیاد پر راحت نہیں دی جا سکتی۔

بقیہ: بریلی میں دلت

حیوانیت کی انتہا کر دی جب اتنا سب کچھ کرنے کے بعد اس کے چہرے پر کیچڑ پوت دی گئی۔ اس دوران متاثرہ نیا الزام لگایا ہے کہ شرپسندوں نے اس کی پٹائی بھی کی اور اس کے ساتھ کی گئی ذلت آمیز حرکت کا ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کر دیا۔

اس سنسنی خیز معاملے میں متاثرہ کی تحریر کی بنیاد پر نواب گنج تھانہ پولیس نے 3 نامزد اور 4 سے 5 نامعلوم ملزمین کے خلاف رپورٹ درج کر لی ہے۔ جبکہ دو ملزمین کو حراست میں لیا گیا ہے اور ان سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ معلومات کے مطابق بہیڑی تحصیل علاقے کے گرسولی گاؤں کے رہنے والے پپو دیواکر نے نواب گنج تھانے میں شکایت درج کرائی ہے۔ رپورٹ میں اس نے بتایا کہ وہ گزشتہ 3 مہینوں سے نواب گنج تھانہ علاقے کے گیل ٹانڈہ گاؤں میں چندرسین کے یہاں رہ رہا تھا۔ پپو دیواکر نے درج کرائی گئی ایف آئی آر میں الزام لگایا ہے کہ چندرسین نے ٹریکٹر خریدنے کے لیے اس سے 4.5 لاکھ روپے بطور قرض لیے تھے۔ جب اس نے اپنی رقم واپس مانگی تو ایک ماہ قبل چندرسین، اس کے بیٹے پپو اور گودھن لال نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اس کے ساتھ مار پیٹ کی اور گالم گلوچ کرنے کے علاوہ قابل اعتراض الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے ذات سے متعلق طعنے دیئے۔ اس کے بعد انہوں نے نہ صرف اسے پورے گاؤں والوں کے سامنے بے عزت کیا بلکہ ملزمین نے زبردستی اس کا سر بھنویں اور مونچھیں بھی مونڈ دیں۔ اس سے بھی جب شہ زوروں کا دل نہیں بھرا تو اس کے چہرے پر کیچڑ پوت دی۔

واردات کے بعد متاثرہ نے ہفتہ کو نواب گنج پولیس اسٹیشن پہنچ کر پولیس کو تحریر دی جس کی بنیاد پر پولیس نے رپورٹ درج کر لی ہے۔ رپورٹ میں چندرسن، اس کے بیٹے پپو اور گودھن لال کو نامزد اور 4 یا 5 نامعلوم افراد ملزم بنائے گئے ہیں۔ شکایت پر کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے دو ملزمین کو حراست میں لے لیا ہے اور ان سے پورے معاملے میں پوچھ گچھ کر رہی ہے۔

وہیں گاؤں کے لوگوں میں یہ بھی بحث چل رہی ہے کہ پپو دیواکر کالا جادو ٹونا کرتا ہے۔ اس نے کچھ لوگوں کے گھر میں خزانہ دبا ہونے کا جھانسہ بھی دیا اور جب جادو ٹونے میں کافی خرچ ہونے کے بعد بھی کھدائی میں خزانہ نہیں نکلا تو اس کا یہ حال کر دیا گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ وجہ خواہ کوئی بھی ہو، کوئی بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا۔ اگر کوئی مسئلہ تھا تو تھانے سے رابطہ کیا جا سکتا تھا۔ فی الحال پولس پورے معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔ اس واقعہ کے بعد سے علاقے میں کشیدگی کا ماحول دیکھا جا رہا تھا۔

بقیہ: ہریانہ: انبالہ کے تقریباً

چل رہی ہے۔ اس واقعہ کی جانکاری جب پولیس کو ملی تو اس نے اسکولوں میں پہنچ کر سرچ آ?پریشن شروع کیا، لیکن فی الحال کچھ بھی مشتبہ چیز دیکھنے کو نہیں ملی ہے۔ ابتدا میں 3 اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی ملی تھی، لیکن کچھ منٹوں میں یہ تعداد بڑھتی گئی اور پولیس نے محاذ سنبھالتے ہوئے سبھی اسکولوں میں تلاشی شروع کر دی۔

موصولہ اطلاع کے مطابق بم اسکواڈ کی ٹیم کو کرنال سے بلایا گیا۔ اس ٹیم نے اسکولوں کے اندر تفتیش شروع کر دی۔ اس دوران اسکولوں نے بچوں کی چھٹیوں کا اعلان کر دیا۔ اس درمیان بچوں کے سرپرست بھی پریشان دکھائی دیے۔ دھمکی آ?میز ای میل میں اسکول کو بم سے اڑانے اور وزیر اعلیٰ کے یومِ جمہوریہ تقریب میں بچوں کو نہ بھیجنے کی تنبیہ کی گئی ہے۔ اس میں ایک جگہ لکھا گیا ہے 'اپنے بچوں کو بچالیا'۔ اس ای میل میں ٹرینوں کو بھی بم سے اڑانے کی دھمکی دی گئی ہے۔ اس معاملہ میں ڈی ایس پی ہیڈکوارٹر وجئے کمار نے جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ پورے معاملے کی تفتیش کی جا رہی ہے اور اسکولوں سے تال میل رکھتے ہوئے تلاشی مہم شروع کی گئی ہے۔ اسکولوں کو اتنی بڑی تعداد میں دھمکی ملنے کا یہ پہلا معاملہ ہے، جسے پولیس کے ساتھ ساتھ اسکول ایسوسی ایشن بھی سنجیدگی سے لے رہی ہے۔ انھوں نے ایک خط بھی پولیس کو سونپا ہے جس میں سیکورٹی یقینی بنانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اسکولوں نے صاف طور پر کہا ہے کہ جب تک پولیس ہری جھنڈی نہیں دے گی، تب تک وہ اسکول نہیں کھول سکتے۔

بقیہ: اسکارف پہنے طالبہ

جس کی وجہ سے وہ امتحان سے محروم رہ گئی۔

راجستھان میں جاری اساتذہ کی بھرتی کے امتحان کے دوسرے دن لیول 2 کا امتحان دو شفٹوں میں کرایا گیا۔ زیادہ تر سینٹروں پر امتحان پُرامن ماحول میں منعقد ہوا لیکن ریاست کے کوٹہ کے ایک سینٹر پر حجاب کو لے کر تنازع کھڑا ہو گیا۔ انتظامیہ کے رویئے سے مایوس طالبہ نے وزیر اعلیٰ سے مدد کی درخواست کی ہے۔

'اے بی پی' نیوز کے مطابق راجستھان کے بوندی ضلع کی رہنے والی طالبہ علیشا ہائر پرائمری اسکول ٹیچر ڈائریکٹ ریکروٹمنٹ امتحان لیول-2 میں شرکت کرنے کوٹہ پہنچی تھی۔ اس کا امتحانی سینٹر مہاویر نگر ایکسٹینشن یوجنا واقع تلک سینئر سیکنڈری اسکول تھا۔ طالبہ اور اس کے اہل خانہ کا الزام ہے کہ داخلے کا عمل مکمل کرنے کے باوجود اسے صرف حجاب پہننے کی وجہ سے امتحانی مرکز میں جانے سے روک دیا گیا۔

طالبہ کے والد برکت اللہ نے بتایا کہ وہ مقررہ وقت سے پہلے امتحانی سینٹر پہنچ گئے تھے۔ تمام ضروری کاغذات کی جانچ بھی ہو گئی تھی۔ جب علیشا سینٹر کے ہال میں جانے لگی تو سینٹر انتظامیہ نے ڈریس کوڈ کا حوالہ دے کر اسے گیٹ پر ہی روک دیا۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ علیشا نے شلوار قمیص پہن رکھی تھی اور اس کا سر اسکارف سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس نے نہ تو برقع پہنا تھا اور نہ ہی کوئی اصول توڑا تھا۔ اس کے ایڈمٹ کارڈ پر بھی اسکارف پہنے ہوئے فوٹو لگا ہے۔ کافی دیر تک گزارش کرنے کے باوجود علیشا کو امتحان میں شرکت کی اجازت نہیں دی گئی جب کہ وہ ایک سال سے اس کی تیاری کر رہی تھی۔

وہیں دوسری طرف انتظامیہ نے طالبہ کے الزامات کو مسترد کر دیا۔ اے ڈی ایم ایڈمنسٹریشن وریندر سنگھ یادو کے مطابق طالبہ چہرہ ڈھانپ کر امتحان میں شرکت کرنا چاہتی تھی۔ سینٹر پر موجود عملے نے اسے ڈریس کوڈ کے مطابق چہرہ ڈھکنے والا اسکارف اتارنے کو کہا لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس دوران کچھ دیگر امیدواروں نے بھی مخالفت شروع کر دی۔ قواعد کے مطابق امتحانی ہال میں اسکارف پہننے یا چہرہ ڈھکنے کی اجازت نہیں ہے، اس لیے طالبہ کو اجازت نہیں دی گئی۔

اس واقعے کے بعد طالبہ کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی ہے۔ کچھ لوگ اسے امتیازی سلوک کا معاملہ قرار دے رہے ہیں جب کہ کچھ لوگ قواعد پر عمل کرنے کی بات کہہ رہے ہیں۔ فی الحال معاملہ سرخیوں میں ہے اور ہر طرف اس پر بحث کی جا رہی ہے وہیں دوسری طرف متاثرہ طالبہ نے وزیر اعلیٰ سے انصاف کرنے کی درخواست کی ہے۔

اپنی نسلوں میں اجتماعی، دینی اور تخلیقی سوچ پیدا کرنے کے 11 طریقے

نوجوانوں کو موبائل کے غلط استعمال سے کیسے بچائیں؟

مفتی قیام الدین قاسمی سیتامڑھی

انسان ہر چیز جسے وہ دیکھتا یا سنتا ہے اس سے متاثر ہوتا ہے، خصوصاً خالی دماغ زیادہ متاثر ہوتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ہر مظہر کے اثر کا بغور مطالعہ کیا جائے اور اسلامی وغیر اسلامی ذہنیت پیدا کرنے والے مظاہر کے درمیان تمیز پیدا کر کے اسلامی ذہنیت پیدا کرنے والے مظاہر کی بقاوترقی کا اہتمام کیا جائے

جس کے لیے گزشتہ آٹھویں قسط میں مال کے تعلق سے اسلامی ذہنیت اور اجتماعیت پیدا کرنے کے 7 طریقوں پر بحث کی گئی تھی اس مضمون میں ہم اجتماعی اور دینی و تخلیقی ذہنیت پیدا کرنے کے طریقوں پر غور کریں گے

1 ہر اسکول، مدرسے اور کالج میں صبح صبح دعا کے وقت یہ عہد دہرایا جائے

میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتا/تی ہوں کہ اپنی پوری زندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا آئیڈیل اور نمونہ مانتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کا خادم بن کر گزاروں گا/گی اور اس علم کے ورثے کی پوری پوری حفاظت کروں گا/گی

کیوں کہ اذا تکرر الکلام تقرر فی القلب زبان پہ بار بار دہرائے جانے والی چیز دل و دماغ میں اچھی طرح بیٹھ جاتی ہے نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجدیدِ ایمان کا حکم دیتے ہوئے اس کا طریقۂ کار اکثروا من قول لا الہ الا اللہ کے ذریعے بتلایا لہٰذا یہی طریقہ ہم بھی اپنی نسلوں میں اجتماعیت اور اسلامی اخوت پیدا کرنے کے لیے اپنائیں گے، آپ اپنی صوابدید پر اس میں ردوبدل بھی کر سکتے ہیں

2 ساری دکانوں وغیرہ کے نام اسلامی رکھے جائیں اور ہر قسم کے پوسٹرز بینرز پہلے اردو میں لکھے جائیں پھر اس کے نیچے مقامی زبان اور انگریزی میں لکھے جائیں

چوں کہ ہندوستان میں اسلامی علوم کا وافر حصہ اردو میں ہی ہے نیز اردو اب مسلمانوں کی زبان سمجھی جانے لگی ہے اور ہماری تہذیب و تمدن سے اردو کا بہت گہرا ربط ہے، جب ہمارا بچہ بینروں، پوسٹروں اور ہورڈنگز اردو میں لکھا دیکھے گا تو خود بخود اس کے اندر اردو کے تئیں محبت پیدا ہوگی اور وہ انہیں سیکھنے اور استعمال کرنے میں فخر محسوس کرے گا، مجھے پتہ ہے سارے پوسٹروں کو بدلنا ہمارے اختیار میں نہیں لیکن جتنا اختیار میں ہے اتنا تو بدل لیں

3 اجتماعی مطالعہ: ایک وقت ایسا ہو جب گھر کے سبھی افراد بوڑھے، جوان، بچے اور عورتیں موجود ہوں، انہیں ان کی عمر اور ذوق کے حساب سے کتابیں لا کر دیں اور صرف اس پر اکتفا نہ کریں بلکہ کم از کم ایک گھنٹہ سب کو ساتھ میں لے کر بیٹھیں اور مطالعہ کریں، اس سے ایک تو ہمیں ساتھ میں وقت بتانے کا موقع مل جائے گا دوسرا مطالعے کی عادت پیدا ہو جائے گی اور ایک ریڈر ہی ہمیشہ لیڈر ہوا کرتا ہے

4 نوجوانوں کو ٹور پر لے جایا جائے: دیکھئے نوجوانوں کی نفسیات، ان کے شوق اور خواہشات کو مدنظر رکھ کر اسی حساب سے دینی جذبہ پیدا کرنا ضروری ہے تاکہ نوجوانوں میں بوریت اور بیزاری بھی نہ ہو اور وہ دین کے راستے پر بھی آ جائیں، اور نوعمری میں ہر شخص کو گھومنے کا شوق ہوتا ہے تو کیوں نہ اس شوق کو علماء اسلامی اقدار پیدا کرنے کے لیے استعمال کریں، اور ان کو دین کی بنیادی تعلیمات اور اسکولوں کالجوں میں اپنی بہنوں کی حفاظت کے طریقے سکھائیں

:5 کام خود کریں اور نام گاؤں کا ہو: مثلاً خدمتِ خلق کا جو بھی کام کریں تو ظاہر سی بات ہے فنڈنگ تو چند ہی لوگ کریں گے مگر نام گاؤں کا دیا جائے لہٰذا اس مشن کے تحت جتنے بھی کام ہوں گے ان پر کسی کا نام نہیں ہوگا بلکہ صرف مشن تقویتِ امت اور گاؤں کا نام لکھا ہوگا اس سے گاؤں والوں کے ایک دوسرے پر اعتماد میں مزید اضافہ ہوگا، اور اجتماعیت کو تقویت ملے گی اور اس خدمتِ خلق کے ذریعے نوجوانوں کو ایک ایکسائٹمنٹ والی مشغولیت بھی مل جائے گی۔

6 اسکول و کالج و یونیورسٹیز کی چھٹی کے موقعوں پر ان کو مدارس کے ماحول میں طلبا کے ساتھ کچھ دن قیام کروایا جائے تاکہ انہیں ایک دوسرے سے بات کرنے اور ایک دوسرے کی خوبیوں اور کمیوں کو سمجھنے کا موقع ملے اور دوریاں کم ہوں، کیوں کہ ہوتا یہ ہے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے اکثر اسٹوڈنٹس دینی بیک گراؤنڈ سے نہیں آتے ہیں اور وہاں کے ماحول عموماً اسلام مخالف ہوتے ہیں یعنی ان کے ذہنوں میں اسلام کے تعلق سے صحیح معلومات پہنچنے سے پہلے غلط معلومات پہنچ رہی ہوتی ہیں اور وہاں ان شبہات کو دور کرنے کا کوئی پروپر سورس بھی موجود نہیں ہوتا اس سے نمٹنے کا قلیل المدتی طریقہ یہی ہے کہ انہیں کچھ عرصہ صحیح معلومات والے دینی ماحول میں رکھیں اس سے وہ اپنے شبہات کو دور بھی کر سکیں گے اور مدرسے کے طلبا کو بھی پتہ لگ سکے گا کہ آج کل کے جدید ذہنوں میں کس قسم کے شبہات پیدا ہو رہے ہیں اور قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کا جواب کیسے دیا جا سکتا ہے۔

7 اب پورے گاؤں کو مفت درس گاہ اور یونیورسٹی میں تبدیل کر دیا جائے: جو لوگ بڑی عمر کے ہو چکے ہیں یا چھوٹی عمر کے باوجود کسی وجہ سے آپ ان کو اداروں میں لا کر کورس کرا نہیں سکتے تو کیوں نہ ان کے اوقات و ضرورت کے مطابق اپنے کورسز بنائے جائیں یعنی ہر ضرورت کے لئے شارٹ ٹرم یا اتواری پریکٹیکل کورسس تیار کئے جائیں مثلاً اخلاقی تربیت کا کورس، بچوں کی تربیت کا کورس، خدمت خلق کورس ایسے سینکڑوں کورسز تیار کئے جائیں، یعنی یوں سمجھئے کہ پورا گاؤں ایک یونیورسٹی ہے جہاں ہر شخص کو وہ جتنی حیثیتوں سے زندگی گزار رہا ہے ان حیثیتوں کو سامنے رکھ کر اس کے لیے دینی اور دنیوی منافع دونوں پہلوؤں سے عملی کورس بنایا جائے بس عام یونیورسٹی اور اس یونیورسٹی میں فرق یہ ہوگا کہ لوگ پڑھنے یونیورسٹیز میں جاتے ہیں، مگر یہاں یونیورسٹی یعنی آپ سے متعلق فیلڈ کے استاذ خود اٹھ کر آپ کے پاس آئیں گے اور اس یونیورسٹی کا انفراسٹرکچر خود گاؤں ہوگا

ان شاء اللہ ہم آنے والے دنوں میں ایسے کورسز تیار کریں گے اور یہ سارے کورسز مفت میں ہوں کیوں کہ ہم نبی کے وارث ہیں نبی نے اپنی زندگی فاقوں پر یا ہدیوں کے سہارے گزاری ہے تو ہمیں بھی اسی کی پیروی کرنے کو عزیمت سمجھنا ہوگا، ہر نبی نے اپنی دعوت پہنچانے کے بعد کہا ہے وما أسئلكم عليه من اجر

نیز مفت اس لیے بھی کہ گاؤں کے اجتماعی بزنس اور اپنے سائڈ بزنس سے ہماری ضروریاتِ زندگی کا سامان میسر آ رہا ہوگا اور ہم ضرورت سے زیادہ پیسے کمانے کی لالچ ختم کر چکے ہوں گے

8 پارک بنایا جائے: اگر اتنی استطاعت ہو گاؤں والوں کے پاس تو ایک کمیونٹی پارک بنایا جائے جس میں ہر طرف احادیث لکھی ہوئی ہوں، سائنس و ریاضی کے فارمولے لکھے ہوئے ہوں، اور جہاں ریاضت بدنی کے آلات بھی موجود ہوں، اس کے چار فائدے ہیں

1 ہمارے جوانوں کی ایکٹیویٹیز پر نظر رکھی جا سکے گی

2 ان میں دینی و تخلیقی سوچ پیدا کی جا سکے گی

3 ان کو قوی و متین بھی بنایا جا سکے گا و المؤمن القوی خیر من المومن الضعیف

4 ان کو ڈیجیٹل ورلڈ کے بجائے حقیقی دنیا کی طرف راغب کرنے میں مدد ملے گی اور ہر نماز کے وقت وہیں جماعت کھڑی کر دی جائے جو نماز سے گریز کرے اسے پارک میں نہ آنے دیا جائے

9 موبائل اور سوشل میڈیا کے غلط استعمال سے بچانے کے لیے انہیں مفید استعمال کے طریقے سکھائیں:

دیکھئے چوں کہ بچہ ہمیشہ اپنے ماں باپ اپنے گھر والوں اور دوستوں کو دیکھ کر سیکھتا ہے جب وہ اپنے اردگرد کے ماحول میں موجود سارے افراد کو موبائل چلاتا ہوا ہی دیکھتا ہے تو خود کیوں نہ موبائل چلائے، اس لیے سب سے پہلا کام تو ہمارا ہے کہ ہم حتی الامکان بچوں کے سامنے موبائل چلانے سے گریز کریں

دوسری بات بڑے عرصے سے اس مسئلے پر سوچ رہا ہوں کہ اس موبائل کے مسئلے پر کیسے قابو پایا جائے تو غور و فکر کے بعد میرے سامنے تین آپشنز تھے:

1 یا تو ان کے موبائل کی مکمل سرویلینس اور نگرانی رکھی جائے کہ وہ غلط کام میں ملوث نہ ہو پائیں اور یہ غلط بھی نہیں ہے کیوں کہ بہرحال قیامت میں صرف ہماری نہیں ہمارے بچوں کی بھی جواب دہی کا سامنا ہمیں کرنا ہوگا تو اتنی نگرانی کرنا کہ وہ برائی سے بچ سکے، تجسس کے دائرے میں نہیں آتا، یہ جدیدیت کے لبرلزم کی پیدا کی ہوئی سوچ ہے کہ بچہ اپنی مرضی کا مالک ہے وہ جو چاہے کرے ہمارے پاس بس سمجھانے کا اختیار ہے۔

2 یا پھر اس کو حقیقی زندگی میں مثبت کاموں میں اتنا مشغول کر دیا جائے کہ اس کے پاس غیر ضروری اور ڈیجیٹل غلط کاموں میں مشغول ہونے کے لیے وقت ہی نہ بچے۔

3 یا پھر اس کے انٹرٹینمنٹ کے ذرائع میں ہی دین و اسلام کو داخل کر دیا جائے۔

دوسرا کام تو ہمارے اختیار میں ہے لیکن پہلا اور تیسرا ہمارے اختیار میں نہیں اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ علماء کے بعد امت کو اس وقت اگر سب سے زیادہ کسی کی ضرورت ہے تو وہ آئی ٹی ایکسپرٹ ہے، مثلاً سافٹ ویئر ڈیولپر، کوڈنگ ایکسپرٹ، وغیرہ کی تاکہ ہم ان کو تفریح سے روکیں بھی نہیں اور اسی تفریح میں دین بھی داخل کر دیا جائے۔

اس موضوع پر ہم پانچویں قسط میں بھی تھوڑے الگ انداز سے روشنی ڈال چکے ہیں

یاد رکھیں کہ جب بھی ہم بنیادی تبدیلی لانے کی بات کرتے ہیں تو صرف ایک طرف سے یا محض ایک آپشن پر کام کرنا کافی نہیں ہوتا ہمیں بہترین طریقہ، بہتر طریقہ اور کمتر طریقہ تینوں پر بیک وقت کام کرنا ہوتا ہے تو کچھ لوگ اول سے راہ راست پر آ جاتے ہیں تو کچھ دوسرے اور تیسرے طریقے سے

10 مقابلہ جاتی پروگرام رکھے جائیں: ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا جذبہ اللہ نے انسان میں ودیعت کر رکھا ہے اسی لیے اللہ جل جلالہ جنت کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد کہتا ہے و فی ذلک فلیتنافس المتنافسون لہٰذا نوجوانوں کی جمالیاتی، ادبی، علمی عقلی و سائنسی اور دینی جذبے کو فروغ دینے والے مقابلہ جاتی پروگرام کروائے جائیں مثلاً جمالیات و ادب میں قرأت، نعت، شعر و شاعری، خطاطی، رائٹنگ ڈرائنگ وغیرہ کے مقابلے، علم دین و عقلیات میں حفظ قرآن، حفظ حدیث، حفظ مسائل، نئے آئیڈیاز کی تخلیق، ریاضی اور سائنسی ایجادات وغیرہ کے مقابلے یہ مقابلے اس کی خوابیدہ تخلیقی صلاحیتوں کو بیدار کرنے کے لیے نسخہ کیمیا کی حیثیت رکھتے ہیں، ہم اپنے بچوں کو نام کمانے اور دنیا کے سامنے اپنی برتری ثابت کرنے کے آپشنز تو دیں پھر دیکھیں بچے کیسے اپنی ہنرمندی کا مظاہرہ کرتے ہیں، ہم اس عمر میں اس سے عدم نمائش اور اخلاص و للّٰہیت کا مطالبہ کرتے ہیں جس عمر میں اس کی نمائش محض خوشی کے حصول کے لیے ہوتی ہے ابو امی کے چہرے پر مسکان لانے کے لیے ہوتی ہے تکبر اور ریاکاری کے لیے نہیں، ہمیں اسلام کے احکامات بھی بچوں کی سائیکالوجی کو سامنے رکھ درجہ بدرجہ جاگزیں کرنے چاہئیں

11 اوارڈ فنکشن: جب بھی کوئی صحابی قابل فخر کارنامہ انجام دیتا تو اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی بشارت سناتے تھے جس کا ماحصل ہے انعام سے سرفراز کرنا، یہ انعام دینا اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ جس چیز کا جتنا بڑا انعام ہوگا اسی لحاظ سے مظاہر کی اہمیتیں لوگوں کے دلوں میں بیٹھتی ہیں

یعنی عمل پر ابھارنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی سوچ کو بھی بدلا جا سکتا ہے اس کے ذریعے

جس کا طریقہ کار یہ ہو کہ عید کے موقع پر گاؤں کے سبھی لوگ بشمول مرد و عورت جمع ہوں اور ان مقابلوں کے انعامات کی تقسیم کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل ایوارڈز دیے جائیں

1 سب بڑا مال دار شخص: جس نے سب سے زیادہ غریبوں پر اور ملت کے کاموں میں خرچ کیا ہو

2 سب سے بڑا عالم اور تخلیق کار: جس نے سب سے زیادہ نئے آئیڈیاز دیئے ہوں ترقی کے، یا کوئی نئی تحقیق و ریسرچ پیش کی ہو، یا کوئی نئی ٹکنالوجی ایجاد کی ہو

3 بہترین آدمی: جس نے سب سے زیادہ لوگوں کی مدد کی ہو اپنے عمل اور محنت کے ذریعے

4 بہترین استاذ: جس نے مختلف موضوعات پر سب سے زیادہ کورس کروائے ہوں اور طلبا جس سے سب سے زیادہ خوش ہوں یقین جانیں یہ اوارڈ سسٹم موجودہ مظاہر کو تبدیل کر کے رکھ دے گا جب بچے یہ دیکھیں گے تو ان کے اندر مال، علم اور بہترین آدمی کے تئیں ایک مختلف ذہنیت پیدا ہوگی اور لاشعوری طور پر خدمتِ خلق، تخلیقیت، اسلام سے محبت اور ایک اسلامی معاشرے کے لیے ضروری چیزوں کی اہمیت بڑھے گی۔

یہ معاشرے اور مشن تقویت امت پر لکھے گئے مضامین کی نویں قسط ہے۔

امارت شرعیہ کی دینی تعلیمی پالیسی

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

پالیسی (Policy) انگریزی زبان کا لفظ ہے، اس کے معنی اردو میں حکمت عملی، لائحہ عمل، طریقہ کار، اور مصلحت وقت کے آتے ہیں، یہ حکمت، دور اندیشی، دانائی اور مصلحت پر مبنی ہوتی ہے، اس کے بنانے میں ادارہ کے سربراہ اور مملکت کے حکمراں کی فکر اور سوچ کا بھی بڑا دخل ہوتا ہے۔ اس لیے پالیسیاں جامد نہیں ہوتی ہیں، یہ بدلتے حالات، تغیر پذیر زمانہ اور سربراہان کی سوچ کے اعتبار سے وقفہ وقفہ سے بدلتی رہتی ہے۔

امارت شرعیہ کا قیام انگریزی عہد حکومت میں ۲۶ / جون ۱۹۲۱ء کو ہوا تھا، اس وقت ہندوستان میں انگریزوں کی تعلیمی پالیسی رائج تھی اور اس کا مقصد ایک ایسی نسل کو پروان چڑھانا تھا جو گوشت و پوست کے اعتبار سے ہندوستانی، اور دل و دماغ کے اعتبار سے مغربی افکار و خیالات کی حامل ہو اور انگریزوں کے اقتدار کے سورج کو غروب ہونے سے بچا سکے، اس لیے بانی امارت شرعیہ مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد نے امارت شرعیہ کے ابتدائی عہد میں مکاتب دینیہ کے قیام پر زور دیا، تاکہ مسلمانوں کو ایمان و عقائد اور بنیادی دینی مسائل سے واقفیت بہم پہونچائی جائے، بنیادی دینی تعلیم کی فراہمی اور اس کے حصول کو یقینی بنانے کی پالیسی جو بانیٔ امارت شرعیہ نے بنائی تھی، وہ الحمد للہ آج تک باقی ہے اور اس میں کسی دور میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، کیوں کہ بنیادی دینی تعلیم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس سے کسی بھی قسم کی چشم پوشی کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان بنیادی مذہبی تعلیمات اور اقدار سے دور ہو جائیں، امارت شرعیہ نے اسے کبھی گوارہ نہیں کیا کیوں کہ اس کی بنیاد ہی تنفیذ شریعت علی منہاج النبوت پر ہے۔

مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ اس بات کی ضرورت بھی محسوس کرتے تھے کہ ابتدائی مکاتب کا عمدہ نصاب تیار کیا جائے، انہوں نے ایک میٹنگ میں علماء کرام سے اپیل کی تھی کہ ’’آپ حضرات آج ہی سے غور و خوض شروع کر دیں کہ وہ نصاب کن اصولوں پر بنایا جائے، اور کس حد تک رکھا جائے اور جو حضرات اس کے متعلق کوئی مسودہ تیار کریں وہ ہمارے نام روانہ فرمائیں؛ تاکہ ترتیب میں مجھے سہولت ہو اور آئندہ آپ کو بھی آسانی ہو۔ (مقالات سجاد ۸۰-۷۹)

بعد کے دنوں میں مکاتب امارت شرعیہ کے لیے ایک جامع تعلیمی منصوبہ خود کفیل نظام تعلیم کے عنوان سے مرتب کر کے رائج کیا گیا اور مکاتب دینیہ کے نصاب کو اس کا لازمی حصہ بنایا گیا، اور امارت شرعیہ کے حلقہ کے مکاتب میں اس نصاب کو بڑے پیمانے پر رائج کیا گیا، اور اس پر خصوصی توجہ دی گئی، احقر (محمد ثناء الہدیٰ قاسمی) نے اپنے ایک مضمون ’’امارت شرعیہ کی بنیادی تعلیمی تحریک‘‘ کا جائزہ لیتے ہوئے لکھا تھا:

’’امارت شرعیہ کے دستور میں امیر کے فرائض میں زبانی اور کتابی ہر قسم کی تعلیم کو شامل کیا گیا۔ امارت کی پرانی فائل دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ تین سال کے قلیل عرصہ میں صرف پلاموں میں ۲۲ مکاتب قائم کیے گئے اور اگلے پانچ سال میں اس کی تعداد سو سے متجاوز ہو گئی، بعد کے دنوں میں ان علاقوں میں جہاں غریبی کی وجہ سے تعلیم کا کوئی نظم ممکن نہیں ہو رہا تھا، امارت شرعیہ کے بیت المال سے امدادی رقوم ماہ بہ ماہ معلمین کے وظیفہ کے لیے منظور کی گئیں، اور پابندی سے اسے ارسال کیا جاتا رہا، آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے‘‘۔ (تعلیم - ترقی کی شاہ کلید ۳۳)

ساتویں امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانیؒ کے زمانہ میں مکاتب کے نصاب تعلیم، نظام تعلیم اور طریقہ کار پر نظر ثانی کی ضرورت محسوس ہوئی، چنانچہ مجلس عاملہ منعقدہ ۲۹ / نومبر ۲۰۲۰ء کو حضرت امیر شریعت سابع نے ایک چہار نفری کمیٹی تشکیل دی، جس میں موجودہ نائب امیر شریعت مولانا محمد شمشاد رحمانی، راقم الحروف (محمد ثناء الہدیٰ قاسمی) مفتی نذر توحید صاحب مظاہری اور ڈاکٹر یٰسین قاسمی رانچی کو اس کا رکن نامزد کیا، قائم مقام ناظم کی حیثیت سے مولانا محمد شبلی قاسمی بھی کمیٹی میں شامل ہوئے، کمیٹی کے کنوینر مولانا محمد شمشاد رحمانی بنائے گئے، انہوں نے مکاتب کے لیے نئی تعلیمی پالیسی بنائی، ہم لوگ آن لائن کئی مٹنگوں میں اس پر متفق ہوئے، ابھی اس کا نفاذ ہونا باقی تھا کہ حضرت امیر شریعت کا وصال ہو گیا، حضرت کے حکم پر بہار میں ہفتہ ترغیب تعلیم اور جھارکھنڈ میں عشرہ ترغیب تعلیم کے ذریعہ مسلمانوں میں بنیادی دینی تعلیم کے فروغ کے لیے بیداری لائی گئی، آٹھویں امیر شریعت مکاتب کے نظام کو اس سے آگے بڑھانا چاہتے ہیں اور دینی تعلیم کے ساتھ بعض عصری علوم کو بھی مکتب کے زمانہ میں مفید سمجھتے ہیں، حضرت کی توجہ خود کفیل نظام تعلیم کو مضبوط کرنے اور ہر بڑی آبادی تک پہلے مرحلہ میں اسے پہونچانے کی ہے اور ۱۴۴۳ھ میں کم از کم سو مکاتب قائم کرنے کا ہدف ہے اور اب تک الحمد للہ تیس جگہوں میں تعلیم شروع ہو چکی ہے، ۲۴ / جگہوں پر کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے، ۴۶ / جگہوں پر مکاتب کے قیام کو اصول طور پر اب تک منظوری مل چکی ہے۔ یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

مکاتب کے بعد مدارس اسلامیہ کی سرپرستی اور اس کی علمی فکری معاونت بھی امارت شرعیہ کی دینی تعلیمی پالیسی کا حصہ رہی، مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ نے اس بات پر زور دیا کہ غیر منقسم بہار کے تمام مدارس اسلامیہ عربیہ میں ایک ہی نصاب رائج ہو، ایک مجلس ممتحنہ ہو جو امتحان کے اصول و نوعیت باعتبار کتاب و درجات قائم کرے اور تمام مدارس کے نتائج کو باضابطہ شائع کیا جائے اور بغیر کامیابی طلبہ کو ترقی نہ دی جائے۔ (مقالات سجاد ۷۷-۷۶) مولانا کی خواہش یہ بھی تھی کہ اعلیٰ نمبرات سے کامیاب ہونے والوں کو ایک سال تک وظیفہ دیا جائے، جو طلبہ ایک مدرسہ سے نکل کر دوسرے مدارس میں داخل ہونا چاہیں ان سے سابقہ مدرسہ کی تصدیق طلب کی جائے اور مدارس کے ذمہ دار یہ تصدیق نامہ دینے سے انکار نہ کریں۔ اسی طرح صوبہ بہار کے کسی ایک مدرسہ کو جامعہ (یونیورسٹی) کا درجہ دے دیا جائے۔ مدارس کے سلسلہ میں اس پالیسی کے نتیجہ میں بعد میں مدرسہ اسلامیہ بتیا اور مدرسہ اسلامیہ بلیا پور دھنباد کا قیام براہ راست امارت شرعیہ کی سرپرستی میں ہوا، یہ دونوں مدارس خاص طور سے امارت شرعیہ کے سمجھے جاتے رہے، ان دونوں کا تعلق امارت شرعیہ سے سرپرستی سے اوپر کا تھا، یہ اتفاق ہے کہ ان دونوں مدرسہ سے امارت کا تعلق اب پہلے جیسا باقی نہ رہا، بلکہ مدرسہ اسلامیہ بلیا پور کا تعلق امارت شرعیہ سے مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ کی مدارس کے نظام کے سلسلہ میں جو رائے تھی، اسی بنیاد پر ۱۹۹۵ء میں حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ نے مدرسہ ضیاء العلوم رام پور رہا میں ایک میٹنگ بلا کر وفاق المدارس قائم کیا جو آج بھی قائم ہے، مدارس کے نصاب و نظام تعلیم اور نظام امتحان میں یکسانیت لانے کے لیے کام کر اس وفاق سے ان دنوں دو سو تہتر مدارس ملحق ہیں، لاک ڈاؤن کی وجہ سے گو دو سال سے امتحانات نہیں ہوئے ہیں، لیکن وفاق کے ذریعہ ضروری ہدایات ان مدارس کو دی جا رہی ہیں اور اس گائیڈ لائن کے مطابق مدارس کام کر رہے ہیں، جزوی فرق کے ساتھ ان مدارس میں جو نصاب رائج ہے، وہ درس نظامی ہی کا ہے۔

حضرت امیر شریعت رابع مولانا منت اللہ رحمانی اور ان کے دو خصوصی معاون مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی اور مولانا سید نظام الدینؒ کے عہد میں دینی تعلیم کے حوالہ سے جو پالیسی اختیار کی گئی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مدارس اسلامیہ میں عصری علوم کو پورے طور پر داخل نہ کیا جائے، ایسا کرنے سے مدارس کی روح نکل جائے گی، قاضی مجاہد الاسلام قاسمی فرمایا کرتے تھے کہ مدارس اسلامیہ اصلاً مذہبی علوم کی تعلیم کے لیے ہیں اور ان کو اسی کے لیے خاص رکھنا چاہیے، ان کی سوچ تھی کہ اگر میڈیکل کالج میں انجینئر نہیں بنائے جاتے، انجینئرنگ کالج سے ڈاکٹر تیار ہو کر نہیں نکلتے تو پھر مدارس ہی سے یہ کیوں چاہا جائے کہ وہاں سے فارغ ہونے والا سب کچھ بن کر نکلے، ان کے زمانہ میں دار العلوم الاسلامیہ قائم ہوا اور اس کا نصاب حضرت قاضی صاحبؒ کی نگرانی میں بنا، وفاق المدارس کا نصاب بھی قاضی صاحب کی نگرانی میں ان کے مشورے سے بنایا گیا، انہوں نے دونوں نصاب میں ابتدائی درجات میں بقدر ضرورت انگریزی، ہندی اور حساب کو شامل کیا، یہ نصاب آج بھی امارت شرعیہ کے دار العلوم الاسلامیہ اور وفاق المدارس الاسلامیہ میں رائج ہے۔ موجودہ امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم کی خواہش ہے کہ موجودہ نصاب تعلیم پر نظر ثانی کی جائے، حالیہ مجلس شوریٰ میں ایک نصابی کمیٹی بنانے کی بات بھی آئی تھی جو ابھی حضرت کے زیر غور ہے، حضرت کی تعلیمی پالیسی یہ ہے کہ نئے نصاب تعلیم میں کچھ ایسی تبدیلی لائی جائے کہ دینی و عصری علوم کی تفریق کم ہو جائے اور مدارس کے فارغین دوسرے محاذ پر بھی قابل قدر خدمات انجام دے سکیں، اس سے تعلیم کی دوئی کا تصور بھی ختم ہو جائے گا، علماء و دانشوران کے درمیان جو خلیج ہے اسے پاٹا جا سکے گا، اور طلبہ کا رجوع مدارس اسلامیہ کی طرف بڑھے گا۔ حضرت دامت برکاتہم کا یہ خیال اصلاً حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد رحمۃ اللہ کی فکر کا پرتو ہے، حضرت مولانا محمد سجادؒ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ

’’چوں کہ مدارس عربیہ اسلامیہ میں جو نصاب تعلیم رائج ہے اور جو طریق تعلیم و تربیت عموماً شائع ہے وہ ایک حد تک موجودہ ضروریات کا لحاظ رکھتے ہوئے کافی نہیں ہے۔

آل انڈیا سروس آفیسرز کی تعیناتی کے معاملے پر مرکز اور ریاست کے درمیان تنازعہ

از: پرکاش سنگھ

بین الاقوامی سرحدیں رکھنے والی ریاستوں میں بارڈر سیکورٹی فورس کے دائرۂ عمل کی توسیع کے معاملے پر مرکز اور ریاستوں کے درمیان ہونے والے تنازعے کا معاملہ ابھی پوری طرح ختم نہیں ہوا ہے۔ اسی دوران آئی اے ایس (کیڈر) قوانین 1954 میں ترمیم کے معاملے پر ایک اور تنازعہ ہمارے سامنے آ کھڑا ہوا ہے۔ آئین ہند کے آرٹیکل 312 میں آل انڈیا سروسز منصوبے کے التزام میں قانون سازوں کے سامنے بنیادی مقاصد یہ تھے کہ مرکز اور ریاستوں کے درمیان ایک رابطہ قائم رکھا جائے اور ایڈمنسٹریشن کے معیار میں ایک مخصوص یکسانیت کو یقینی بنایا جائے۔ آئین کی تیاری کے وقت، انڈین ایڈمنسٹریٹیو سروس اور انڈین پولیس سروس اس آرٹیکل کے تحت پارلیمنٹ کے ذریعے تشکیل دیے جاتے تھے۔ ان خدمات کیلئے افسران کی بھرتی ہندوستانی حکومت کے ذریعے یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) کے تحت کی جاتی ہے۔ اس انتخاب کے بعد افسران کو اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے کیڈرس کو خالی نشستوں کے اعتبار سے ریاستوں میں بھیجا جاتا ہے۔ ہر ریاست کے پاس سینٹرل ڈپوٹیشن کی ایک محفوظ تعداد ہوتی ہے جو ریاست میں سینئر ڈیوٹی پوسٹ کا 40 فیصد ہوتا ہے۔ اس محفوظ تعداد میں سے افسران مرکزی حکومت کو مہیا کیے جاتے ہیں جو مرکزی پولیس تنظیموں سمیت ہندوستانی حکومت کے بہت سے شعبوں کا کام کاج چلاتے ہیں۔ موجودہ طریقہ کار یہ ہے کہ مرکز ہر سال ریاستوں سے پیشکش کی ایک فہرست طلب کرتا ہے جو آل انڈیا سروسز کے ان افسران سے متعلق ہوتی ہے جو مرکز کی طرف سے تعیناتی پر جانا چاہتے ہیں۔ اس فہرست میں سے، مرکزی حکومت اپنی ضرورت کے اعتبار سے مناسب افسران کا انتخاب کرتی ہے۔ بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ اس آفر لسٹ میں پیش کیے جانے والے افسران کی تعداد گھٹتی جا رہی ہے۔ اس طرح کی بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ جن میں کسی آفیسر نے اپنے آپ کو ڈپوٹیشن کے لئے پیش کیا لیکن ریاستی حکومت کی طرف سے کچھ وجوہات کی بنا پر اس کو فارغ نہیں کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ پچھلے کچھ عرصے سے مرکز کو اس کا مطلوبہ سینٹرل ڈپوٹیشن ریزرو کا پورا کوٹہ نہیں مل پا رہا ہے جس کی بنا پر بہت سے محکموں میں خالی ویکنسیوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ ان چند مثالوں کو دیکھا جانا چاہئے۔ جوائنٹ سکریٹری کی سطح پر، مرکز کی طرف سے تعیناتی پر جانے والے آئی اے ایس افسران کی تعداد جو 2011 میں 309 تھی 2021 میں گھٹ 233 رہ گئی۔ اس سے گزشتہ دہائی کے دوران استفادہ کی شرح گھٹ کر 25 فیصد سے 18 فیصد رہ گئی۔ نائب سکریٹری اور ڈائرکٹر کی سطح پر ملک میں افسران کی تعداد 2014 کے دوران 621 تھی جو بڑھ کر اس وقت 1130 پہنچ گئی ہے۔ اس کے باوجود تعیناتی پر بھیجے جانے والے افسروں کی تعداد 117 سے گھٹ کر 114 رہ گئی۔ جہاں تک آئی پی ایس افسران کا معاملہ ہے صورتحال اگر اس سے بدتر نہیں تو اس سے بہتر بھی قطعاً نہیں ہے۔ ملک بھر میں مجموعی طور پر آئی پی ایس افسران کے 4984 عہدے منظور کیے گئے جس میں سے 4074 ہی پُر کیے جا سکے ہیں۔ سینئر ڈیوٹی والے عہدے مجموعی طور پر 2720 ہیں جس میں سینٹرل ڈپوٹیشن ریزرو کے ذریعے صرف 1075 ہی فراہم کیے گئے ہیں۔ اس کے برعکس، صرف 442 افسران ہی سینٹرل ڈپوٹیشن پر ہیں جبکہ 633 افسران کی نشستیں خالی رہ گئی ہیں جو ریاستی حکومتیں مرکز کو دستیاب نہیں کرا پائیں۔ یہاں سب سے زیادہ ناقص کارکردگی والوں میں مغربی بنگال میں سی ڈی آر سے استفادے کی شرح 16 فیصد، ہریانہ میں 16.13 فیصد، تلنگانہ میں 20 فیصد اور کرناٹک میں 21.74 فیصد ہے۔ نتیجے کے طور پر، مرکزی پولیس تنظیموں کو افسران کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ بارڈر سیکورٹی فورس میں، ڈی آئی جی کی 26 پوسٹیں ہیں جبکہ ویکنسیاں 24 ہیں۔ سی آر پی ایف میں، ڈی آئی جی کی 38 پوسٹیں ہیں جبکہ یہاں ویکنسیوں کی تعداد 36 ہے۔ سی بی آئی میں پولیس کے سپرنٹنڈنٹ کے لئے 63 پوسٹیں ہیں جبکہ اس کے مقابل ویکنسیوں کی تعداد صرف 40 ہے۔ آئی بی میں ڈی آئی جی کی پوسٹوں کی تعداد 63 ہے جبکہ ویکنسیوں کی تعداد 45 ہے۔ اسی طرح کی اور مثالیں بھی ہیں۔ عملے اور تربیتی کے محکمے (ڈی او پی ٹی) نے ریاستی حکومتوں کو 20 دسمبر 2021 کو ایک مکتوب لکھ کر اپنی مشکلات سے آگاہ کرایا اور اس مجوزہ ترمیم کے متعلق ان کے خیالات جاننے کی بھی کوشش کی، جس میں یہ تشریحات کی گئی ہیں کہ ’’ہر ریاستی گورنمنٹ کو چاہیے کہ مرکزی حکومت کو مختلف سطحوں کے اہل افسران اتنی تعداد میں دستیاب کرائے جائیں جو قانون (1)4 میں بیان کردہ قوانین کے تحت سینٹرل ڈپوٹیشن ریزرو کو درکار ہوتے ہیں، جنہیں متعلقہ ریاستی حکومت کے پاس دستیاب تعداد یعنی ایک وقت میں ریاست کے کیڈرس کی مجموعی مجاز تعداد کے تناسب سے ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔ مرکزی حکومت میں تعینات کیے جانے والے افسران کی صحیح تعداد مرکزی حکومت کے ذریعے متعلقہ ریاستی حکومت کے ساتھ مشورت کے بعد طے کی جانی چاہیے۔ مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے ایسا لگتا ہے کہ بھارتی حکومت کے ہر قدم کی مخالفت کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے خواہ اس کا مقصد قومی سلامتی کو مضبوط کرنا یا مرکز میں سرکاری مشینری کو اپنے آپ چلانا ہی کیوں نہ ہو۔ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ یہ ترمیم امداد باہمی پر مبنی وفاقیت کی روح کے خلاف ہے اور یہ کہ یہ اس بار بار آزمائے ہوئے ہم آہنگ نظم و ضبط کو بھی درہم برہم کرتا ہے جو آئی اے ایس/آئی پی ایس افسران کی تقرری کے معاملے میں مرکز اور ریاستوں کے درمیان قائم رہا ہے۔ تاہم یہ ترمیم ہندوستانی حکومت اور اس کے بہت سے اداروں، جن کو آئی اے ایس کیڈرس کے آفیسرس چلا رہے ہیں، کے عمدگی کے ساتھ کام کرنے کیلئے بہت ضروری ہے۔ حقیقت میں اسی قسم کی ایک اور ترمیم آئی پی ایس کیڈرس قوانین میں بھی لائی جانی چاہیے۔ آل انڈیا سروس آفیسرس کی ایک بڑی تعداد بھی بھی مرکز کی طرف سے تعیناتی کے مشن پر نہیں جا پاتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی کارکردگی کے جذبے پر منفی اثر پڑتا ہے۔ مرکز میں خدمات انجام دینے سے افسران کے میدان عمل اور مسابقتی جذبے میں توسیع ہوتی ہے اور دوسرے کیڈرس کے افسران کے ساتھ کام کرنے سے ان کی صلاحیتوں کے جوہر کھلتے ہیں۔ عملے کے محکمے نے 12 جنوری 2022 کو ایک دوسرے مکتوب میں ’’ان حالات میں جہاں مفاد عامہ کے پیش نظر مرکزی حکومت کو کیڈر کے افسران کی ضرورت ہوتی ہے‘‘ ترمیم کے حدود کو وسیع کرنے کی بات کی ہے۔ اس سے ان آئی اے ایس افسران میں جائز طور پر تشویش پیدا ہو گئی ہے جو یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس کو ان افسران کو نشانہ بنانے کیلئے ایک حربے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے جن سے مرکزی حکومت ناراض ہو۔ حکومت ہند کو اس شق کو واپس لینے کا مناسب مشورہ دیا جاتا ہے۔ کیڈر مینجمنٹ پر سرکاریہ کمیشن کے خیالات اس سیاق میں زبردست اہمیت کے حامل ہیں’’ وسائل کا ایک ایسا ذخیرہ جو صارفین کی ایک تعداد کے لئے ہو وہ ایک عوامی ذخیرے کی حیثیت اس وقت کھو بیٹھتا ہے جب اس ذخیرے کا نظم و ضبط چلانے والے حکام کے فیصلوں کو اس سے استفادہ کرنے والے رڈ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس لئے ہماری نظر میں کوئی بھی ایسا انتظام قابل عمل نہیں ہے جس میں ریاستی حکومتوں کو آل انڈیا سروسز کے افسران سے متعلق معاملات میں متجاوز اختیارات مل جاتے ہیں اور اس کے باوجود بھی مرکزی حکومت کو ان کی تربیت اور کریئر مینجمنٹ کے ساتھ ساتھ آل انڈیا سروسز سے تعلق رکھنے والے عملے کے انتظام سے متعلق تمام اہم معاملات کے لئے ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ اس بنا پر ان معاملات میں مرکزی حکومت کا فیصلہ ہی حرف آخر ہونا چاہیے‘‘۔ آل انڈیا سروسز میں بہت سے شعبوں اور مختلف سطحوں پر اصلاحات کی فوری ضرورت ہے، مرکز میں تعیناتی ایک ایسا اقدام ہے جس کو سختی کے ساتھ نافذ کیا جانا چاہیے۔

آن لائن تعلیم مسائل ومشکلات

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

کورونا وائرس کی وجہ سے تعلیمی ادارے بند ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ مدارس اسلامیہ کا تعلیمی سال بندی میں ہی نکل جائے گا، ایسے میں بہت سارے لوگ آن لائن تعلیم کی وکالت کرتے ہیں، بلکہ بہت سارے ادارے عملاً آن لائن تعلیم کا اہتمام کررہے ہیں اور مطمئن ہیں کہ تعلیمی نظام جاری ہے۔ اس نظام کا آغاز پہلی بار ویسٹرن بی ہیورل سائنس انسٹی چیوٹ لاجولا کیلوفورنیا نے ۱۹۸۲ء میں کیا تھا اور اسکول آف منیجمنٹ اینڈ اسٹریجک اینڈریز میں اس کا تجربہ کیا اور کمپیوٹر کانفرنسنگ کے ذریعہ بزنس ایگزیکیٹو کی شروعات کی، ۱۹۸۹ء میں امریکہ کی فینکس یونیورسیٹی نے اسے اپنایا اور ۱۹۹۸ء آتے آتے امریکہ کی کئی بڑی یونیورسیٹیوں نے اسے اپنا لیا اور آن لائن تعلیمی سلسلہ شروع کیا، لیکن یہ طریقہ تعلیم اب تک اس قدر مقبول نہیں ہوا کہ اسکول و کالج کھولنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو۔

ہندوستان میں بھی یہ طریقہ پہلے سے رائج ہے اور اعلیٰ نصاب کی تکمیل کے لئے اسے استعمال کیا جاتا رہا ہے، کیوں کہ اس کی وجہ سے مختلف علوم وفنون کے ماہرین سے استفادہ آسان ہوتا ہے، اس کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہندوستان میں بڑے پیمانے پر اس کی مارکیٹنگ کی جاتی رہی ہے، ۲۰۱۶ء میں ہندوستان میں آن لائن ایجوکیشن کی مارکیٹ چوبیس کڑوڑ ستر لاکھ امریکی ڈالر تھی، اب کوونا وائرس کی وجہ سے اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ ۲۰۲۲ء کے آخر تک یہ ۱۰۹۶ ارارب امریکی ڈالر کی حد کو پار کرلے گا، تعلیم کی مارکیٹنگ کرنے والے اس پر پوری توجہ اس لئے بھی صرف کررہے ہیں کہ کلاس روم کے تعلیمی نظام کی بہ نسبت آن لائن تعلیم پر ایک سو پچھتر (۱۷۵) فی صد کم خرچ آتا ہے، لیکن یہ تصور کا ایک رخ ہے۔

دوسرا رخ یہ ہے کہ ہندوستان اب بھی غریب ملک ہے، یہاں یومیہ آمدنی فی کس لاک ڈاؤن کے پہلے بھی ۲۔۳ امریکی ڈالر سے زیادہ نہیں تھی، ایک سروے کے مطابق ایسے لوگوں کی تعداد اکاسی کڑوڑ بیس لاکھ تھی، لاک ڈاؤن کے بعد ایسے لوگوں کی تعداد اکانوے کڑوڑ پچاس لاکھ ہوگئی ہے۔ ۲۔۳ امریکی ڈالر کا مطلب آج کے اعتبار سے صرف دو سو اتنالیس روپۓ ہے، اتنی کم آمدنی میں آدمی اپنی ضروریات زندگی کھانا، کپڑا اور مکان کے لئے فکرمند ہوگا، یا اپنے بچوں کو انڈرائیڈ موبائل، ٹیبلیٹ یا لیپ ٹوپ خرید کر دیگا یا اور خرید بھی دے کسی طرح تو ماہانہ انٹرنیٹ کا خرچہ کہاں سے لائے گا، بھوکے رہ کر بچوں کے مستقبل کے لئے یہ سب کر بھی لے تو دیہات اور گاؤں میں موبائل چارج کرنے کے لئے بجلی کہاں سے دستیاب ہوگی، ان میں سے کوئی ایک بھی کڑی ٹوٹی تو آن لائن تعلیم سے فائیدہ اٹھانا بچوں کے لئے مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جائے گا۔

آن لائن تعلیم کی حمایت کرنے والے بڑی آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ اب ہر شخص کے پاس انڈرائیڈ موبائل ہے، اس کا زمینی حقائق سے کوئی تعلق نہیں ہے، ہندوستان جنگلوں اور دیہاتوں میں بھی بستا ہے، بلکہ ساٹھ سے ستر فی صدی آبادی وہیں بستی ہے، جہاں موبائل کا نیٹ ورک نہیں رہتا اور بجلی غائب ہوتی ہے تو ہفتوں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔

ان ساری مشکلات پر قابو پالیا جائے تو بھی آن لائن تعلیم کلاس روم کا بدل نہیں ہے، کلاس روم میں استاذ صرف پڑھاتا ہی نہیں، بچوں کی نفسیات اس کی حرکات و سکنات پر بھی نگاہ رکھتا ہے، اس کے ہوم ورک اور روز مرہ کی کاپیوں کو بچوں کے سامنے چیک کرکے ان کی غلطیوں کی نشان دہی کرتا ہے، بچے کلاس روم میں صرف استاذ کا لکچر ہی نہیں سنتے وہ اپنے ذہن میں اٹھنے والے سوالوں کے لئے بھی استاذ سے رجوع کرتے ہیں اور جواب پاتے ہیں، استاذ کے لکچر کی طرف طلبہ کی توجہ مرکوز ہوتی ہے۔

آن لائن کلاس میں بچہ گھر پر ہوتا ہے، اسے اسکول کا ماحول نہیں ملتا، گھر میں دوسرے بچے اور لوگ دوسری مشغولیت میں لگے ہوتے ہیں، گھر میں ہو رہے شور شرابے سے طلبہ کا ذہن اسباق پر مرکوز نہیں ہو پاتا، اساتذہ بھی طلبہ پر آن لائن کلاس میں توجہ نہیں دے سکتے، ان کی ساری توجہ اسکرین پر رہتی ہے، بچہ لیپ ٹاپ کے اسکرین پر بیٹھا کیا کر رہا ہے، یہ استاذ کو معلوم نہیں ہوتا اور بیش تر گارجین کی دلچسپی اپنی کم علمی اور صلاحیتوں کے فقدان کی وجہ سے آن لائن کلاس کے وقت بچوں کی طرف نہیں ہوتی، وہ صرف موبائل یا لیپ ٹاپ پر اسے بٹھا کر مطمئن ہو جاتے ہیں اور بچے کارٹون اور ڈیجیٹل گیم میں لگ جاتے ہیں، جب کہ کلاس روم میں عموماً ایسا نہیں ہوتا۔

جو لوگ اس کام پر لگائے گئے ہیں وہ اساتذہ ہی ہیں، لیکن انہیں اس طریقۂ تدریس کی تربیت نہیں دی گئی ہے اور انہیں یوں ہی بورڈ اور اسکرین پر کھڑا کر دیا گیا ہے، یہ عجیب وغریب بات ہے کہ کلاس روم میں پڑھانے کے لئے تو دو سال کی ٹریننگ ضروری قرار دی جائے اور آن لائن تعلیم کے لئے دس بیس روز کا تربیتی کورس بھی نہ کرایا جائے، یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ کلاس روم میں جو الٹا سیدھا استاذ پڑھا دیتا ہے اس کا کوئی رکارڈ نہیں ہوا کرتا، معلومات بچوں میں صحیح منتقل ہوتی ہے یا غلط اس کا جائزہ لینے والا کوئی نہیں ہوتا، لیکن آن لائن کلاس کا رکارڈ ہوتا ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ بعض وجوہات سے ہماری جگ ہنسائی نہ ہو، جیسا کہ اساتذہ سے ذرائع ابلاغ والوں کے ذریعہ لئے گئے انٹرویو سے بار بار خفت کا سامنا کرنا پڑتا رہا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جو لوگ آن لائن تعلیم دلوا رہے ہیں اور ابتدائی نہیں اعلیٰ درجات میں ماہر پیشہ ور اساتذہ کو اس کام میں لگا رکھا ہے، وہ بھی اس طریقۂ تعلیم سے مطمئن نہیں ہیں، وہ اسے گپ شپ سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے، جب اعلیٰ درجات میں اس طریقۂ تعلیم کا فائیدہ اس قدر نہیں ہوا کہ نصاب کو مکمل قرار دے کر امتحان لیا جائے اور بچوں کی کامیابی، ناکامیابی کی بنیاد پر ترقی کا فیصلہ لیا جائے، تو بھلا پرائمری اور ثانوی درجات کے بچے کس قدر اس طریقۂ تعلیم سے استفادہ کر سکیں گے، جگ ظاہر ہے۔

ایسے میں دو سطح پر کام کرنے کی ضرورت ہے، ایک یہ کہ جو اساتذہ آن لائن پڑھا رہے ہیں یا پڑھانا چاہتے ہیں، سرکاری سطح پر ان کی تربیت کا نظم کیا جائے، دوسرے کرونا وائرس سے بچنے کے لئے جو گائید لائن حکومت نے دیا ہے اس کی پابندی اور پاسداری کرتے ہوئے اسکول کو کھولا جائے، ثانویہ اور اعلیٰ درجات میں تو یہ چنداں مشکل نہیں ہے، جب کارخانے اور دفاتر پچاس فی صد کارکنوں کے ساتھ کھولے جاسکتے ہیں تو کئی شفٹ میں سوشل ڈسٹنسنگ کا خیال کرتے ہوئے تعلیمی ادارے اپنی سرگرمیاں کیوں نہیں جاری رکھ سکتے، ایسا لگتا ہے کہ سرکار کی نظر میں معاشی مسائل کے مقابلہ میں تعلیم کی بہت اہمیت نہیں ہے، اس لئے معاشی سرگرمیوں کے لئے چھوٹ دی جارہی ہے اور تعلیمی سرگرمیوں پر مضبوط پہرہ بحال رکھا ہے، اگر کورونا کا اتنا ہی ڈر ہے تو اساتذہ کو بھی اسکول و مدرسہ کی حاضری کا پابند نہیں کرنا چاہئے۔

ووٹ ڈالنا اہم فریضہ

حافظ محمد ہاشم قادری

ووٹ ڈالنا ایک اہم فریضہ ہے کئی صوبوں کے الیکشن کا اعلان ہو چکا ہے جسے ہم جشن جمہوریہ کہتے ہیں ہمارے ملک ہندوستان میں عام انتخابات کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ عام انتخابات کی تاریخوں کے اعلان کے بعد انتخابی مہم زور پکڑتی ہے اور قائدین اور عوام انتخابی جلسوں میں ایک دوسرے کے روبرو ہوتے ہیں۔ پارٹی قائدین یہ بتاتے ہیں کہ بحیثیت عوامی نمائندہ، وہ عوام کے لئے ان کی ترقی اور فلاح وبہبود کے لئے، ہمہ جہتی ترقی کے لئے کس طرح کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ ہر ووٹ کی اہمیت مسلم ہے ہر رائے دہندوں کی جانب سے حق رائے دہی سے استفادہ کرنے سے قبل اپنی پسند کے امیدوار کو چننے کا بھرپور موقع ملتا ہے۔ جمہوریت میں ووٹر ایک اہم مقام رکھتا ہے اور ہر ووٹ کی اہمیت مسلمہ ہے۔ 1951ء میں نافذ ہونے والے قانون کے مطابق حق رائے دہی سے فائدہ کی عمر 21/سال تھی جو بعد میں 1988ء میں 18/سال مقرر کردی گئی۔ ہر وہ فرد جس کی عمر 18/سال ہوجائے اس کو چاہئے کہ وہ بحیثیت ووٹر (رائے دہندہ) اپنے نام کا اندراج کرائے اور انتخابات میں اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرے۔

آزاد ہندوستان میں کئی مرتبہ انتخابات کے موقع پر جو ووٹ ڈالنے بوتھ پر گئے یا جو نہیں بھی گئے، جو فاتح بن کر ابھرے یا جنھوں نے شکست کھائی سبھی نے یعنی جیتنے والے، ہارنے والے نے ووٹ ڈالنے کے حق کو ہمیشہ ایک فریضہ کے طور پر دیکھا ہے۔ انتخابی مہم کے دوران سیاسی پارٹیوں کی جانب سے ایک دوسرے کے خلاف الزامات اور جوابی الزامات کا سلسلہ چل پڑتا ہے۔ اور تنگ نظری، فرقہ پرستی کی بھی کچھ مثالیں دی جاسکتی ہیں (جواب بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے) لیکن ہماری وسیع قومی یکجہتی، ایک دوسرے کی مدد کا جذبہ، بلالحاظ مذہب، رنگ ونسل، ہمارا جذبہ اخوت اس پر غالب ہے۔ انتخابی نتائج کے اعلان کے بعد ہار کو خندہ پیشانی سے قبول کرلیا جاتا ہے اور عوام کے فیصلہ کو ماننا ضروری ہوتا ہے۔ لوک سبھا اور اسمبلی کے انتخابات کے انعقاد کی تمام تر ذمہ داری، ہدایت، کنٹرول، طریقہ کار وغیرہ کی صورت میں الیکشن کمیشن آف انڈیا کے متعین قانون کے مطابق کوئی بھی شہری ایک سے زائد حلقوں میں اپنا نام اندراج بطور رائے دہندہ نہیں کرا سکتا۔ ایسی صورت میں الیکشن کمیشن کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اس طرح کے ناموں کو کاٹ دے۔ انتخابات میں کرپشن کو روکنا الیکشن کمیشن کی ایک بھاری ذمہ داری ہے۔ انتخابات کے آزادانہ اور شفاف انعقاد کے لئے عوام کو بھی اپنی ذمہ داری نبھانی ہوتی ہے اور انھیں بھی تعاون دینا ہوتا ہے۔ سیاست میں داخل ہونے والے افراد کی فطرت بھی اقتصادی ترقی کی رفتار کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ سیاسی طاقت اور اثر ورسوخ کی حصولی ہر نظر کے ساتھ انتخابات میں مقابلہ کرنے والے امید واروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ سیاسی طاقت وقوت حاصل کرنے کے لئے، وہ ووٹر کو ایک قیمت دینے میں پس وپیش نہیں کر رہے ہیں۔

ووٹ ڈالنا انتہائی ضروری ہے

امیدوار کھلے عام یہ اعتراف کرتے ہیں کہ ایک اسمبلی سیٹ کے لئے ایک کروڑ، لوک سبھا سیٹ کے لئے دس کروڑ سے زائد انتخابی خرچہ آتا ہے۔ اور روز بروز اس پر خرچ بڑھتا ہی جارہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امیدوار ووٹوں کی خریداری پر محض مہم سے زیادہ خرچ کررہے ہیں۔ میڈیا کی اطلاعات کے مطابق، امیدواروں نے گزشتہ انتخابات کے دوران ایک ووٹ کے 500/سو تا ایک ہزار روپیوں کی ادائیگی کی تھی۔ جب ایک امیدوار ووٹ کو خریدنے کی پیشکش کرتا ہے اور ووٹر اس کو قبول کرنے پر آمادہ ہوجاتا ہے تو کیا ووٹ کے اس تقدس یا قیمت کی بات کی جاسکتی ہے۔ ایک ووٹ کے لئے جو بھی قیمت پیش کی جاتی ہے کیا یہی اس کی قیمت ہے۔ کنڈیڈیٹ ووٹ کی خریداری کے لئے بھاری رقومات خرچ کررہے ہیں۔ کیا کوئی بدلے میں کسی چیز کی امید کئے بنا روپیہ خرچ کرتا ہے۔ (ظاہر ہے نہ میں جواب ہوگا) انتخابی امیدوار ووٹ کی خریداری پر بھاری رقمیں اس لئے خرچ کررہے ہیں کہ وہ ہر حال میں جیت کر وہ سیاسی قوت وطاقت حاصل کریں جس سے سیاست میں مشغول ہوکر خرچ کردہ روپیہ سے کہیں زیادہ کمائیں اور اپنی تجوریوں کو بھریں۔ ہم دال، نمک، تیل، بس ٹکٹ، ریل ٹکٹ وغیرہ خریدتے وقت اور دوسری چیزیں خریدتے وقت ٹیکس ادا کرتے ہیں تاکہ ریاستی اور مرکزی حکومت ٹیکسوں کی آمدنی سے ترقی کریں۔ اگر ہم ووٹ ڈالنے کے لئے روپۓ قبول کرتے ہیں تو ہم اپنا مستقبل رہن (گروی) رکھ دیتے ہیں۔

جمہوریت میں ووٹ کی طاقت

جمہوریت میں ووٹ ایک مقدس حیثیت ہی نہیں رکھتا بلکہ ایک زبردست طاقت بھی رکھتا ہے۔ 1994ء میں صرف 17/ووٹوں کی اکثریت سے

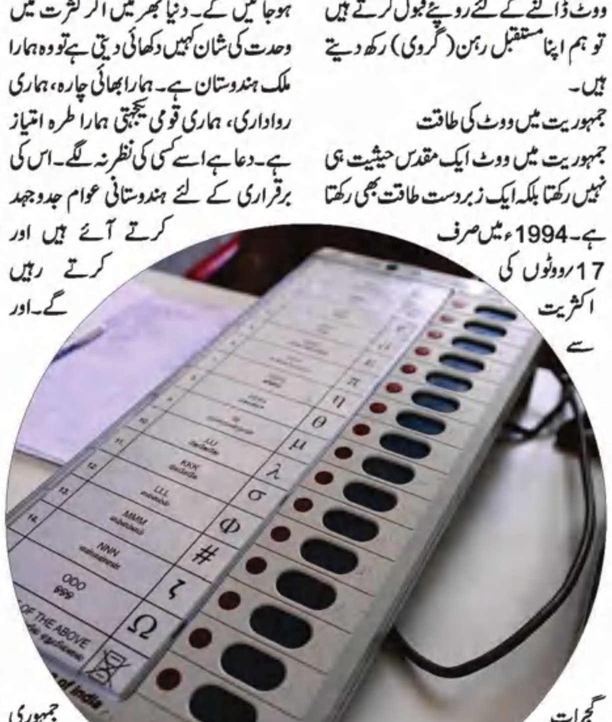

گجرات میں وڈورا سے لوک سبھا کے لئے ایک نوجوان نے جیت حاصل کی اور اسی طرح 1989ء میں بھی صرف 9/ووٹوں سے کنڈیڈیٹ کو آندھرا پردیش میں انکا پلی سے لوک سبھا کے لئے منتخب کیا گیا۔ دہلی میں مشہور فلمی اداکار آنجہانی راجیش کھنہ سے مشہور بی جے پی لیڈر لال کرشن اڈوانی نے صرف 52/ووٹوں سے جیت حاصل کی تھی۔ ابھی ستمبر، اکتوبر 2014ء میں مہاراشٹر کے الیکشن میں 9/مسلم امیدوار صرف ایک ہزار یا اس سے کم کے فاصلے سے ہار گئے اور بی جے پی کے 14/کنڈیڈیٹس نے صرف ساڑھے چار فیصد زیادہ ووٹ ملنے پر جیت حاصل کی۔ ووٹنگ کے دن کو پکنک ڈے (Picnic Day) نہ بنائیں اپنے ملک، اپنی ریاست کی بقا کے لئے ووٹنگ کے دن کو یوم جمہوریت کی طرح منائیں اور ایسے خواہشمندوں کے حق میں ووٹ ڈالیں جو دولت بٹورنے کی غرض سے نہیں بلکہ خدمات انجام دینے کے لئے آگے آتے ہیں۔ اپنے قیمتی ووٹ کا استعمال کریں اور انھیں کامیاب کرنے کی کوشش کریں۔ ووٹ کا استعمال ہمارا سنجیدہ فریضہ ہے۔ بہ صورت دیگر ہم جمہوری نظام کی طاقت سے محروم ہوجائیں گے۔ دنیا بھر میں اگر کثرت میں وحدت کی شان کہیں دکھائی دیتی ہے تو وہ ہمارا ملک ہندوستان ہے۔ ہمارا بھائی چارہ، ہماری رواداری، ہماری قومی یکجہتی ہمارا طرہ امتیاز ہے۔ دعا ہے اسے کسی کی نظر نہ لگے۔ اس کی برقراری کے لئے ہندوستانی عوام جدوجہد کرتے آئے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اور جمہوری نظام کے لئے ووٹنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہیں گے تاکہ ہر طرف امن وسکون کا بول بالا ہو۔ بقول نیلسن منڈیلا ''امن کا مطلب صرف لڑائی ختم ہوجانا نہیں ہے۔ امن تب ہوتا ہے جب سب خوشحال ہوں، بھلے ہی وہ کسی بھی ذات، مذہب، ملک، جنس اور سماج کے ہوں''۔ ہم اس بات کی پرزور کوشش کریں کہ ووٹ ضرور ڈالیں اور ووٹ کا فیصد بڑھائیں۔ پورا کارپوریٹ جگت اس مہم میں لگا ہے اور کیوں لگا ہے یہ اہل شعور سے چھپا نہیں ہے اور اس کا فائدہ کس کو مل رہا ہے آپ کے سامنے ہے۔

جمہوری ملک میں ''ووٹ'' ڈالنے کا دن عید کا دن ہے

جس طرح ہر قوم اپنے اپنے تہواروں میں خوشیاں مناتی ہیں اسی طرح ملک کے ہر باشندے کو جمہوریت کی اس خوشی میں شامل ہونا چاہیئے۔ یہ بات بہت اہم ہے کہ آپ اپنے اس حق کا استعمال اپنی مرضی و ہوش مندی سے کریں بغیر کسی ڈر ولالچ کے تاکہ حکومت بننے میں آپ کی حق رائے دہندگی شامل ہو جیسا کہ اوپر آپ پڑھ چکے ہیں کہ کتنے کم ووٹوں سے ہار جیت ہوئی ہے۔

ووٹ ڈالنا کیوں ضروری پڑھیں اور سمجھیں

اتر پردیش کے پچھلے اسمبلی کے الیکشن میں سماج وادی پارٹی کے 70 ایم۔ ایل۔ اے 500/ یا 1000 ووٹوں کے فرق سے ہار گئے تھے اور 16/ ایم۔ ایل۔ اے 5000/ سے کم ووٹوں کے فرق سے ہار گئے تھے (حوالہ نارائن دت ترپاٹھی سابق بی بی سی رپورٹر، پروگرام یو پی کا مہابھارت این۔ ڈی۔ ٹی۔ وی)۔

سیکولر (Secular) ووٹوں کی تقسیم، سخت گیر عناصر کی چاندی

الیکشن کا اعلان ہوتے ہی ان گنت پارٹیاں سامنے آجاتی ہیں اور سب کی سب غریبوں وسلمانوں کی فلاح کا دم بھرتی ہیں لیکن ایسا ہے نہیں ایسی پارٹیوں اور ضمیر فروشوں کو ووٹ بانٹنے کے لیے کھڑا کیا جاتا ہے تاکہ جو سخت گیر تنظیمیں کام کر رہی ہیں ان کا مقصد پورا ہوجائے۔ الیکشن کی تاریخوں کا اعلان ہوتے ہی سیاسی حرارت (Tempreture) ساتویں آسمان پر ہے غور کریں کہ اتر پردیش میں 22/سیٹوں پر مسلمانوں کی 20 فی صد سے زائد ووٹرس ہیں اور 60 سیٹوں پر 30 فی صد سے زائد ووٹرس ہیں ایک درجن سیٹوں پر تو ان کی آبادی 40 سے 52 فی صد تک ہے اس وقت اتر پردیش میں چھوٹی بڑی پارٹیوں کو ملاکر 100/ سے زیادہ پارٹیاں سرگرم عمل ہیں۔ جس میں سب اہم تین چار پارٹیاں ہی ہیں سماج وادی پارٹی، بہوجن سماج پارٹی، کانگریس اور بی۔ جے۔ پی ہے۔ بی۔ جے۔ پی تو کھلم کھلا ہندوؤں کے ووٹ کو ایک جٹ کرنے میں لگی ہوئی ہے اس کے لیے وہ کروڑوں روپے خرچ کر کے ریلیاں کرا رہی ہے اور سوشل میڈیا (Social Media) جو اس زمانے کا سپریم پاور ہے اس کا استعمال زبردست طرح سے کر رہی ہے۔ بی۔ جے۔ پی کے یو پی کے ہیڈ کوارٹر میں پورسیل بنا کر سیکڑوں کمپیوٹر اور ٹرینڈ لوگوں کی مدد سے نان اسٹاپ 24/ گھنٹے کام کر رہی ہے۔ این۔ ڈی۔ ٹی۔ وی کے رپورٹر کمال خان کے مطابق 8000/ سے زیادہ (Whatsapp Group, Twitter, Instagram, You Tube, Telegram) وغیرہ وغیرہ کے ذریعہ زبردست پرچار کر رہی ہے جس طرح اس پچھلے پارلیامنٹ الیکشن میں کیا تھا اس الیکشن میں اس سے زیادہ تیاری وطاقت سے لگی ہوئی ہے اور لاکھ کے قریب راشٹریہ سویم سیوکوں کو ڈور ٹو ڈور (Door to Door) کنوینسنگ کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ آپ کی باتیں جو مین اسٹریم میڈیا (Main Stream Media) میں جگہ نہیں پا سکتی ہیں اسے بڑی آسانی سے فیس بک، ٹیوٹر یا انسٹا گرام وغیرہ کے ذریعہ اپنے لوگوں تک اور پوری دنیا تک سیکنڈوں میں پہنچا سکتے ہیں۔ ہماری ذمہ داری بنتی ہے تمام وہم وگمان کو دل سے نکال کر خوب سوچ سمجھ کر ووٹنگ ضرور کریں اور اپنا حق ووٹ کے ذریعہ لینے کی کوشش کریں۔

ووٹ ڈالنے والوں کی سخت آزمائش کا وقت

صدائے دل ''سچ یہ ہے کہ اس وقت ووٹ ڈالنے والوں کی سخت آزمائش کا ہے اور خاص طور پر ان انتخابات میں مسلمان ووٹروں کا اصل امتحان ہونا ہے۔ حالانکہ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ مسلمان ووٹر پہلے سے زیادہ ہوشیار ہو ئے ہیں اور وہ بخوبی جانتے ہیں کہ کون سی پارٹی اور کون سا امید وار ملک وملت کے مستقبل کے لئے بہتر ثابت ہوگا، وہ بھی جانتے ہیں اور پہچاننے لگے ہیں کہ صرف انتخابات کے وقت نکلنے والے، برساتی ''مینڈک'' کس طرح مسلمانوں کا سودا کر جاتے ہیں اور پوری قوم کو رسوا کرنے کا کام کرتے ہیں

سوچئے سوچئے خوب سوچئے ووٹ سمجھ کر ڈالیے

ووٹ ڈالنے کے وقت خاص دھیان دیں

۔(1) ووٹ ڈالنے میں احتیاط سے کام لیں E. V. M. مشین میں احتیاط سے بٹن دبا ئیں، غلط بٹن نہ دبے اس کا خاص خیال رکھیں ورنہ آپ کا ووٹ بیکار ہوجائے گا جو کہ بہت بڑا نقصان ہوگا،

۔(2) باہم مشورے سے خوب سوچ سمجھ کر ووٹ دیں، محض اپنے تعلقات، یا ذاتی فائدہ کے لیے یا غیر شرعی دباؤ سے متاثر ہوکر ہرگز ہرگز ووٹ نہ دیں

۔(3) جس امید وار یا پارٹی کے حالات یکساں ہوں تو پھر جس سے زیادہ فائدے کی امید، اور کم نقصان کا ڈر ہو اس کو ووٹ دیں،

۔(4) جس پارٹی اور امیدوار سے نقصان پہنچنے کا غالب اندیشہ ہو اس کو ووٹ نہ دیں

۔(5) روپے یا کسی لالچ میں کچھ لیکر کسی کو ووٹ نہ دیں یہ بدترین رشوت قوم سے غداری اور حرام فعل ہے، آئیے ہم اپنے ملک اور اپنی ریاست اور قوم کے لیے دعائیں کریں کہ ہر چار سو امن وامان ہو، ترقی ہو، ہر شہری کو اس کا حق ملے اور زندگی خوش حال ہو۔!

بھوک سے بہتر موت، عزت سے بہتر؟

محمد رفیع

افغانستان میں آج کل تنگدستی اور بھوک سے نیا رواج پیدا ہو رہا ہے۔ ملک میں مالی بحران اس قدر حاوی ہو چکی ہے کہ اس نے افغان شہری کے نزدیک زندگی کی حفاظت کے لئے مشکلات کھڑے کر دئے ہیں۔ ایسوسی اینڈ پریس کے مطابق افغان خاتون عزیز گل کے شوہر نے اپنے چھ بچوں میں سے دس سالہ ایک بچی کو ایک ہزار ڈالر یعنی ایک لاکھ افغانی میں فروخت کر دیا تاکہ ان پیسوں سے باقی پانچ بچوں کی پرورش وہ کر سکیں۔ یہ عبرت کا مقام ہے۔ مبصرین کے مطابق، ایک ایسا ملک جہاں جنگ اور خشک سالی سے معیشت لڑکھڑا گئی ہے، وہاں کے لوگوں کی کسمپرسی، ذہنی اور مالی پریشانیوں کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ جن کے روزگار کی راہیں مسدود ہو رہی ہوں اور روزمرہ کے زندگی کی سہولتیں ناپید۔ فکر کا مقام ہے دنیا کی دوسری سب سے بڑی آبادی والا ملک بھارت جس کی مالی حالت ناگفتہ ہے، مہنگائی عرش پر ہے، بے روزگاری کا گراف بڑھا ہے، ملک میں غیر اطمینانی کے ماحول نے جنگ کی سی حالت بنا دی ہے۔ اس لئے ملک میں مالی بحران پیدا ہو گیا ہے، لوگ اپنے جمع پونجی خرچ کر چکے ہیں، اب انہیں کاروبار بچانا، زندگی گزارنا اور عزت بچانا مشکل ہو رہا ہے تو کیا بھارت میں بھی افغانستان جیسے چلن کی راہ ہموار ہو رہی ہے، بھارت میں بھی عزیز گل کے شوہر جیسا قدم اٹھانے کا وقت آ گیا ہے؟ یہ سوال پیدا ہو چکا ہے۔

بھارت کی حکومت 2014 میں بی جے پی نے کانگریس سے مہنگائی اور بدعنوانی کے خلاف عوام کو گلوبند کر لے لی تھی۔ مودی حکومت آٹھ سال پورا کرنے جا رہی ہے مگر مہنگائی اور بدعنوانی آج بھی بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ عوام خوش ہے کیونکہ حکومت عوام کو الجھانے میں کامیاب ہے۔ کجاکستان میں گیس کا دام دوگنا ہونے سے بوڑھے، جوان، بچے اور خواتین سبھی سڑک پر آ گئے، حکومت گر گئی اور ایمرجنسی کا اعلان ہو گیا۔ گیس 20 سے 40 روپیہ کرنا حکومت کو مہنگا پڑا، لیکن ہندوستان میں؟ ان باتوں کا کسی کی صحت پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ گیس تین سے چار سو روپیہ تھا جو اب ایک ہزار کے ریکارڈ قیمت پر مل رہا ہے، سرسو تیل 200 روپیہ کیلو کے نمبر کو عبور کر گیا۔ پیٹرول ساٹھ روپے سے اب □ روپے کے پار ہے۔ چاول بھی ریکارڈ قیمت پر مل رہا ہے، دلہن کو مودی حکومت میں جو بلندی حاصل ہوئی وہ آج بھی برقرار ہے۔ سبزی، سبزی کے کیا کہنے عام لوگوں کی جیب کھالی کر چکی، لوگ کہتے ہیں کہ پانچ سو روپیہ لے کر ہاٹ یا بازار جاتے ہیں تو جھولا (تھیلا) تک نہیں بھرتا، سرکاری ملازم سے پوچھنے پر پتا چلتا ہے کہ مودی حکومت میں مہنگائی آسمان پر ہے اور مہنگائی بھتا جو کانگریس حکومت میں دس فیصدی بڑھتا تھا صرف ایک سے دو فیصدی بڑھتا ہے۔

کورونا کے نام پر مودی حکومت میں جمع خوروں و مالداروں کی چاندی ہے، غریب و مڈل کلاس اپنا وجود باقی رکھنے کے دائرہ میں ہی چکر لگا رہے ہیں، دائرہ عبور کرنا ان کے لئے خواب بن گیا ہے۔ لیکن افغانستان کی طرح ہندوستان میں کوئی اپنی اولاد کا سودا نہیں کر رہا اور نہ ہی کجاکستان کی طرح تختہ پلٹ یا ایمرجنسی نافذ ہو رہا ہے۔ ایسا بھلا ہو بھی تو کیسے ہو، کورونا کے نام پر غریب عوام کے بیچ مفت راشن تقسیم کئے جا رہے ہیں، اسے کام چور اور کاہل بنانے کا بہترین فارمولہ لگایا گیا ہے۔ بات کو واضح طور پر یوں سمجھا جا سکتا ہے، میرے دوست سماجی، سیاسی وملی خدمت گار منہاج ڈھاکوی نے ایک مرتبہ پٹنہ میں مجھے مشورہ دیا کہ اگر آپ گھر میں نوکر رکھیں تو اس کو اے سی کار میں گھمائیں، اے سی گھر میں رکھیں اور بریانی جیسے بہترین کھانا کھلائیں، آپ بھلے ہی دال روٹی کھالیں، بس میں بھی سفر کر لیں، اور نن اے سی میں زندگی گزار لیں۔ میں نے جواب دیا کہ واہ کیا مشورہ ہے، اس طرح تو ہم غریب، مزدور کو لالچی و کاہل بنا دیں گے، اسے میرے گھر کے سوا دوسرا راستہ بھی نہیں دکھیگا، کام کرنے کی قوت اس سے جاتی رہے گی۔ وہی فارمولہ مودی حکومت نافذ کر چکی ہے غریب کو کام چور، کاہل و سست بنا رہی ہے۔ رہی بات مڈل کلاس کی تو وہ اپنی عزت بچانے میں ہی مشروف ہے، ان کی حالت ہے کہ وہ دھیرے دھیرے اپنی جما پونجی ختم کر رہے ہیں، اس طرح وہ دھیرے دھیرے اپنی زندگی کا ورق پلٹ پلٹ کر تمام کر دیں گے۔ رجلٹ دو چار سال کے بعد دکھائی دے گا جسے لوگ سمجھ بھی نہیں پائیں گے کہ یہ دیوالیہ پن یا موت کس لئے ہو رہی ہے۔ میں ایک مثال اور دیتا ہوں کہ میری جانکاری میں ایک آدمی جو مڈل کلاس میں نچلی سطح پر ہے، واٹر پلانٹ کے لئے دس لاکھ کا قرض بینک سے لیا۔ کورونا نے ہی اسے کاروبار کو بند کرنے کے لئے مجبور کر دیا، اب اس پر قرض کا پہاڑ کھڑا ہے، بینک وصولی کے لئے پریشان کرتا ہے مگر وہ آدمی آج بھی بے روزگار ہے آپ سمجھ سکتے ہیں اس کا مستقبل کیا ہوگا۔

ہندوستان کی جو حالت عالمی سطح پر ہے وہ پوشیدہ نہیں ہے، گلوبل ہنگر انڈیکس 2021 میں 116 ممالک کے سب سے بھوکے لوگوں کی فہرست میں ہندوستان کا شمار 101 ویں پوزیشن پر ہے۔ ہندوستان کے اندرونی حالات پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہار، اتر پردیش، مدھیہ پردیش، جھارکھنڈ میگھالیہ میں کیرالہ، گوا، تمل ناڈو اور پنجاب سے زیادہ بڑی آبادی غریب ہے۔ بہار، اتر پردیش اور مدھیہ پردیش میں 64 سے 75 فیصدی لوگ غریب ہیں، جو ہر روز کی قومی کم تر مزدوری 375 روپیہ سے بھی کم کما رہے ہیں۔ عالمی غریبی سطح پر ہم ہندوستان کو ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ 140 کروڑ کی آبادی میں 100 کروڑ لوگ پسماندہ، غریبوں، کمزوروں اور ضرورت مندوں کی فہرست میں رکھے جا سکتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ ہے ملک کے 58 فیصدی املاک کا صرف ایک فیصدی امیروں کے پاس ہونا۔ وہیں 21.9 فیصدی لوگ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے کو مجبور ہیں۔ اس کے باوجود مہنگائی کا جو حال ہے وہ میں بیان کر چکا، اب اعداد وشمار کی ایک جھلک پیش ہے۔ مہنگائی کا جو فیصد ہے اس کے مطابق تھوک مہنگائی (WPI) ستمبر 2021 کے مقابلے چار فیصدی بڑھ کر نومبر 2021 میں 14.23 فیصدی پر پہنچ گیا ہے جبکہ کنزیومر پرائز انڈیکس (CPI) پر منحصر کھدرا مہنگائی اکتوبر 2021 کے 4.48 فیصدی کے مقابلے بڑھ کر نومبر 2021 میں 4.91 فیصدی پر پہنچ گئی ہے۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی کو دیکھتے ہوئے RBI نے سال 22-2021 کے لئے افراط زر کی شرح 5.3 فیصدی رہنے کا قیاس لگایا تھا۔

پوری حالات کا جائزہ لینے کے بعد بات سمجھ میں آتی ہے کہ ماضی کسی طرح گزر گیا، حال کو ہم جھیل ہی رہے ہیں مگر مستقبل؟ مستقبل کا نظارہ بند آنکھوں سے کرنے پر بڑا خوفناک محسوس ہوتا ہے۔ یہی حقیقت ہے اور زندگی خوابوں میں نہیں بلکہ حقیقت میں کٹتی ہے۔ اس لئے ملک میں افغان اور کجاکستان جیسے حالات پیدا ہوں اس سے انکار بھی نہیں کیا جا سکتا۔

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Tuesday, 20th January, 2026

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
منگل، ۲۰ رجنوری ۲۰۲۶ء

نیوزی لینڈ نے ون ڈے سیریز اپنے نام کی، کپتان گل ہارنے کے بعد غم و غصے میں

19 رجنوری: ہندوستانی ٹیم نیوزی لینڈ کے خلاف تین میچوں کی ون ڈے سیریز 1-2 سے ہار گئی۔ ون ڈے سیریز کا فیصلہ کن میچ کل یعنی 18 جنوری کو اندور کے ہولکر کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلا گیا جس میں نیوزی لینڈ نے 41 رنز سے کامیابی حاصل کی۔ نیوزی لینڈ نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 50 اوورز میں 337 رنز کا مضبوط اسکور بنایا۔ اس کا مطلب تھا کہ ہندوستان کو جیتنے کے لیے 338 رنز درکار تھے لیکن پوری ٹیم ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہی اور 296 رنز پر آل آؤٹ ہوگئی۔ کپتان شبھمن گل نے فیصلہ کن میچ میں ٹیم انڈیا کی ناقص کارکردگی پر کھل کر اپنی ناراضگی ظاہر کی اور بتایا کہ کہاں غلطیاں ہوئیں اور سیریز کیوں ہاری۔ گل نے کہا کہ ٹیم 1-1 سے برابر تھی اور فیصلہ کن میچ میں توقع کے مطابق کارکردگی نہیں دکھا پائی۔ ہندوستانی کپتان نے اعتراف کیا کہ کھلاڑیوں نے اہم لمحات میں غلطیاں کیں اور وہ اپنے منصوبوں کو درست طریقے سے انجام دینے میں ناکام رہے۔ گل نے کسی انفرادی کھلاڑی کو موردالزام نہیں ٹھہرایا، لیکن یہ واضح تھا کہ وہ ٹاپ آرڈر کی ناکامی، شاٹ کے غیر ذمہ دارانہ انتخاب، اور فیلڈنگ میں اکثر غلطیوں سے بہت پریشان تھے۔

شبھمن گل نے میچ کے بعد کہا، "جب ہم پہلے میچ کے بعد یہاں آئے تھے اور 1-1 پر تھے تو ہم نے جس طرح سے کھیلا وہ مایوس کن تھا۔ کچھ ایسے شعبے ہیں جہاں ہمیں پیچھے مڑ کر دیکھنے، خود کا جائزہ لینے اور بہتری کی ضرورت ہے۔" گل نے ویراٹ کوہلی اور ہرشیت رانا کی تعریف کی۔ شبھمن گل نے مزید کہا، "ورلڈ کپ کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ہم نتیش کمار ریڈی کو مواقع دینا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جب وہ میدان میں ہوں تو وہ کافی اوورز حاصل کریں تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ کون سا کمبی نیشن ہمارے لیے بہترین کام کرتا ہے اور کون سی ڈیلیوری ان کے لیے سب سے زیادہ کارآمد ہے۔" اسٹار بلے باز ڈیرل مچل نے نیوزی لینڈ کی تاریخی ون ڈے سیریز جیتنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مچل نے 176 کی اوسط سے مجموعی طور پر 352 رنز بنائے جس میں دو سنچریاں اور ایک نصف سنچری شامل تھی۔ مچل کو پلیئر آف دی میچ اور پلیئر آف دی سیریز قرار دیا گیا۔

پاکستان ٹیم نے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کی تیاریاں روک دیں، بنگلہ دیش کی مکمل حمایت کا اعلان

19 رجنوری: آئی سی سی ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2026 کے لیے پاکستان کرکٹ ٹیم کی تیاریاں روک دی گئیں۔ ذرائع کے مطابق پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے سربراہ محسن نقوی کی ہدایات پر 7 فروری سے شروع ہونے والے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کی تیاریاں روکنے کے احکامات جاری کیے گئے ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ٹیم انتظامیہ سے متبادل پلان بھی مانگ لیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق بنگلا دیش کے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے لیے بھارت نہ جانے کے فیصلے پر پاکستان نے مکمل حمایت کی یقین دہانی کرا رکھی ہے۔ بنگلہ دیش کے بھارت نہ جانے کے مؤقف پر آئی سی سی کا حتمی فیصلہ 21 جنوری کو ہوگا پی سی بی کا موقف ہے کہ سیکیورٹی وجوہات کی بناء پر بھارت جا کر نہ کھیلنے کا بنگلا دیش کا موقف معقول اور درست ہے۔ بنگلا دیش کا ایشو حل نہ ہونے کی صورت میں پاکستان ورلڈ کپ میں شرکت کے فیصلے کا دوبارہ جائزہ لے گا۔

انڈر 19 ورلڈ کپ: علی رضا کے 4 شکار، آئرلینڈ 187 پر ڈھیر

انڈر 19 ورلڈ کپ کے بارہویں میچ میں پاکستانی بولرز نے شاندار بولنگ کرکے اسکاٹ لینڈ کو 187 رنز پر ڈھیر کردیا۔ تفصیلات کے مطابق ہرارے میں کھیلے جارہے میچ میں پاکستان کے کپتان فرحان یوسف نے ٹاس جیت کر اسکاٹ لینڈ کو پہلے بیٹنگ کرنے کی دعوت دی۔ فاسٹ بولر علی رضا نے پہلے ہی اوور میں دو وکٹیں اڑا کر پاکستان کو بہترین آغاز فراہم کیا۔ بعد میں آنے والے اسکاٹش بلے باز بھی کھل کر رنز نہ بنا سکے اور مقررہ 50 اوورز میں 187 رنز پر پوری ٹیم آؤٹ ہوگئی۔ کپتان تھامس نائٹ 37 اور اولی جونز 30 رنز بنا کر نمایاں رہے۔ پاکستان کی جانب سے علی رضا نے 4، مومن قمر نے 3، عبدالسبحان نے 2 اور محمد صیام نے ایک وکٹ حاصل کی۔

آج کھیلے جانے والے دیگر میچز میں سری لنکا اور آئرلینڈ اور جنوبی افریقا اور تنزانیہ کی ٹیمیں مدمقابل ہیں۔ سری لنکا نے آئرلینڈ کے خلاف مقررہ 50 اوورز میں 5 وکٹوں کے نقصان پر 267 رنز بنائے۔ کپتان ویماتھ دنسارا 95 اور چمیکا ہیناتیگالا ناقابل شکست 51 رنز بنا کر نمایاں رہے۔ آئرلینڈ کی جانب سے اولیور ریلی نے 2 وکٹیں حاصل کیں۔ دوسری جانب جنوبی افریقا نے تنزانیہ کے خلاف 5 وکٹوں کے نقصان پر 397 رنز کا پہاڑ کھڑا کردیا۔ جنوبی افریقا کی جانب سے جیسن رولیس ناقابل شکست 125 اور کپتان محمد بلبلیہ 108 رنز بنا کر نمایاں رہے۔ تنزانیہ کی جانب سے سمبامبا کی نے 2 وکٹیں حاصل کیں۔

IH
ISLAMIA HOSPITAL

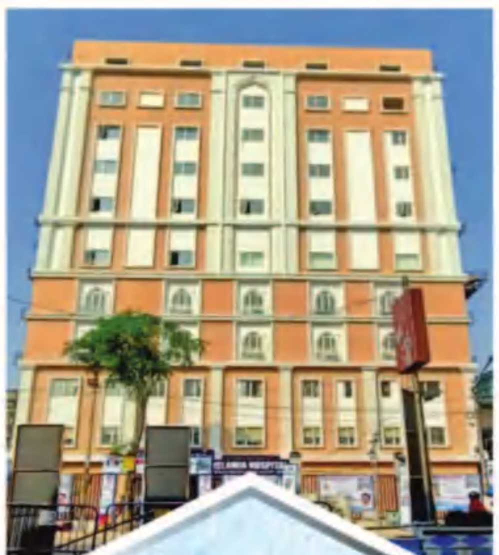

اسلامیہ اسپتال
ISLAMIA HOSPITAL
سُپر اسپیشلیٹی اسپتال
73- چترنجن ایونیو، کولکاتا- 700012

A 200 Beded Hospital Refurbished and Modernized to Cater to The Medical Needs Our Main Aim is to Provide Affordable Medical Treatment to All (Especially The Economically Weak Patients)

DEPARTMENT AVAILABE

- GENERAL MEDICINE
- CHEST MEDICINE
- DIABETIC
- DIABETIC FOOT CARE
- CARDIOLOGY
- SURGERY (GENERAL & LAP)
- GASTROENTEROLOGY
- NURSERY
- ORTHOPAEDIC
- UROLOGY
- GYNAECOLOGY & OBSTETRICS
- NEUROLOGY & NEUROSURGERY
- NEPHROLOGY
- CANCER SURGERY
- CANCER MEDICINE
- PAEDIATRICS
- DENTISTRY
- OPHTHALMOLOGY
- ENT
- DERMATOLOGY
- PLASTIC SURGERY

سواستھ ساتھی کارڈ
قبول کیا جاتا ہے

PHARMACY : 24 x 7
Discounted medicines available
(FOR IPD, OPD PATIENTS AND WALK-IN CUSTOMERS)
ULTRAMODERN ICU OPERATION THEATRE
8 STARE OF THE ART OPERATION THEATRE
(SPECIAL LABOUR ROOM)

- PATHOLOGY
- DIALYSIS
- CT SCAN
- X-RAY
- ECG
- ECHOCARDIOGRAPHY
- ENDOSCOPY
- PHYSIOTHERAPY
- ULTRASONOGRAPHY WITH
- COLOUR DOPPLER

24x7 EMERGENCY SERVICE

FIRHAD HAKIM
President

AMIRUDDIN (Bobby)
Hony. General Secretary

Ph.: 033-2237-8737 I 4602-3709 E-mail: islamiahospital.011@gmail.com

پاکستان کی زخمی خاتون اسکواش کھلاڑی سے متعلق اہم پیشرفت سامنے آگئی

19 رجنوری: پاکستان کی خاتون اسکواش کھلاڑی مہوش علی کی حالت میں تیزی سے بہتری آنے لگی ہے۔

تفصیلات کے مطابق چیک جونیئر اوپن اسکواش ٹورنامنٹ 2026 کے سیمی فائنل میں حریف کھلاڑی سے ٹکرا کر شدید زخمی ہونے والی مہوش علی پراگ کے مقامی اسپتال زیر علاج ہیں۔

پاکستانی جونیئر ویمن کھلاڑی کے والد اور کوچ عارف علی کے مطابق آئی سی یو وارڈ میں زیر علاج مہوش علی نے ہوش میں آنے کے بعد بات چیت کی۔

عارف علی نے دعاؤں میں یاد رکھنے پر قوم کا شکریہ ادا کیا۔ واضح رہے کہ ورلڈ اسکواش فیڈریشن کے جونیئر گولڈ سرکٹ میں پاکستان کی علی سسٹرز میں سب سے بڑی مہوش علی گرلز انڈر 17 ایونٹ کے سیمی فائنل میں حریف سے ٹکرا کر زخمی ہوگئی تھیں۔ دوسری جانب پشاور سے تعلق رکھنے والی علی سسٹرز میں سب سے چھوٹی ماہنور علی نے گرلز انڈر 15 ایونٹ جیت کر گولڈ میڈل حاصل کرلیا۔ ماہنور علی نے سیڈ 2 چیک کھلاڑی جوہاناری ہاکوا کو سخت اور سنسنی خیز مقابلے کے بعد 2-3 سے شکست دے کر کامیابی حاصل کرکے اپنی منجھلی بہن سحرش علی کی شکست کا بدلہ بھی لے لیا۔ تاہم سیمی فائنل میں چیک کھلاڑی سے ہار جانے والی سحرش علی نے اپنی حریف پیپلیاس کو 0-3 سے قابو کرکے تیسری پوزیشن کے ساتھ برانز میڈل حاصل کرلیا۔

پی ایس ایل میں بڑی تبدیلیوں کا اعلان، فرنچائز کتنے کھلاڑی ریٹین کرسکیں گی؟

19 رجنوری: پاکستان سپر لیگ (پی ایس ایل) کے انتظامی ڈھانچے میں تبدیلیوں کا اعلان کردیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق پی ایس ایل کے گیارہویں ایڈیشن میں کھلاڑیوں کی سلیکشن ڈرافٹ کی بجائے آکشن سے ہوگی۔ آکشن سسٹم سے ٹیمیں متوازن بنیں گی اور کھلاڑیوں کو زیادہ کمائی کا موقع ملے گا۔ مینٹورز، برانڈ ایمبیسڈر اور رائٹ ٹو میچ قوانین کو ختم کردیا گیا۔ آکشن سے قبل ہر فرنچائز ٹوٹل چار کھلاڑی ریٹین کرسکتی ہے مگر ہر کیٹیگری میں زیادہ سے زیادہ ایک کھلاڑی ہوگا۔ نئی آنے والی دونوں ٹیموں کو آکشن سے قبل چار چار کھلاڑی منتخب کرنے کا موقع ملے گا۔ ہر فرنچائز کو ایک انٹرنیشنل کھلاڑی کو ڈائریکٹ سائن کرنے کی اجازت بھی دے دی گئی ہے۔ ڈائریکٹ سائننگ کیلئے اہل بین الاقوامی کھلاڑی کے لیے لازمی ہوگا کہ وہ 2025 ایڈیشن کا حصہ نہ رہا ہو۔ آکشن میں استعمال کرنے کے لیے ہر ٹیم کا سیلری کیپ 16 لاکھ ڈالرز تعین کیا گیا ہے۔

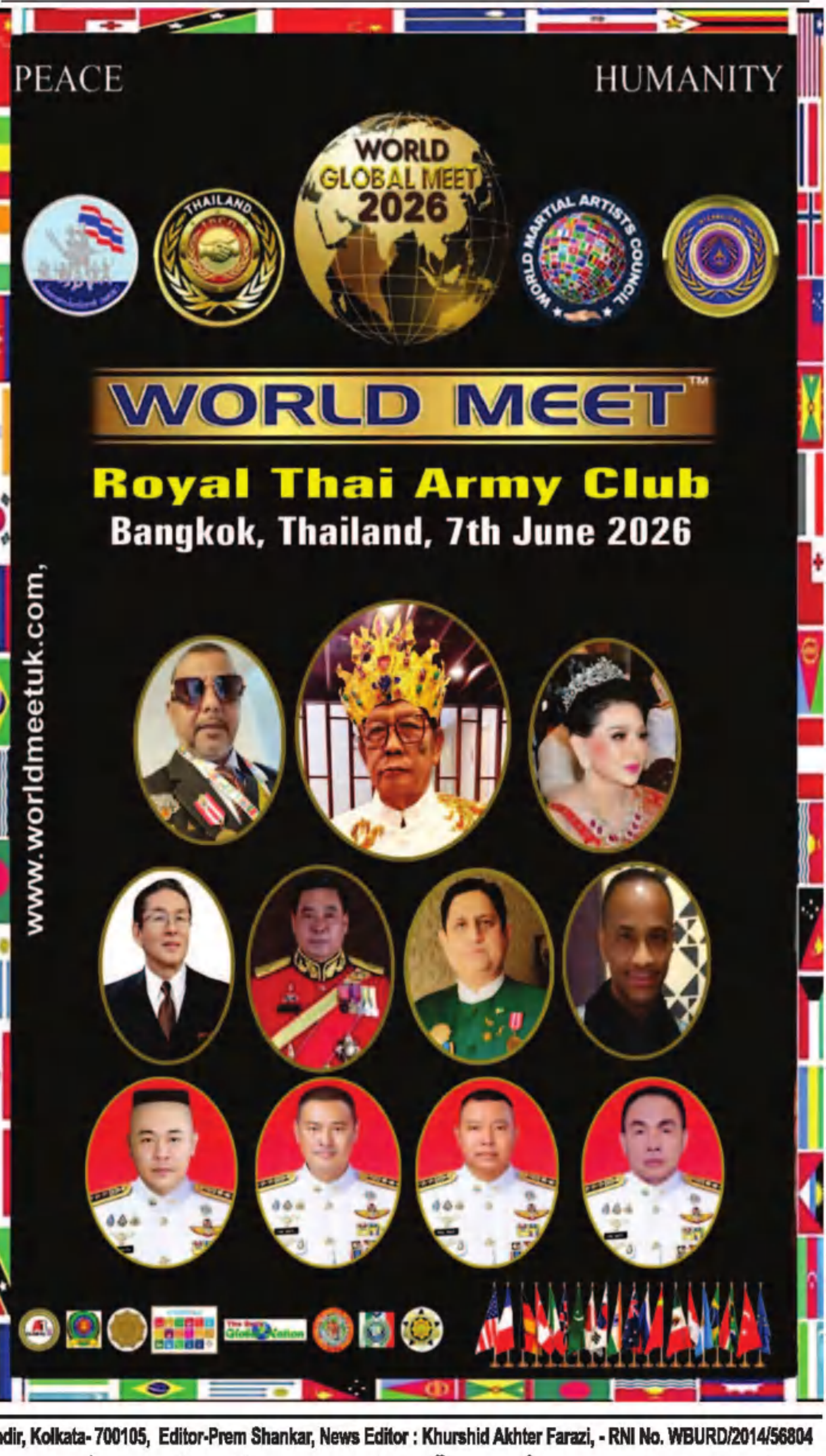

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804
پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30 رچترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔ (پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804